﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 20 | جمعۃ المبارک 16/اگست 2013ء | 07/شوال 1434 ہجری قمری ❁ 16/ظہور 1392 ہجری شمسی | شمارہ 33

آیت الکرسی کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کا ایک چوٹی کا حصہ ہوتا ہے اور قرآن کریم کی چوٹی کا حصہ سورۃ البقرہ ہے اور اس میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن کریم کی سب آیات کی سردار ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فی فضل سورۃ البقرہ و آیۃالکرسی حدیث نمبر 2878)

2011-2012ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ۔

❁......ایم ٹی اے انٹرنیشنل، احمدیہ ریڈیو سٹیشنز اور دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرامز کے ذریعہ وسیع پیمانے پر تبلیغ اور اس کے شیریں ثمرات۔ ❁......احمدیہ ویب سائٹ، انڈیا ڈیسک، رشین ڈیسک، چینی ڈیسک، ٹرکش ڈیسک، بنگلہ ڈیسک، فرنچ ڈیسک، جاپانی ڈیسک اور عربک ڈیسک کی مساعی کا مختصر تذکرہ۔ ❁......ایم ٹی اے 3 العربیہ اور الحوار المباشر کے ذریعہ قبول احمدیت کے روح پرور واقعات۔ ❁......تحریک وقف نو میں شامل ہونے والوں کی تعداد 47892 ہوگئی ہے۔ سب سے زیادہ واقفین نو کا تعلق پاکستان سے ہے۔ ❁......غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام۔ ❁......پریس اینڈ پبلیکیشن ڈیسک اور مخزن تصاویر کے شعبہ جات کی مساعی کا تذکرہ۔

حدیقۃ المہدی (آلٹن) برطانیہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ یوکے 2012ء کے بعد دوپہر کے اجلاس میں 8/ستمبر 2012ء کو خطاب

دوسری قسط

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا بھی کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت وسیع ہوگیا ہے۔ اس کے چودہ ڈیپارٹمنٹ ہیں جو کام کر رہے ہیں۔ خواتین بھی ہیں اور مرد بھی ہیں جو چوبیس گھنٹے کام کر رہے ہیں۔ یوکے کے نوجوان لڑکے، لڑکیاں، عورتیں مرد، یہ بہت بڑی تعداد ہے جو والنٹیئرز کا کام کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔

اس سال ایم ٹی اے کی نشریات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے مختلف زبانوں کے تراجم کو ملا کر اب بیک وقت نشر کی جانے والی سٹریمز (Streams) کی تعداد اٹھائیس ہوگئی ہے۔ انٹرنیٹ پر ایم ٹی اے دیکھنے والوں کی تعداد میں اس قدر اضافہ ہوا ہے کہ بعض اوقات زیادہ وزیٹرز کی وجہ سے سٹریمنگ (streaming) متأثر ہو جاتی تھی۔ چنانچہ اب مجھ سے پوچھ کے ایک گلوبل آئی پی ٹی وی ڈسٹری بیوٹر کے ذریعہ نشر کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کو کسی قسم کی روک نہیں آئے گی۔ اسی طرح موبائل فونز پر ایم ٹی اے کی وسعت ہوگئی ہے۔

مَیں نے آج لجنہ کی تقریر میں ذکر کیا تھا کہ موبائل کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ کا موبائل پر، یا انٹرنیٹ کا جو صحیح استعمال ہوسکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ کے ذریعے سے ہی ہو رہا ہے۔

غانا میں بھی ایک پروگرام بن رہا ہے Real Talk افریقہ کا جو آج کل چل بھی رہا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں کے مقامی لوگوں نے بھی اس میں حصہ لیا ہے اور کام کر رہے ہیں۔

کاڈونہ مشن ہاؤس (نائیجیریا) کے قریب ایک ہاؤسا مسلمان رہتا ہے جو ڈش انٹینا کی مرمت اور ان کی خرید و فروخت کا کام بھی کرتا ہے۔ نسیم بٹ صاحب مبلغ نائیجیریا کہتے ہیں کہ مَیں نے اُس سے ایک دن ایم ٹی اے کا ذکر کیا جس پر اُس نے کہا کہ ہم تو کافی عرصے سے ایم ٹی اے دیکھتے ہیں اور ہمارے بچے تو ایم ٹی اے اس قدر شوق سے دیکھتے ہیں کہ وہ ہمیں کوئی اور چینل لگانے ہی نہیں دیتے اور بڑی دلچسپی سے پروگرام سنتے ہیں۔ غیر احمدیوں کی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔

ایک بزرگ کا خلافت سے اور ایم ٹی اے کی وجہ سے جو عشق ہے اُس کا ذکر کرتے ہوئے ناصر احمد محمود صاحب مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں۔ پانکپادے (Kpankpade) جماعت میں خاکسار اور ایک مبلغ ملک ریحان صاحب ایم ٹی اے کی ڈش لگانے کے سلسلہ میں گئے تو ایک بزرگ عبداللطیف صاحب نے ہمیں بٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ کا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑے پیارے انداز میں ذکر کیا اور رو پڑے اور کہنے لگے کہ میری عمر اس وقت پینسٹھ سال سے زائد ہے۔ نا معلوم کس وقت بلاوا آجائے۔ جب سے امام مہدی علیہ السلام کو قبول کیا ہے میرے دل میں یہی کسک اور تڑپ تھی کہ کاش میری زندگی میں امام مہدی اور ان کا خلیفہ میرے گھر میں بھی آئیں۔ آج مَیں اپنے آپ کو سب سے زیادہ خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ میری تمام مرادیں مجھے مل گئیں۔ امام مہدی بھی نظر آگیا اور خلیفۃ المسیح بھی نظر آگئے۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

فرانس کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ فرانس کے شہر مرسیلی (Marselle) کے قریب ایک جزیرہ الڈی کورس (Ill de corse) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں پر مقیم مراکش کے ایک شخص احمد ہارو (Ahmad Haro) نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ کچھ عرصہ پہلے ان کو ایم ٹی اے العربیہ دیکھنے کا موقع ملا اور آہستہ آہستہ ان پر تمام حقیقت واضح ہوگئی کہ یہی سچائی ہے۔ انہوں نے لندن سٹوڈیوز میں خود رابطہ کیا۔ لندن سے اُن سے رابطہ کے لئے کہا گیا چنانچہ اُن سے رابطہ قائم ہوا۔ جلسہ سالانہ میں عالمی بیعت کا نظارہ دیکھ کر ساتھ ہی اُسی دن بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔ یہ جزیرہ تاریخی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ فرانس کے سب سے بڑے بادشاہ نپولین کا تعلق بھی اسی جزیرے سے تھا۔

احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

اسی طرح ریڈیو احمدیہ کے ذریعے سے بھی بہت کام ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے اس وقت افریقہ کے تین ممالک میں سات کی تعداد میں احمدیہ ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔ بورکینا فاسو میں، مالی میں، سیرالیون میں بھی اب ہوگیا ہے اور پروگرام اور تلاوت سن کر لوگ جماعت سے تعارف بھی حاصل کر رہے ہیں اور ان کو حقیقت بھی معلوم ہو رہی ہے۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ہمارے دونوں ریڈیو سٹیشن پر رمضان کے حوالے سے بہت اچھے پروگرام ہو رہے ہیں۔ ججنی (Didieni) کے علاقے میں ریڈیو کے ذریعے ہر طرف احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے اور اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقے میں تینتالیس ہزار چار سو بہتّر بیعتیں ہو چکی ہیں اور بہت سے گاؤں اعلان کر چکے ہیں کہ وہ احمدی ہیں لیکن ہم ابھی تک اُن تک نہیں پہنچ سکے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ایمان و اخلاص میں ترقی کرنے والے بنیں۔

ہمارا دوسرا ریڈیو اسٹیشن بماکو (Bamako) میں ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ریڈیو کی رینج تین ملین لوگوں تک ہے۔ ہم رمضان میں چوبیس گھنٹے کی نشریات پیش کر رہے ہیں۔ ان کو بہت کثرت سے لوگ سن رہے ہیں اور ان پروگراموں کا بہت گہرا اثر ہو رہا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

احمد جابی صاحب نامی ایک شخص مالی کے ہیں۔ ہمارے ریڈیو اسٹیشن سے ایک سو ساٹھ کلو میٹر دور رہتے ہیں۔ وہاں سے سپیشل ریڈیو اسٹیشن آئے اور بتایا کہ وہ عربی کے استاد ہیں اور تین زبانوں میں مہارت رکھتے ہیں اور وعظ و نصیحت کا کام کرتے ہیں اور ان کے بہت سے مرید ہیں۔ پھر بتایا کہ وہ احمدیت کو شروع میں اچھا نہ سمجھتے تھے اور اس کی مخالفت کرتے تھے لیکن احمدیہ ریڈیو کو باقاعدہ سننا شروع کیا تو وفاتِ مسیح وغیرہ کے مسائل حل ہو گئے۔ مگر اس وقت تک دل احمدیت کی صداقت پر مطمئن نہ تھا۔ پھر احمدیہ ریڈیو سے سنا کہ اگر اطمینان نہ ہو تو استخارہ کریں۔ استخارہ کرنے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے دل کی ساری مَیل جاتی رہی اور دل احمدیت کی طرف راغب ہو گیا۔ پھر وہ بیعت کرنے کے لئے ایک سو ساٹھ کلو میٹر کا سفر طے کر کے ریڈیو اسٹیشن آئے اور بیعت کی۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب تحریر کرتے ہیں کہ بوبو جلاسو کے رہنے والے ایک شخص میرے پاس تشریف لائے۔ جماعت کا لٹریچر 1961ء سے تھا مگر میں نے تمام لٹریچر بغیر پڑھے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔ اس کے بارے میں کبھی پڑھنے کا خیال نہ آیا۔ پھر میں بورکینا فاسو کے ریجن بوبو میں آ گیا۔ جب اس رمضان میں ریڈیو اسلامک احمدیہ پر قرآنِ کریم کی تفسیر سنی تو میرے دل نے کہا کہ اس

جماعت میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے۔ چنانچہ میں مسلسل ریڈیو سنتا رہا اور سالوں کے رکھے لٹریچر کو کھولا اور پڑھنا شروع کیا اور جماعت کی صداقت مجھ پر واضح ہوگئی۔ اب مجھے خداتعالیٰ نے پچاس سال بعد توفیق دی کہ میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوا ہوں اور یہ ان کتابوں کو گھر میں رکھنے کی برکت تھی کہ خدا نے مجھے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق دی۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ سینکو جباتے (Sekou Diabate) نامی مالی کا ایک شخص فرانس میں رہتا ہے۔ چھٹیوں میں جب وہ شخص فرانس سے مالی اپنے گاؤں آیا تو دیکھا کہ سب احمدی ہو چکے ہیں اور اس کی وجہ احمدیوں کا ریڈیو ہے۔ چنانچہ اُس نے ریڈیو سننا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور دل میں ایمان کی شمع روشن ہو گئی۔ پھر وہ شخص ریڈیو اسٹیشن آیا اور کہا کہ میں جب فرانس میں تھا تو سنا تھا کہ لندن میں کوئی جماعت احمدیہ ہے لیکن اُس وقت دلچسپی پیدا نہ ہوئی۔ لیکن جب یہاں ریڈیو سنا تو دل مطمئن ہوگیا اور حقیقت کا پتہ چل گیا۔ اب میں بیعت کرتا ہوں۔

غانا کے مبلغ سلسلہ یوسف بن صالح لکھتے ہیں کہ ہمارا ہفتہ وار ریڈیو پروگرام سن رائز ایف ایم پر جاری ہے۔ اکثر غیر احمدی ہمیں اس پروگرام پر مبارکباد دیتے ہیں اور ہماری تبلیغ کو سراہتے ہیں۔ ہمارے پروگرام میں اکثر اسلام اور عیسائیت کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ اس سال خدام کی ریجنل ریلی ایٹوکروم (Etokrom) کے مقام پر ہوئی۔ اس موقع پر علاقے کے چیف نانا آبو وان پون سم (Nana Abu Boampon Sem) نے ہمارے ریڈیو پروگرام کے بارے میں اپنے خطاب کے دوران کہا: احمدی پریزنٹرز بڑے نڈر اور سچ بولنے والے ہیں۔ عیسائی پادری ہم سے جھوٹ بول کر ہم کو دھوکہ دیتے رہے ہیں۔ چیف نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں وہ بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہوجائیں گے۔

مالی سے ایک شخص نے امیر صاحب مالی کو فون کیا کہ ہم مسلمان تھے لیکن ہم نے لکڑی کی بنی ہوئی عینک پہنی ہوئی تھی جس سے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن احمدیت نے شیشوں والی عینک پہنادی ہے۔ اب سب کچھ صاف نظر آتا ہے۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ دِڈْگُوْ ریجن کے گاؤں سنابا (Sanaba) میں وہاں کے ریجنل مشنری اعجاز احمد صاحب گئے تو انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ کیا لوگ احمدیہ ریڈیو سنتے ہیں؟ تو وہاں موجود ایک ممبر نے کہا کہ ریڈیو ہماری اور ہمارے بچوں کی بھی تربیت کر رہا ہے۔ اُس نے کہا کہ جب ریڈیو پر آذان لگائی جاتی ہے تو ہمارے بچے ہمیں کہتے ہیں کہ مسجد چلیں، نماز کا وقت ہوگیا ہے احمدیہ ریڈیو پر آذان آ گئی ہے۔ اس طرح ریڈیو ہماری تربیت کر رہا ہے۔

دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام

ایم ٹی اے کے علاوہ دیگر ٹیلی ویژن پروگرام بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل رہے ہیں۔ اس سال پندرہ سو تہتر (1573) ٹی وی پروگراموں کے ذریعے دس سو چورانوے (1094) گھنٹے وقت ملا اور ان کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ افریقن ممالک میں بھی ریڈیو اور ٹی وی پروگرام لائیو چل رہے ہیں اور یہ کافی پروگرام ہیں۔

سورینام (Surinam) سے مبلغ سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ امسال ایک ٹی وی چینل نے روزانہ مختلف مساجد میں جا کر افطار اور نماز کی ریکارڈنگ اور لوگوں سے انٹرویو کا سلسلہ شروع کیا۔ مؤرخہ 7/اگست 2012ء کو اُن کی ٹیم ہماری مسجد میں آئی۔ افطار اور نماز کی ریکارڈنگ کے علاوہ تین افرادِ جماعت کا انٹرویو لیا۔ محترم صدر صاحب نے اُنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور نظام جماعت کا تعارف کروایا۔ قرآن مجید کے تراجم، ایم ٹی اے اور جماعت کی عالمی خدمات کا مفصل ذکر کیا۔ یہ پروگرام مؤرخہ 8/اگست کو ٹی وی پر نشر ہوا۔ 19/اگست کو اس ٹی وی چینل کی انتظامیہ کا فون آیا کہ ہماری ٹیم 15 مساجد میں جا چکی ہے۔ جو تکریم اور عزت افزائی اُنہیں آپ کی مسجد میں ملی ہے وہ کسی اور جگہ نہیں ملی۔ لہٰذا وہ ایک بار پھر آپ کی مسجد میں آنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ 21/اگست کو یہ لوگ پھر ہماری مسجد میں آئے اور تین گھنٹے سے زائد وقت یہاں گزارا۔ بچوں کی نظمیں ریکارڈ کیں اور اس پر اچھا اثر لے کر گئے۔

احمدیہ ویب سائٹ

الاسلام ویب سائٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ امریکہ میں ان کے رضا کار یہ سارا کام کر رہے ہیں۔ کچھ کینیڈا میں بھی ہیں، پاکستان سے بھی کچھ لڑکے انٹرنیٹ کے ذریعہ سے مواد بھیج دیتے ہیں۔ انڈیا میں بھی ان کی ٹیم ہے۔ یہاں بھی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح خطباتِ جمعہ اٹھارہ زبانوں میں آڈیو ویڈیو کی صورت میں میں یُوٹیوب پر ڈالے گئے ہیں۔ آئی پیڈ کے علاوہ آئی فون، انڈرائڈ اور بلیک بری فونز پر بھی یہ خطبات دیکھے جاسکتے ہیں۔ اگر بچوں کو ٹیلی فون پکڑانا ہے، آئی پیڈ لے کر دینا ہے یا آئی فون لے کر دینا ہے تو پھر یہ عادت ڈالیں کہ کم از کم روزانہ جماعت کے پروگرام بھی دیکھا کریں اور یہ معلومات لیں۔

اسی طرح ویب سائٹ پر تقریباً پانچ سو اردو کتب، ایک سو اسّی انگریزی کتب مہیا کی گئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا اَور بھی کافی کام ہے۔

انڈیا ڈیسک

قادیان میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ ایک تو میں نے بتایا کہ پریس کا کام ہے۔ پریس نیا لگا ہے۔ مشینیں لگی ہیں۔ باقی کام بھی وہاں ہو رہے ہیں۔ کچھ دفاتر، لائبریری اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ نئے بنے ہیں۔ اللہ کے فضل سے وہاں کے کاموں میں کافی تیزی پیدا ہوئی ہے۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک ہے۔ وہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بھی ایک ویب سائٹ جاری کی ہے جو خطبات کا ترجمہ کر کے اگلے دن رشین میں دے دیتی ہے۔ اور پہلے بھی میں نے بتایا تھا کہ رشیا سے مجھے بے شمار خطوط آتے ہیں۔ لوگ بڑے خوش ہیں کہ ہمیں اپنی زبان میں فوری طور پر رشین کا ترجمہ مل جاتا ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک بھی ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے اور چین میں بعض نمائشوں میں بھی ان کے ذریعہ سے لٹریچر بھجوایا ہے۔ ذریعہ تو وہاں کبابیر اور جرمنی بنے تھے لیکن لٹریچر بہرحال ان کے ذریعہ سے گیا۔

اس وقت ایک کتاب "اسلام کی بعثتِ ثانیہ کی دنیا کے کلچر پر مفید اثر" کے نام سے تیار ہو رہی ہے اور اسی طرح مختلف لٹریچر ہے۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کافی کتب کا ترکی زبان میں ترجمہ کر لیا ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے پر ان کے پروگرام بھی آ رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک بھی باقاعدہ کام کر رہا ہے اور ان کا لائیو پروگرام بھی ہر دو ماہ بعد آتا ہے۔ شوتیر شوندھانے ہے۔ سینتالیس گھنٹے کے پروگرام آچکے ہیں۔ اس کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش میں بھی اور مغربی بنگال انڈیا میں بھی کافی بیعتیں ہو رہی ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک بھی اللہ کے فضل سے کافی کام کر رہا ہے۔ خطبات کا ترجمہ اور کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح یوٹیوب پر بھی بعض پروگرام انہوں نے ڈالے ہیں، اور قرآن کریم کا بھی ریوائزڈ ایڈیشن اب آ رہا ہے۔ پریس میں ہے۔ اس دفعہ پریس والے کچھ سست رہے ہیں اور کچھ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں دیر سے ملا اور کچھ سکولوں کے کھلنے کی وجہ سے کتابوں پر زیادہ زور ہے، بہرحال ایک دو دن میں یہ کتابیں بھی انشاءاللہ آ جائیں گی۔

جاپانی ڈیسک

جاپانی ڈیسک بھی ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام کر رہا ہے۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک نے اللہ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام اردو کتابیں جو تھیں، تقریباً ان سب کا ہی اب ترجمہ کر لیا ہے یا چند جو رہ گئی ہیں ان کا بھی انشاءاللہ تعالیٰ چند مہینوں میں ہوجائے گا اور اس طرح عربی زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب کا ترجمہ اب پڑھنے والے کو میسر آ جائے گا۔

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر کے ذریعہ بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ یٰسین شریف صاحب نے خط لکھا تھا۔ خلاصہ یہ ہے کہ خاکسار نے تیس سال تک مختلف مکتبہ فکر کی کتب اور فرقوں اور مشائخ کا بہت مطالعہ کیا مگر کہیں تسلی نہیں ہوئی۔ مشائخ کے احوال کا گہری نظر سے مطالعہ کیا مگر کسی کو مخلص نہیں پایا۔ مختلف فرقوں کی کتب کے مطالعہ سے میں نے دیکھا کہ ایک فرقے کے علماء بھی کسی ایک مسئلہ پر متفق رائے نہیں رکھتے۔ ان تضادات کو دیکھ کر طبیعت گھبراتی تھی۔ میں اسلام پر تو نہیں مگر اُن مولویوں پر ہنستا۔ اس پر میرے والدین مجھے کہتے کہ اس سے بہتر ہے کہ تم نماز پڑھنے ہی نہ جایا کرو۔ جب ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا تو یہ تضادات اور سوالات حل ہونا شروع ہوئے اور میں اندھیروں سے نور کی طرف نکلنا شروع ہوا۔ یوں لگا میں دوبارہ جنم لے رہا ہوں بعد اسکے کہ میں ہلاک ہو جاتا، میرا انجام اچھا نہ ہوتا۔ میں نے اپنے شہر میں خلیفۃ المسیح کے عہدِ سعید میں (یعنی میرے بارے میں لکھ رہے ہیں) کہ آپ کے عہدِ سعید میں سب سے پہلے بیعت کی توفیق پائی۔ میں قرآنِ کریم کی ایک ایک آیت پر تدبر کر کے سوچنے لگا کہ کیا میں اس کے مطابق واقعی مومن ہوں یا نہیں؟

آج مَیں نے یہی مضمون بیان کیا تھا کہ قرآنِ کریم ہی صحیح نشاندہی کرتا ہے مومن ہونے کی اور یہ غور کرنے سے پتہ لگتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن طعنہ زن، لعنت ملامت کرنے والا اور بدزبان اور گالیاں دینے والا نہیں ہوتا۔ مگر دیگر مسلمانوں کے چینل کے نام تو بڑے پیارے پیارے ہیں جیسے رحمت، حکمت، مؤدب، کوثر، صفا، انوار۔ مگر یہ اُن پر اپنی سنگدلی کا اظہار کرتے، جھگڑتے، بدزبانی کرتے اور ایک دوسرے کو گالیاں دیتے ہیں اور دیتے بھی اللہ اور اُس کے رسول اور اسلام کے نام پر ہیں۔ کاش یہ کم از کم ان چینل کے ناموں کی وجہ سے ہی کچھ شرم کرتے۔ قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کام یہ بتائے ہیں کہ تلاوتِ آیات، تزکیہ نفوس، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ اور سب انبیاء درحقیقت یہی کام کرنے کے لئے آئے۔ کیا قرآن میں کسی ایسے نبی کا بھی ذکر ہے جس نے اپنے ماننے والوں کو یہ سکھایا ہو کہ اپنے حکام اور بادشاہوں کو پکڑو اور قتل کرو کہ یہ کافر و فاجر اور مرتد ہیں۔ ان کو ختم کرنے کے لئے بیرونی طاقتوں سے مدد لو تا کہ وہ اللہ کے بندوں اور ملک کو فنا کریں اور مسلمانوں کو کئی صدیاں مزید پیچھے دھکیل دیں۔ کیا آج کے علماء یہی کام نہیں کر رہے۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پنجاب میں سفید منارہ کے پاس آئے ہیں، اس سے مراد کوہِ ہمالیہ ہوسکتا ہے جو ساری دنیا میں منارہ کی طرح سب سے اونچا ہے اور ہر وقت برف پوش ہونے کی وجہ سے سفید رہتا ہے اور وہ دمشق کے مشرق میں واقع ہے۔ (بہرحال انہوں نے اپنی ایک ذوقی تشریح کی ہے) جب میں سفید منارے والی حدیث کے بارے میں لکھ رہا تھا تو مجھے دوسری حدیث یاد آ گئی جس میں ذکر ہے کہ جب خراسان کی جانب سے کالے جھنڈے نظر آئیں تو تم ان کے ساتھ ہو لینا کیونکہ اُن میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔ ایسے ضرور کرنا خواہ تمہیں برفوں کے اوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے اور میں خیالات میں سوچنے لگا کہ جب ہمارے خلیفہ، (میرا نام لکھا ہے انہوں نے کہ) جلسوں پر جھنڈا لہراتے ہیں تو یہ نظارہ ہوتا ہے۔

پھر ایک صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ 1995ء کے آخر کی بات ہے، جماعت کے بارے میں جاننے اور اس کے دلائل سے مطمئن ہونے کے بعد میں نے بیعت سے قبل استخارہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے جمعہ کے روز بڑے تضرع اور ابتہال سے دعا کی کہ اے خدا! تو خود میری صحیح راستے کی طرف رہنمائی فرما۔ اسی روز جمعہ کی نماز پڑھنے گیا تو ہماری مرکزی مسجد کے مولوی نے خطبہ جمعہ کے آخر پر ایک شخص کے رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص رؤیا کی تعبیر کرنے پر اصرار کر رہا ہے۔ اُس کا بیان ہے کہ اُس نے یہ رؤیا بار بار دیکھا ہے اور جاننا چاہتا ہے کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ اُس شخص نے رؤیا میں دیکھا کہ طوفانِ نوح برپا ہے اور کشتی نوح پر لوگ جوق در جوق سوار ہو رہے ہیں۔ اس کشتی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایک شخص لوگوں کو اس میں سوار ہونے کے لئے بلا رہا ہے۔ بعد میں پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص مسیح ابنِ مریم علیہ السلام ہے۔ مولوی نے اس رؤیا کو بیان کرنے کے بعد کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ اس کشتی پر کھڑے ہو کر بلانے والا شخص مسیح ابن مریم ہو کیونکہ یہ زمانہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ لہٰذا نوح علیہ السلام کی کشتیٔ نجات مسیح علیہ السلام کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ پھر اس نے کہا کہ یہ درست ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی بشارت دی لیکن ان کے نزول سے پہلے تو دجّال اور یاجوج ماجوج نے آنا ہے اور ان باتوں کے ظہور میں ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے وہیں بیٹھے ہی یہ احساس ہو گیا کہ مولوی صاحب کو اس رؤیا کی تعبیر سمجھ نہیں آئی جبکہ مجھے سمجھ آ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اَلْمُؤْمِنُ یَرٰی وَ یُرٰی لَہٗ۔ یعنی مومن کبھی رؤیا دیکھتا ہے اور کبھی اس کے بارے میں کسی اور کو دکھایا جاتا ہے۔ چونکہ میں نے دو روز قبل ہی استخارہ کیا تھا اس لئے مجھے یقین ہوگیا کہ اس رؤیا میں میرے لئے واضح پیغام تھا۔ نماز جمعہ کے بعد میں واپس آتے ہوئے یہی سوچتا رہا کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے دعویٰ کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور مولویوں کے اقوال کی بنا پر اُن کی تکذیب کرنا انصاف سے دور بات ہے۔ ان خیالات اور سوچوں نے مجھے بیعت کا مرحلہ طے کرنے پر آمادہ کرلیا۔

اسی طرح سوڈان سے ایک صاحب لکھتے ہیں میں تقریباً ایک ماہ سے آپ کا چینل دیکھ رہا ہوں اور کبھی کوئی

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 260

مکرم ڈاکٹر نزار توفیق صاحب (2)

پچھلی قسط میں ہم نے مکرم ڈاکٹر نزار توفیق صاحب آف شام کے قبول احمدیت سے قبل کے بعض حالات کا تذکرہ کیا تھا۔اس قسط میں ان کے سفر کی باقی داستان رقم کی جائے گی۔وہ بیان کرتے ہیں:

رؤیا نے زندگی بدل دی

میں بارہویں کلاس کا طالبعلم تھا جب میں نے ایک ایسا رؤیا دیکھا جس نے میری زندگی کو یکلخت بدل کے رکھ دیا۔میں تو دین سے بہت دور ہوکر دہریت کے قریب پہنچ چکا تھا لیکن یہ رؤیا مجھے دوبارہ دین کے راستے کی طرف لے آیا۔

میں نے دیکھا کہ یوم حشر برپا ہے اور تمام دنیا ایک ایسے میدان میں جمع ہے جس کا کوئی کنارہ نظر نہیں آتا۔تاحدّ نظر انسان ہی انسان دکھائی دیتے ہیں۔نفسا نفسی کا عالم ہے اور ایک خوف و ہراس ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ایسے میں میرا نام پکارا جاتا ہے۔اور میں بے اختیار ہوکر اس میدان کے وسط میں اکیلا ایک جانب بڑھنا شروع ہو جاتا ہوں تو مجھے اپنے سامنے اللہ تعالیٰ ایک انسان کی شکل میں نظر آتا ہے جس کا بارعب چہرہ اور سفید داڑھی اور سر پر سفید عمامہ ہے اس کے چہرہ سے نور کے سوتے پھوٹ رہے ہوتے ہیں۔اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب تھما دی جاتی ہے میں جلدی سے اسے بائیں سے دائیں جانب کھولتا ہوں تو دیکھتا ہوں تو سوائے پہلے صفحہ کی دائیں جانب کچھ تحریر کے باقی صفحات خالی ہیں۔میں اس میں سے کچھ بھی پڑھ نہیں سکتا اور حیرت کی تصویر بنا کھڑا رہتا ہوں۔ایسے میں اللہ تعالیٰ نہایت شفقت بھری آواز میں فرماتا ہے کہ تم نے گناہ کرنے شروع کر دیئے ہیں۔اور اب تک چھ گناہ کئے ہیں۔آئندہ احتیاط کرو۔

میں نیند سے اس حالت میں بیدار ہوا کہ پسینے سے شرابور تھا اور مجھ پر خوف طاری تھا۔کئی ایام تک میں اس رؤیا کے اثر سے باہر نہ نکل سکا۔ڈر کے مارے میں نے یہ رؤیا کسی کو نہ سنایا اور کئی روز تک خود کو جھوٹی تسلیاں دیتا رہا کہ یہ رؤیا شاید قیامت کے بارہ میں مروج روایات سننے اور ان کے بارہ میں سوچنے کا نتیجہ ہے۔افسوس کہ مَیں نے اس رؤیا سے فورًا فائدہ نہ اٹھایا اور مجھے حقیقت کے ادراک کے لئے مزید کئی تجارب سے گزرنا پڑا۔

دینی علوم سیکھنے کا شوق اور مبشر رؤیا

بہت کچھ ٹھوکریں کھانے کے بعد بالآخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق ہی انسانی زندگی کا اصل ہدف ہے اور اس کی اشد ضرورت ہے۔لیکن اس کے لئے میرے سامنے اپنے فرقہ کے مولویوں سے رجوع کے سوا اور کوئی راستہ نہ تھا۔ لہٰذا میں نے ایک مولوی کی شاگردی اختیار کی۔علوی فرقہ میں مولوی کی شاگردی اختیار کرنے کے لئے لمبی چوڑی رسم ادا کرنی پڑتی ہے۔اس رسم کی ادائیگی سے ایک روز قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک تنگ غار میں داخل ہوتا ہوں جس کی دیواروں اور چھت سے نہایت بدبودار مادہ گر رہا ہے۔میں نہایت گھٹن محسوس کرتا ہوں کہتا ہوں کہ شاید کچھ دور جا کر صورتحال بہتر ہو جائے گی۔لیکن میرے خیال کے برعکس میری گھٹن میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔پھر اچانک مجھے اس غار سے نکلنے کا ایک راستہ نظر آتا ہے تو میں بسرعت اس کی طرف بڑھتا ہوں۔وہاں ایک نہایت دلربا منظر دکھائی دیتا ہے جس میں نہایت خوبصورت درخت، سرسبز وشاداب سرزمین اور صاف نیلگوں آسمان دکھائی دیتا ہے جسے دیکھ کر میری آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو راحت نصیب ہوتی ہے۔اس کے ساتھ ہی میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

دینی تعلیم سے دل اچاٹ ہوگیا

میں نے مولوی صاحب کے ہاں اپنی دینی تعلیم شروع کر دی لیکن اس کی ابتدا سے ہی مجھے بعض مبہم کلمات اور بے معنی جملوں کو بلا سوچے سمجھے رٹّا لگا کر یاد کرنے کا کام دیا گیا۔یہ میری طبیعت کے خلاف تھا اور مجھے اس کام کی وجہ سے شروع سے ہی گھٹن محسوس ہونے لگی۔میں نے شروع میں یہ کہہ کر دل کو تسلی دے لی کہ شاید بعد میں مجھے ان کی سمجھ آنی شروع ہو جائے گی۔لیکن اسی گورکھ دھندے میں تین سال بیت گئے اور میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔گو میں نے اس عرصہ میں کئی کتب کا بھی مطالعہ کیا لیکن میری ناامیدی بڑھتی گئی اور میرا دل اس تعلیم سے اچاٹ ہوتا گیا حتیٰ کہ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں نے کہا کہ اب میرے لئے اس تعلیم کا جاری رکھنا ناممکن ہو گیا ہے۔

رجوع إلی اللہ

میں نے اس کے بارہ میں کسی سے بات نہ کی اور بغیر کسی مولوی یا عالم سے رجوع کئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کا فیصلہ کیا۔لہٰذا میں نے نماز کے بارہ میں اہل سنت اور اہل تشیّع کی ایک ایک کتاب خریدی اور ان میں سے اختلافی امور حذف کرنے کے بعد متفق علیہا امور کے مطابق نماز ادا کرنی شروع کر دی۔جب میں نے اس طریق کے مطابق پہلی مرتبہ نماز ادا کی اور سجدہ کیا تو میرے آنسو ہجر کی تمام داستانیں سنانے کے لئے ابل پڑے۔میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میں تیری ہستی پر ایمان لاتا ہوں۔میں جانتا ہوں کہ تُو ہمیں دیکھتا اور ہماری تضرعات کو سنتا ہے۔اور تُو جانتا ہے کہ میں ایک عرصے سے تیرے قرب کے لئے جویاں ہوں اور تجھ تک پہنچنے کا صحیح راستہ تلاش کر رہا ہوں۔اے خدایا اگر اس وقت اس سرزمین پر تیرا کوئی طریق ایسا موجود ہے جو مجھے تجھ تک پہنچا سکتا ہے اور اگر روئے زمین پر تجھ سے محبت کرنے والے اور اخلاص رکھنے والے مومنین کی کوئی جماعت موجود ہے جن سے تُو بھی محبت کرتا اور ان کے قول وعمل سے راضی ہے تو مجھے بھی ان تک پہنچا دے۔

دعا اور استجابت کے آثار

میں نے کئی ایام تک یہی دعا جاری رکھی اور اسی مذکورہ طریق پر نماز ادا کرتا رہا۔دو ماہ گزرنے کے بعد مجھے کسی نے ایک کتاب دی جو دجال کے ظہور کے بارہ میں ایک مفصل تحقیق پر مشتمل تھی۔یہ تحقیق مجھے اس لئے بہت زیادہ پسند آئی کہ میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دینی امور کی کوئی عقلی اور منطقی توجیہات پڑھی تھیں۔میں تو دجّال کے بارہ میں پیشگوئیوں کو نہایت مبہم تصور کرتا تھا لیکن یہ کتاب پڑھ کر پہلی مرتبہ مجھے ان پیشگوئیوں کے اس قدر واضح اور بیّن ہونے کا احساس ہوا۔اس کے بعد میرے دوست نے مجھے جنّ کے بارہ میں کتاب دی جو جنّوں کے مضمون پر قرآنی آیات کی عقل ومنطق کے مطابق شرح پر مبنی تحقیق تھی۔پھر اس کے بعد حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات کے موضوع پر قرآن کریم اور اناجیل کی رُو سے نہایت مفید تحقیق پڑھی۔ان کتب کو پڑھ کر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسلامی کو اپنے فضل سے ایسے مفکرین بھی دیئے ہیں جو عقل ومنطق پر انحصار کرتے ہوئے دینی مسائل کے حل کی کوشش کرتے ہیں۔

ظہور مہدی کی خبر

مجھے مذکورہ بالا کتب ایک دوست خالد عزام صاحب نے دی تھیں۔کچھ دنوں کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ انڈیا کی قادیان نامی ایک بستی میں امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔میں نے پوچھا کہ اس وقت امام مہدی کیا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو سو سال قبل وفات پا گئے ہیں۔یہ سن کر میں ہنس کر کہنے لگا کہ کیا امام مہدی کا ظہور یوں ہوا ہے کہ ہم نے اس کے بارہ میں سنا تک نہیں ہے اور اسے آئے ہوئے سو سال کا عرصہ بھی گزر گیا؟ کیا اس نے دنیا کا نقشہ نہیں بدلنا تھا؟ کیا اس نے زمین سے ظلم ختم کر کے اسے عدل وانصاف سے نہیں بھر دینا تھا؟ خالد عزام صاحب نے بڑے پرسکون لہجے میں کہا کہ دجال، جن اور مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے بارہ میں جو تحقیقی بحثیں تمہیں پسند آئی ہیں یہ اسی امام مہدی کی پیش کردہ ہیں جن کی کتب سے روشنی پا کر احمدی مسلمانوں نے یہ مفاہیم دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں۔اور امام مہدی نے حقیقتِ جنت وجہنم، آدم علیہ السلام کی جنت، معجزات انبیاء، مفہوم خاتم النبیین، ناسخ ومنسوخ وغیرہ جیسے مشکل مضامین کو نہایت آسانی کے ساتھ عقل ومنطق کے عین مطابق دلائل قاطعہ کے ساتھ واضح فرمایا ہے۔

جب اس نے یہ بات کی تو مجھے خفّت سی محسوس ہونے لگی کہ میں نے امام مہدی کے انکار کا فیصلہ کرنے میں بہت جلد بازی سے کام لیا۔اس وقت تک میں نے شامی احمدی مکرم منیر ادلبی صاحب کی بعض تالیفات کا مطالعہ کیا تھا۔ پھر میرا ان سے رابطہ بھی ہو گیا۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ دیا۔اس کتاب کو پڑھنے کے بعد مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت باقی نہ رہی۔مجھے پہلی مرتبہ ایسے سوالوں کا تسلی بخش جواب ملا جو سالہا سال سے میری ذہنی کوفت کا سبب بنے ہوئے تھے۔

استخارہ اور جواب

مکمل اطمینان ہونے کے باوجود میں نے استخارہ کیا تو اس کا فیصلہ کُن جواب یوں ملا کہ میں نے خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دیکھا۔ یہ حضورؒ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد کی بات ہے۔آپ نے مجھے خواب میں بیعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔لہٰذا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے عہد کی ابتدا میں بیعت کر لی۔ بیعت کے ساتھ ہی میرا سابقہ رؤیا بھی پورا ہو گیا کہ گھٹن کے زمانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے نیا اور صاف آسمان اور نئی سرسبز وشاداب سرزمین اور خوبصورت درخت دکھا دیئے۔فالحمد للہ علی ذلک۔

بعض امور کی وضاحت

چونکہ میرا تعلق شیعوں کے علوی فرقہ سے تھا اس لئے ایک امر کی وضاحت کرنا یہاں ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ شیعوں کے نزدیک امام مہدی ایک لمبا عرصہ قبل پیدا ہوکر غائب ہو چکا ہے اور وہ کسی وقت ظاہر ہوکر شیعوں کی صداقت ثابت کرے گا اور اہل بیت کے دشمنوں سے بدلہ لے گا۔لیکن شاید یہ بات سب کو معلوم نہیں ہے کہ شیعوں کے مختلف فرقوں کا امام مہدی بھی مختلف ہے۔اب سوال یہ ہے کہ شیعوں کے فرقے کتنے ہیں؟اس سلسلہ میں عرض ہے کہ شیعوں کے یوں تو بے شمار فرقے ہیں لیکن بڑے بڑے فرقوں کی تعداد 34 ہے جن میں سے اہم ترین اثنا عشریہ فرقہ ہے جو محمد بن الحسن العسکری کو امام مہدی مانتے ہیں۔شیعوں کے فرقوں اور ان کے باہمی تفرقہ کے بارہ میں بنیادی اور قدیم ترین کتاب ''فرق الشیعۃ'' ہے جو الحسن بن موسیٰ النوبختی کی تالیف ہے جو تیسری صدی ہجری کے بڑے شیعہ علماء میں سے ہیں۔یہ کتاب اس لحاظ سے بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے کہ یہ امام الحسن العسکری کی وفات (260ھ) کے تھوڑے عرصہ بعد کی تالیف ہے۔اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر وقتِ تالیفِ کتاب تک کے شیعہ فرقوں اور ان کی زمانے کے لحاظ سے تقسیمات کا مفصل ذکر ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی کسی فرقہ کا امام فوت ہوتا تھا تو اس کے ماننے والے نئے امام کے بارہ میں اختلاف کرتے اور متعدد فرقوں میں تقسیم ہو جاتے۔مثلاً حضرت امام جعفر صادق کو امام ماننے والا فرقہ ان کی وفات کے بعد چھ فرقوں میں بٹ گیا۔اسی طرح امام الحسن العسکری کی وفات کے بعد ان کے اتباع 14 فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ شیعوں کی امام مہدی کے بارہ روایات نہایت عجیب وغریب اور بے سروپا ہیں۔مثلاً یہ کہ انہوں نے ولادت کے فورًا بعد ہی تلاوت قرآن شروع کر دی تھی اور دین کے تمام امور بیان کر دیئے تھے لیکن بنو عباس کے خلفاء سے ڈر کر ایسا چھپے ہیں کہ آج تک غائب ہیں۔

میں ان روایات کی صحت یا عدم صحت کے بارہ میں بات نہیں کروں گا تاہم ایسی روایات کے مقصد کے بارہ میں سوال اٹھانا چاہتا ہوں۔کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء سے افضل نہیں ہیں؟ پھر کیا آپ کی ولادت عام انسانوں کی طرح نہیں ہوئی؟ کیا یہ بھی حقیقت نہیں کہ آپ اُمّی تھے؟ پھر کیا یہ بھی حقیقت نہیں کہ جو علوم ومعارف کے دریا آپ نے بہائے وہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی روایات کے بغیر خدا تعالیٰ سے غیر معمولی محبت، اپنے اعلیٰ اخلاق، بے مثال سیرت، مضبوط ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ کی وجہ سے خیر البریہ کہلائے۔ اگر یہ سب کچھ درست ہے تو پھر کسی شخصیت کو حقیقت کے برخلاف تقدس دینے کے لئے چاہے جتنی مرضی روایات گھڑ لی جائیں ان کا کوئی معنی نہ ہوگا۔

علاوہ ازیں امام مہدی کے غائب ہونے کے جواز کی کوئی سمجھ نہیں آتی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے اور اکیلے ہی اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر سب کا مقابلہ کیا کیونکہ آپ کو خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت پر پکا یقین تھا۔یہ حالت تمام انبیاء کی تھی۔پھر امام مہدی سب سے مختلف کیونکر ہو گئے اور سب انبیاء کی سنت کے خلاف ڈر کر چھپنے کو ترجیح کیوں دی۔جو خلفاء بنی عباس سے ڈرتا ہو وہ اصلاحِ عالم کا دعویٰ کیونکر کر سکتا ہے؟ پھر اس سوال کا کیا جواب ہے کہ آج کل امام مہدی چھپ کر کیا کر رہے ہیں؟ کیا کبھی ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو ان کی بعثت کے وقت سے پہلے بھیج دیا ہو پھر انہیں چھپنے کا حکم دیا ہو تاکہ وہ اپنا وقت آنے پر خود بخود ہی ظاہر ہو جائیں؟

(باقی آئندہ)

آزادیٔ مذہب اور مذہبی رواداری سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

(تحریر: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

قسط نمبر 4 (آخری)

ایک شبہ کا ازالہ

ممکن ہے اس موقعہ پر کسی شخص کے دل میں سوال پیدا ہو کہ اگر اسلام غیر مذاہب کے متعلق ایسی ہی روادارانہ تعلیم کا حامل ہے تو پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدنی زندگی میں کفّار کے مقابلہ میں تلوار کیوں اٹھائی؟

سواس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہئے کہ بیشک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانی پڑی مگر آپ کا یہ تلوار اٹھانا محض دفاعی طور پر تھا۔ جب عرب کے کفار نے تلوار کے زور سے اسلام کو مٹانا چاہا اور برابر تیرہ سال تک وہ ہر قسم کے مظالم سے کام لے کر مسلمانوں کو اُن کے دین اور مذہب سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہے تو آخر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ اب ان کفار کے مظالم کا جنہوں نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا ہے تلوار سے ہی جواب دیا جائے تا کہ دین اور مذہب کی اشاعت کے راستہ میں انہوں نے جو روکیں پیدا کر رکھی ہیں وہ دُور ہوں۔ پس یہ جنگیں محض دفاعی اور دشمن کے ظالمانہ حملوں کے جواب میں تھیں۔ چنانچہ اسلام نے صاف طور پر کہہ دیا کہ تم صرف اُن لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور اُس وقت تک لڑو جب تک وہ تم سے لڑتے ہیں (البقرۃ: رکوع 24) اور دفاع کے طور پر تلوار چلانا ہرگز ناپسندیدہ نہیں ہوسکتا۔

اگر اسلام تلوار سے پھیلا تھا تو تلوار چلانے والے اُس کے پاس کہاں سے آگئے تھے۔ اور جب مذہب نے ایسے تلوار چلانے والے پیدا کر لئے تھے کہ جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے سارے ملک کی مخالفت کے باوجود اس کو دنیا میں قائم کر دیا اُس مذہب کے لئے کیا یہ مشکل تھا کہ وہ دلائل کے زور سے دوسرے لوگوں سے بھی اپنی صداقت منوالیتا۔

عیسائی معترضین کی کتب میں غیر مذہب والوں کے متعلق تعلیم کے نمونے

مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ عیسائی مستشرق جو اسلام کو تلوار کا مذہب قرار دیتے ہیں خود اُن کی اپنی کتابوں میں کیا تعلیم دی گئی ہے اور اُن کے مسلّمہ انبیاء اس اصل کے ماتحت کہاں تک راستباز اور صادق سمجھے جاسکتے ہیں۔

توراۃ جس کے متعلق مسیحؑ نے کہا تھا کہ اس کا ایک شوشہ تک نہیں بدل سکتا (متی باب 5 آیت 18) اُس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو یہ تعلیم دی گئی تھی کہ اگر کسی شہر کے باشندے تجھ سے لڑائی کریں تو:

''تُو اُس کا محاصرہ کر اور جب خداوند تیرا خدا اُسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر ایک مرد کو تلوار کی دھار سے قتل کر۔ مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اُس شہر میں ہو اُس کا سارا لُوٹ اپنے لئے لے اور تُو اپنے دشمنوں کی اس لُوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو۔ اسی طرح سے تُو اُن سب شہروں سے جو تجھ سے بہت دُور ہیں اور اِن قوموں کے شہروں میں سے نہیں ہیں یہی حال کیجیئو۔ لیکن ان قوموں کے شہروں میں جنہیں خداوند تیرا خدا تیری میراث کر دیتا ہے کسی چیز کو جو سانس لیتی ہے جیتا نہ چھوڑیو۔ بلکہ تُو اُن کو حرم کیجیئو۔ حتّی اور اموری اور کنعانی اور فرزاری اور حوّی اور یبوسی کو جیسا کہ خداوند تیرے خدا نے حکم کیا ہے تا کہ وے اپنے سارے کریہہ کاموں کے مطابق جو انہوں نے اپنے معبودوں سے کئے تم کو عمل کرنا نہ سکھائیں اور کہ تم خداوند اپنے خدا کے گنہگار ہو جاؤ''۔ (استثناء باب 20 آیت 10 تا 18)

مگر باوجود اس کے کہ موسیٰؑ نے یہ تعلیم دی اور باوجود اِس کے کہ یشوع اور داؤد اور دوسرے انبیاء نے اس تعلیم پر متواتر عمل کیا۔ یہودی اور عیسائی اُن کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں اور توراۃ کو خدا کی کتاب سمجھتے ہیں۔

موسوی سلسلہ کے آخر میں حضرت مسیحؑ ظاہر ہوئے۔ اُن کی تعلیم یہ تھی کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اُس کی طرف پھیر دے (متی باب 5 آیت 39)۔ اس سے استنباط کرتے ہوئے عیسائی قوم یہ دعویٰ کیا کرتی ہے کہ مسیحؑ نے لڑائی سے قوموں کو منع کیا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل میں اس تعلیم کے خلاف اور تعلیمیں بھی آئی ہیں۔ مثلاً انجیل میں لکھا ہے:

''یہ مت سمجھو کہ مَیں زمین پر صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔''

(متی باب 10 آیت 34)

اسی طرح لکھا ہے کہ اُس نے کہا:

''جس کے پاس تلوار نہیں اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خریدے۔'' (لوقا باب 22 آیت 36)

یہ آخری دو تعلیمیں پہلی تعلیم کے بالکل متضاد ہیں۔ اگر مسیح جنگ کروانے کے لئے آیا تھا تو پھر ایک گال پر تھپّڑ کھا کر دوسرا گال پھیر دینے کے کیا معنے تھے؟ پس یا تو یہ دونوں قسم کی تعلیمیں متضاد ہیں یا ان دونوں تعلیموں میں سے کسی ایک کو اس کے ظاہر سے پھرا کر اُس کی کوئی تاویل کرنی پڑے گی۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ ایک گال پر تھپّڑ کھا کر دوسرا گال پھیر دینے کی تعلیم قابل عمل ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ **عیسائی دنیا نے اپنی ساری تاریخ میں جنگ سے دریغ نہیں کیا۔ جب عیسائیت شروع شروع میں روما میں غالب تھی تب بھی اُس نے غیر قوموں سے جنگیں کیں۔ دفاعی ہی نہیں بلکہ جارحانہ بھی۔ اور اب جبکہ عیسائیت دنیا میں غالب آگئی ہے اب بھی وہ جنگیں کرتی ہے۔ دفاعی ہی نہیں بلکہ جارحانہ بھی۔** صرف فرق یہ ہے کہ جنگ کرنے والوں میں سے جو فریق جیت جاتا ہے اس کے متعلق کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ کرسچن سویلزیشن کا پابند تھا۔ کرسچن سویلزیشن اس زمانہ میں صرف غالب اور فاتح کے طریق کار کا نام ہے ورنہ اس لفظ کے حقیقی معنے اب کوئی باقی نہیں رہے۔ جب دو قومیں آپس میں لڑتی ہیں تو ہر قوم اس بات کی مدعی ہوتی ہے کہ وہ کرسچن سویلزیشن کی تائید کر رہی ہے اور جب کوئی قوم جیت جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اِس جیتی ہوئی قوم کا طریقِ کار ہی کرسچن سویلزیشن ہے۔ حالانکہ کرسچن سویلزیشن کوئی چیز ہی نہیں۔ ایک غلط لفظ ہے جس کے کوئی بھی معنے نہیں۔ مگر بہرحال مسیح کے زمانہ سے آج تک عیسائی دنیا جنگ کرتی چلی آرہی ہے اور قرائن بتاتے ہیں کہ جنگ کرتی چلی جائے گی۔

پس جہاں تک مسیحی دنیا کے فیصلہ کا تعلق ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ''تم اپنے کپڑے بیچ کر تلوار خریدو''۔ اور یہ کہ ''مَیں صلح کرانے کے لئے نہیں بلکہ تلوار چلانے کے لئے آیا ہوں'' یہ اصل قانون ہے۔ اور ''تُو ایک گال پر تھپڑ کھا کر دوسرا بھی پھیر دے'' یہ قانون یا تو ابتدائی عیسائی دنیا کی کمزوری کے وقت مصلحتاً اختیار کیا گیا تھا اور یا پھر عیسائی افراد کے باہمی تعلقات کی حد تک یہ قانون محدود ہے۔ حکومتوں اور قوموں پر یہ قانون چسپاں نہیں ہوتا۔ چنانچہ بعض پادری اس کی یہی تاویل کرتے ہیں۔

دوسرے اگر یہ بھی سمجھ لیا جائے کہ مسیحؑ کی اصل تعلیم جنگ کی نہیں تھی بلکہ صلح ہی کی تھی تب بھی اس تعلیم سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص اس تعلیم کے خلافِ عمل کرتا ہے وہ خدا کا برگزیدہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ عیسائی دنیا آج تک موسیٰ اور یشوع اور داؤد کو خدا کا برگزیدہ قرار دیتی ہے۔ بلکہ خود عیسائیت کے زمانہ کے بعض قومی ہیرو جنہوں نے اپنی قوم کے لئے جان کو خطرہ میں ڈال کر دشمنوں سے جنگیں کی تھیں انہیں مختلف زمانہ کے پوپوں کے فتویٰ کے مطابق آج سینٹ کہا جاتا ہے۔

لیکن اسلام ان دونوں قسم کی تعلیموں کے درمیان تعلیم دیتا ہے۔ وہ نہ تو موسیٰ کی طرح یہ کہتا ہے کہ تُو جارحانہ طور پر کسی ملک میں گھس جا اور اس قوم کو تہ تیغ کر دے اور نہ وہ اس زمانہ کی بگڑی ہوئی مسیحیت کی طرح ببانگ بلند تو یہ کہتا ہے کہ ''اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تُو اپنا دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے''۔ اور اپنے ساتھیوں کے کان میں یہ کہتا ہے کہ تم اپنے کپڑے بیچ کر بھی تلوار خرید لو۔ بلکہ اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جو امن اور صلح کے قیام کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ تُو کسی پر حملہ نہ کر لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے اور راستی اور امن اُس سے مِٹتا ہو تب تُو اُس حملے کا جواب دے۔

اب بتاؤ کہ کیا یہ ظالمانہ تعلیم ہے یا یہی وہ تعلیم ہے جس پر عمل کر کے دنیا میں امن اور صلح قائم ہوسکتی ہے۔ اس تعلیم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا۔ آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اٹھاتے رہے لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔ جب مدینہ میں آپؐ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور دشمن نے وہاں بھی آپؐ کا پیچھا کیا تب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے اور اسلام کو مٹانا چاہتا ہے اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں۔

مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے وضاحتاً ہدایت دیدی کہ وَقَاتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (البقرۃ: 191) **یعنی اُن لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی خاطر جس میں تمہارے اپنے نفس کا غصہ اور نفس کی ملونی شامل نہ ہو جنگ کرو۔ اور یاد رکھو کہ جنگ میں بھی کوئی ظالمانہ فعل نہ کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔**

پھر فرمایا: قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِنْ يَنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِيْنَ۔ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔ (الانفال: 40-39)

یعنی اے محمد رسول اللہ! اگر یہ لوگ اب بھی لڑائی سے باز جائیں تو جو کچھ وہ پہلے کر چکے ہیں انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ لڑائی سے باز نہ آئیں اور بار بار حملے کریں تو پہلے انبیاء کے دشمنوں کے انجام ان کے سامنے ہیں۔ اِن کا انجام بھی وہی ہوگا اور اے مسلمانو! تم اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک کہ دنیا سے مذہب کی خاطر دُکھ دینا مٹ نہ جائے۔ اور دین کو کُلّی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ پھر اگر یہ لوگ ان باتوں سے باز آجائیں تو محض اس وجہ سے اُن سے جنگ نہ کرو کہ وہ ایک غلط دین کے پیرو ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کے عمل کو جانتا ہے وہ خود جیسا چاہے گا اِن سے معاملہ کرے گا۔ تمہیں اُن کے غلط دین کی وجہ سے اُن کے کاموں میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہوسکتی۔

پھر فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقٰى إِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (النساء: 95)۔ **یعنی اے مومنو! جب تم خدا کی خاطر لڑائی کرنے کے لئے باہر نکلو تو اس بات کی اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو کہ تمہارے دشمن پر حجّت تمام ہوچکی ہے اور وہ بہرحال لڑائی پر آمادہ ہے۔ اور اگر کوئی شخص تمہیں کہے کہ مَیں تو صلح کرتا ہوں تو یہ مت کہو کہ تُو دھوکہ دیتا ہے۔ اور ہمیں امید نہیں کہ ہم تجھ سے امن میں رہیں گے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تم خدا کی راہ میں لڑنے والے نہیں سمجھے جاؤ گے بلکہ تم دنیا طلب قرار پاؤ گے۔ پس ایسا مت کرو کیونکہ جس طرح خدا کے پاس دین ہے اسی طرح خدا کے پاس دنیا کا بھی بہت سا سامان ہے۔ تمہیں یاد رکھنا چاہئے کہ کسی شخص کا مار دینا اصل مقصود نہیں۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ کل کو وہ ہدایت پا جائے۔ تم بھی تو پہلے دین اسلام سے باہر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے احسان کر کے تمہیں اس دین کے اختیار کرنے کی توفیق دی۔ پس مارنے میں جلدی مت کرو۔ بلکہ حقیقتِ حال کی تحقیق کیا کرو۔ اور یاد رکھو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف ہے۔**

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب لڑائی شروع ہو جائے تب بھی اس بات کی اچھی طرح تحقیق کرنی چاہئے کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ لڑائی کا ہے یا نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ دشمن جارحانہ لڑائی کا ارادہ نہ کرتا ہو بلکہ وہ خود کسی خوف کے ماتحت فوجی تیاری کر رہا ہو۔ پس پہلے اچھی طرح

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

قرآن کریم اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے۔ اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور ان کو اپنی زندگیوں کا حصّہ بنانے کی کوشش کریں۔

عبادت الٰہی، والدین سے حسن سلوک اور تربیت اولاد سے متعلق قرآنی احکامات کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے تشریح اور احباب جماعت کو اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 جولائی 2013ء بمطابق 26 وفا 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَيْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِيَّاهُمْ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ۔ وَاَوْفُوا الْکَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ۔ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰى۔ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (الانعام:152۔154)

یہ سورۃ انعام کی آیات ہیں۔ 152 سے 153، 154 تک۔ ترجمہ ان کا یہ ہے کہ تُو کہہ دے آؤ مَیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے یعنی یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور لازم کر دیا ہے کہ والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ اور تم بے حیائیوں کے جو اُن میں ظاہر ہوں اور جو اندر چھپی ہوئی ہوں، دونوں کے قریب نہ پھٹکو۔ اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو مگر حق کے ساتھ۔ یہی ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔ اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے۔ اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔ اور یہ بھی تاکید کرتا ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے۔ پس اس کی پیروی کرو اور مختلف راہوں کی پیروی نہ کرو ورنہ وہ تمہیں اس کے راستہ سے ہٹا دیں گی۔ یہ ہے وہ جس کی وہ تمہیں تاکیدی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

گزشتہ خطبہ میں اس بات کا ذکر ہوا تھا کہ رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم نازل ہونا شروع ہوا۔ اس لحاظ سے قرآنِ کریم کا اور رمضان کے مہینے کا ایک خاص تعلق ہے، لیکن اس تعلق کا فائدہ تبھی ہے جب ہم رمضان کے مہینے میں قرآنِ کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے احکامات پر غور کریں اور اُن کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ ورنہ جس مقصد کے لئے قرآنِ کریم نازل ہوا وہ مقصد پورا نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کا مقصد تھا وحشیانہ حالت سے انسان بنانا۔ انسانی آداب سے مہذب انسان بنانا تا شرعی حدود اور احکام کے ساتھ مرحلہ طے ہو اور پھر باخدا انسان بنانا۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 53، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:

’’یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآنِ کریم میں عملی اور علمی تکمیل کی ہدایت ہے۔ چنانچہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحہ:6) میں تکمیل علمی کی طرف اشارہ ہے اور تکمیل عملی کا بیان صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (الفاتحہ:7) میں فرمایا کہ جو نتائج اکمل اور اتم ہیں وہ حاصل ہو جائیں۔ جیسے ایک پودا جو لگایا گیا ہے جب تک پورا نشوونما حاصل نہ کرے اس کو پھل پھول نہیں لگ سکتے۔ اسی طرح اگر کسی ہدایت کے اعلیٰ اور اکمل نتائج موجود نہیں ہیں۔ وہ ہدایت مردہ ہدایت ہے۔ جس کے اندر کوئی نشوونما کی قوت اور طاقت نہیں ہے......‘‘ فرمایا کہ ’’قرآن شریف ایک ایسی ہدایت ہے کہ اُس پر عمل کرنے والا اعلیٰ درجہ کے کمالات حاصل کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اس کا ایک سچا تعلق پیدا ہونے لگتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کے اعمالِ صالحہ جو قرآنی ہدایتوں کے موافق کیے جاتے ہیں وہ ایک شجرِ طیب کی مثال جو قرآن شریف میں دی گئی ہے، بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں۔ ایک خاص قسم کی حلاوت اور ذائقہ اُن میں پیدا ہوتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 122-121۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اگر قرآنِ کریم کا حق ادا کرتے ہوئے قرآنِ کریم کو پڑھا جائے اور پھر اُس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ ہو تو عملی طور پر بھی ایک نمایاں تبدیلی انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ اخلاقی قدریں پیدا ہو جاتی ہیں۔ فرمایا کہ وحشیانہ حالت سے نکل کر ایسا شخص جس نے قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کیا ہو، مہذب اور باخدا انسان بنتا ہے اور باخدا انسان وہ ہوتا ہے جس کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص اور سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں شجرہ طیبہ کی دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ (ابراھیم:25) کہ اُس کی جڑیں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہیں اور اُس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچ رہی ہوتی ہیں۔

اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوں فرمائی ہے۔ فرمایا کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا کہ وہ ایمان جو ہے وہ بطور تخم اور شجر کے ہے اور اعمال جو ہیں وہ آبپاشی کے بجائے ہیں۔ یعنی آبپاشی کی جگہ ہیں، اعمال ایسے ہیں جس طرح کہ پودے کو پانی دیا جائے۔ فرمایا: قرآنِ شریف میں کسان کی مثال ہے کہ جیسا وہ زمین میں تخم ریزی کرتا ہے، ویسا ہی یہ ایمان کی تخم ریزی ہے۔ وہاں آبپاشی ہے، یہاں اعمال۔ فرمایا: پس یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان بغیر اعمال کے ایسا ہے جیسے کوئی باغ بغیر انہار کے۔ یعنی اُس میں پانی اور نہریں نہ ہوں، دریا نہ ہو۔ فرمایا: جو درخت لگایا جاتا ہے اگر مالک اُس کی آبپاشی کی طرف توجہ نہ کرے تو ایک دن خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح ایمان کا حال ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا (العنکبوت:70)۔ یعنی تم ہلکے کام پر نہ رہو بلکہ اس راہ میں بڑے بڑے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ 649 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس لئے آپ نے شروع میں فرمایا کہ قرآنِ شریف جو تمہیں بنانا چاہتا ہے، وہ تم اُس وقت بن سکتے ہو جب شرعی حدود جو لگائی ہیں، قرآنِ کریم نے جو احکامات دیئے ہیں، اُن کو مرحلہ وار اپنے اوپر لاگو کرو۔ اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آرام سے نہیں ہو جاتا ہے، اس کے لئے مجاہدات کی ضرورت ہے۔

پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر آیا ہوں، رمضان شریف کا مہینہ یا قرآنِ کریم کا اس مہینے میں نزول کا اس صورت میں ہمیں فائدہ ہو سکتا ہے یا ہمیں فائدہ دے گا جب ہم اس کے احکامات کو اپنے اعمال کا حصہ بنائیں گے۔ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔ اس راستے میں مجاہدہ کریں گے۔ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے، تبھی ہم خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتے ہیں، تبھی ہم قرآنِ کریم کے نازل ہونے کے مقصد کو سمجھنے والے ہو سکتے ہیں۔

پس یہ رمضان جہاں ہمیں مجاہدات کی طرف توجہ دلاتا ہے، (بہت سارے مجاہدات ہیں جو ظاہری طور پر ہم کرتے ہیں جیسے کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکنا ہے اور بعض جائز کاموں سے روکنا ہے) وہاں اس بات کی بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ان دنوں میں جب ہم قرآنِ کریم کو سمجھنے کی طرف ایک خاص توجہ دے رہے ہیں تو پھر ان احکامات کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں تا کہ وہ سرسبز شاخیں بن جائیں جن کا آسمان سے تعلق ہوتا ہے، جن کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے، جن کی دعائیں خدا تعالیٰ سنتا ہے۔ اپنے ایمان کی جڑیں مضبوط کریں۔ اپنے اعمال کو وہ سرسبز شاخیں بنائیں جو آسمان تک پہنچتی ہیں تا کہ ہماری دعائیں بھی خدا تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی چلی جائیں۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان دو تین آیات میں بھی اُن احکامات میں سے چند احکامات بیان ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے چند باتوں کی طرف، چند احکامات کی طرف توجہ دلائی ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہیں، تقویٰ پر چلانے والے ہیں، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف رہنمائی کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ میں نے ترجمہ میں پڑھ کر سنا دیا تھا ہر ایک پر واضح ہو گیا ہو گا کہ کیا احکامات ہیں۔ یاددہانی کیلئے دوبارہ بتا دیتا ہوں۔

فرمایا کہ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ پھر فرمایا والدین سے حسنِ سلوک کرنا انتہائی اہم چیز ہے اس کو کبھی نہ بھولو اور بدسلوکی تم پر حرام ہے۔ تیسری بات یہ کہ رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ پھر یہ کہ مخفی اور ظاہر ہر قسم کی بے حیائیوں سے بچو، بلکہ اُن کے قریب بھی نہیں جانا۔ پانچویں بات یہ کہ کسی جان کو قتل نہ کرو، سوائے اس کے کہ جسے اللہ نے جائز قرار دے دیا ہو۔ اور اُس کی بھی آگے تفصیلات ہیں کہ کیا، کس طرح جائز ہے۔ پھر فرمایا کہ یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ ساتویں بات یہ کہ جب یہ لوگ بلوغت کو پہنچ جائیں تو پھر اُن کے مال اُنہیں لوٹا دو۔ پھر کوئی بہانے نہ ہوں۔ آٹھویں بات یہ کہ ماپ تول میں انصاف کرو۔ پھر یہ کہ ہر حالت میں عدل سے کام لو۔ کوئی عزیز داری، کوئی قرابت داری تمہیں عدل سے نہ روکے، انصاف سے نہ روکے۔ دسویں بات یہ کہ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ جو عہد تم نے کئے ہیں اُن کو پورا کرو۔ اور پھر یہ کہ ہر حالت میں صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ۔ تو یہ وہ خاص اہم باتیں ہیں اور پھر ان کی جزئیات ہیں۔ ان باتوں پر چل کر انسان تقویٰ کی راہوں پر چلنے والا کہلا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرنے والا کہلا سکتا ہے۔

سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے جس بات کی طرف توجہ دلائی ہے، بلکہ حکم دیا کہ ایسی بات کبھی تم سے سرزد نہ ہو۔ تم پر یہ حرام ہے کہ خدا تعالیٰ کا شریک کسی کو ٹھہراؤ۔ اُس ہستی کے ساتھ تم شریک ٹھہراؤ جو تمہارا رب ہے، جو تمہارا پیدا کرنے والا ہے، جو تمہاری دماغی، جسمانی، مادّی، روحانی صلاحیتوں کی پرورش کرنے والا ہے، جو تمام نعمتوں کو مہیا کرنے والا ہے۔ پس کون عقلمند ہے جو ایسی طاقتوں کے مالک خدا اور ایسی نعمتیں مہیا کرنے والے خدا کا کسی کو شریک بنائے۔ لیکن لوگ سمجھتے نہیں اور شریک بناتے ہیں۔ گہرائی میں جا کر شرک کے مفہوم کو نہیں سمجھتے اور ایسے عظیم خدا کے مقابلے پر خدا کھڑے کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے۔ ہر زمانے میں لوگوں میں یہ حالت پیدا ہوتی رہی ہے۔ اسی لئے انبیاء جب آتے ہیں تو سب سے پہلے شرک کی تعلیم کے خلاف بات کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شرک ایسا گناہ ہے کہ اس کو مَیں نہیں بخشوں گا۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’ہر ایک گناہ بخشنے کے قابل ہے مگر اللہ تعالیٰ کے سوا اَور کو معبود و کارساز جاننا ایک ناقابل عفو گناہ ہے۔‘‘ یعنی یہ معاف نہیں ہوگا۔ ’’اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ (لقمان :14) لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (النساء:49) یہاں شرک سے یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جاوے۔ بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور محبوباتِ دنیا پر زور دیا جاوے۔‘‘ دنیا میں جو بہت ساری چیزیں، جن سے انسان فائدہ اُٹھاتا ہے، اُن کی طرف توجہ ہو جائے۔ ’’اسی کا نام شرک ہے۔ اور معاصی کی مثال‘‘ یعنی گناہ جو ہیں، عام گناہ اُن کی مثال ’’تو حُقّہ کی سی ہے کہ اس کے چھوڑ دینے سے کوئی دقّت و مشکل کی بات نظر نہیں آتی۔ مگر شرک کی مثال افیم کی ہے کہ وہ عادت ہو جاتی ہے جس کا چھوڑنا محال ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 344۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ہمیں توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ آپ نے مزید گہرائی میں جا کر بتایا کہ:

’’شرک تین قسم کا ہے۔ اوّل یہ کہ عام طور پر بت پرستی، درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔‘‘ (بعض لوگ درختوں کی پوجا بھی کرتے ہیں۔) ’’یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے کہ فلاں کام نہ ہوتا تو مَیں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شے سمجھا جاوے‘‘۔ یعنی مَیں بھی کچھ کر سکتا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم کچھ نہیں کر سکتے، ایک مومن کو ہر کام کرنے سے پہلے انشاء اللہ ضرور کہنا چاہئے) فرمایا کہ ’’موٹے شرک میں تو آج کل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا۔‘‘ یعنی درختوں کی پوجا کریں یا بعض ایسے ہوں جو پہلی قسم کا شرک کرتے ہوں) ’’البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔‘‘ (اسباب پر انحصار، چیزوں پر انحصار، لوگوں پر انحصار بہت زیادہ ہو گیا ہے۔)

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 216-215۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اسباب میں جیسا کہ مَیں نے کہا لوگوں پر بھی انحصار ہے، دولت پر اور سامان پر انحصار ہے، جہاں اپنے کام کر رہے ہیں اُن کے مالکوں پر انحصار ہے، بعض افسروں کی خوشامد کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ حالت ہو جائے کہ اسباب پر یا کسی ذات پر ضرورت سے زیادہ انحصار ہو جائے تو پھر انسان اُس مقصد کو بھول جاتا ہے جو اُس کی پیدائش کا مقصد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب انتہا درجہ تک کسی کا وجود ضروری سمجھا جائے تو وہ معبود ہو جاتا ہے۔ جب ایک شخص سمجھے کہ اس کے بغیر میرا گزارہ ہی نہیں ہے تو پھر وہ خدا کے مقابلے پر آ جاتا ہے۔ پھر ایسی چیز بن جاتا ہے جس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اُس کے ساتھ تعلق بھی عبادت بن جاتا ہے۔ اور عبادت کے لائق صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ (الذاریات:57) یعنی جنّوں اور انسان کی پیدائش کی غرض عبادت ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں:

’’یعنی اے لوگو! تم اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسی کو اپنے کاموں کا کارساز سمجھو۔‘‘ جتنے بھی تمہارے کام ہیں اُن کو کرنے والا، اُن کی تکمیل کرنے والا، اُن کو انتہا تک پہنچانے والا، کامیابی دینے والا صرف خدا تعالیٰ ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی پرستش اور عبادت ہے۔ ’’اور اُس پر توکل رکھو۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 340)

پھر فرمایا یعنی اے لوگو! اُس خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ ’’عبادت کے لائق وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا۔ یعنی زندہ رہنے والا وہی ہے اس سے دل لگاؤ۔‘‘ باقی خدا جو ہیں، باقی جو دنیا کے معبود ہیں، اُنہوں نے ختم ہو جانا ہے۔ زندہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے اُسی سے دل لگاؤ۔ فرماتے ہیں کہ ’’پس ایمانداری تو یہی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھا جائے اور دوسری سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں ہیچ سمجھا جائے۔ اور جو شخص اولاد کو یا والدین کو یا کسی اور چیز کو ایسا عزیز رکھے کہ ہر وقت اُنہیں کا فکر رہے تو وہ بھی ایک بُت پرستی ہے۔ بُت پرستی کے یہی تو معنی نہیں کہ ہندوؤں کی طرح بُت لے کر بیٹھ جائے اور اُس کے آگے سجدہ کرے۔ حد سے زیادہ پیار و محبت بھی عبادت ہی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 602۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اے لوگو! تم اُس خدائے واحد لاشریک کی پرستش کرو جس نے تم کو اور تمہارے باپ دادوں کو پیدا کیا۔ چاہیئے کہ تم اُس قادر توانا سے ڈرو جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو تمہارے لئے چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی اُتار کر طرح طرح کے رزق تمہارے لئے پھلوں میں سے پیدا کئے۔ سو تم دیدہ دانستہ اُنہیں چیزوں کو خدا کا شریک مت ٹھہراؤ جو تمہارے فائدہ کے لئے بنائی گئی ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 520 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

پھر آپ عبادت کی حقیقت بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’انسان کی پیدائش کی علتِ غائی یہی عبادت ہے......۔‘‘ (یعنی پیدائش کا مقصد عبادت ہے۔ جیسا کہ پہلے آیت آ چکی ہے) فرماتے ہیں کہ ’’عبادت اصل میں اس کو کہتے ہیں کہ انسان ہر قسم کی قساوت، کجی کو دُور کر کے دل کی زمین کو ایسا صاف بنا دے جیسے زمیندار زمین کو صاف کرتا ہے۔ عرب کہتے ہیں مَوْرٌ مُعَبَّدٌ۔ جیسے سُرمہ کو باریک کر کے آنکھوں میں ڈالنے کے قابل بنا لیتے ہیں۔ اسی طرح جب دل کی زمین میں کوئی کنکر، پتھر، ناہمواری نہ رہے اور ایسی صاف ہو کہ گویا رُوح ہی رُوح ہو اس کا نام عبادت ہے۔ چنانچہ اگر یہ درستی اور صفائی آئینہ کی کی جاوے تو اس میں شکل نظر آ جاتی ہے اور اگر زمین کی کی جاوے تو اس میں انواع و اقسام کے پھل پیدا ہو جاتے ہیں۔ پس انسان جو عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اگر دل صاف

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کرے اوراس میں کسی قسم کی کجی اور ناہمواری، کنکر، پتھر نہ رہنے دے، تو اس میں خدا نظر آئے گا۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے درخت اُس میں پیدا ہوکر نشوونما پائیں گے‘‘۔ اگر دل صاف ہوجائے، خالصۃً خدا تعالیٰ کی خاطر سب کچھ کرنے لگ جاؤ، اُسی کو سب کچھ سمجھو، اُسی پر انحصار کرو تو پھر اُس میں خدا نظر آ تا ہے اور اُس میں پھر خدا تعالیٰ کی محبت کے درخت نشوونما پائیں گے۔ ’’اور وہ اثمارِ شیریں وطیب ان میں لگیں گے جو اُکُلُھَادَآئِمٌ (الرعد:36) کے مصداق ہوں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 347۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر دوسری جگہ آپ نے اس کی یوں وضاحت فرمائی کہ:

’’حضرتِ عزّت کے سامنے دائمی حضور کے ساتھ کھڑا ہونا بجز محبتِ ذاتیہ کے ممکن نہیں۔‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک خاص حالت میں عاجزی اور انکساری سے اُسی وقت انسان کھڑا ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ سے ایک خاص ذاتی تعلق اور محبت ہو۔ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے اور فرمایا ’’اور محبت سے مراد یک طرفہ محبت نہیں بلکہ خالق اور مخلوق کی دونوں محبتیں مراد ہیں۔‘‘ جب انسان ایسی محبت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی محبت کا جواب ملتا ہے ’’تا بجلی کی آگ کی طرح جو مرنے والے انسان پر گرتی ہے اور جو اس وقت اس انسان کے اندر سے نکلتی ہے، بشریت کی کمزوریوں کو جلادیں اور دونوں مل کر تمام روحانی وجود پر قبضہ کر لیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 218)

یعنی جب گرج چمک والی بجلی انسان پر گرتی ہے تو وہ جل جاتا ہے۔ انسان خاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح محبت جو ہے یہ ایسی محبت ہونی چاہئے، ایسی آگ ہونی چاہئے، ایسی تپش ہونی چاہئے، رمضان کے بھی ایک معنی تپش اور گرمی ہے، کہ جو انسان کی کمزوریاں ہیں، بدعادتیں ہیں اُن سب کو جلا دے اور تمام وجود پر روحانیت کا قبضہ ہوجائے۔ یہ انسان کا مقصد ہے اور یہ مقصد ہے جس کے لئے رمضان کے مہینے میں سے ہمیں گزارا جاتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی عبادت کا یہ معیار ہے جو ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے۔ اور جب یہ معیار حاصل ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت سب محبتوں پر غالب آ جاتی ہے تو پھر تمام قسم کے شرکوں سے انسان آزاد ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ اس رمضان میں اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے کہ اُس کی محبت ہم میں قائم ہو اور وہ دائمی محبت ہو۔

پھر اللہ تعالیٰ نے جو اگلا حکم فرمایا، وہ یہ ہے کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ یہ ترتیب بھی وہ قدرتی ترتیب ہے جو انسان کی زندگی کا حصہ ہے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کے بعد اس دنیا میں والدین ہی ہیں جو بچوں کی پرورش اور اُن کی ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔ غریب سے غریب والدین بھی اپنے دائرے میں یہ بھر پور کوشش کرتے ہیں کہ اُن کے بچوں کی صحیح پرورش ہو، اس کے لئے وہ عموماً بے شمار قربانیاں بھی کرتے ہیں۔ پس فرمایا کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

ایک دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ: وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا۔ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا (بنی اسرائیل: 24) یعنی تمہارے رب نے یہ تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اور نیز یہ کہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر اُن میں سے کسی ایک پر یا اُن دونوں پر تیری زندگی میں بڑھاپا آ جائے تو اُنہیں اُن کی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُف تک نہ کہو اور نہ اُنہیں جھڑکو اور اُن سے ہمیشہ نرمی سے بات کرو۔

بعض دفعہ شکایات آ جاتی ہیں، جاہل بچوں کے ماں باپ کی طرف سے نہیں، بلکہ پڑھے لکھے اور سلجھے ہوئے بچوں کے ماں باپ کی طرف سے کہ بچے ناخلف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ حق ادا نہیں کرتے بلکہ ظلم کرتے ہیں۔ بعض بہنیں اپنے بھائیوں کے متعلق لکھتی ہیں کہ ماں باپ پر ہاتھ اُٹھا لینے سے بھی نہیں چُوکتے۔ خاص طور پر ماں باپ سے بدتمیزی ہوتی ہے جب ایسے معاملات آئیں جہاں جائیداد کا معاملہ ہو۔ والدین کی زندگی میں بچوں کو جب ماں باپ کی جائیداد کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو اُس وقت یہ بدتمیزیاں بھی شروع ہوتی ہیں اور جب والدین اپنے بچوں کو جائیداد دے دیتے ہیں تو پھر اُن سے اور سختیاں شروع ہو جاتی ہیں اور وہی والدین جو جائیداد کے مالک ہوتے ہیں پھر بعض ایسے بچے بھی ہیں کہ اُن کو دینے کے بعد وہ والدین دَربدر ہو جاتے ہیں اور ایسی مثالیں ہمارے اندر بھی موجود ہیں۔ یہاں بھی، اس ملک میں بھی آزادی کے نام پر وہ بچے جو نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہیں وہ بدتمیزی میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہاں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے ایک عمر کو پہنچ کے آزاد ہیں۔ تو یہ تعلیم جو ماں باپ کا احترام نہیں سکھاتی یا یہ آزادی جو یہاں بچوں کو ہے، جو حفظ مراتب کا خیال نہیں رکھتی، یا ماں باپ کی عزت قائم نہیں کرتی، یہ تعلیم اور ترقی نہیں ہے بلکہ یہ جہالت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے جو خوبصورت تعلیم ہے کہ ماں باپ سے احسان کا سلوک کرو، اُن کی عزت کرو، اُن کو اُف تک نہ کہو۔ یہ ماں باپ کا احترام قائم کرتی ہے۔ ماں باپ کے احسانوں کا بدلہ احسان سے اتارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور احسان کا مطلب یہ ہے کہ ایسا عمل کرو جو بہترین ہو، ورنہ ماں باپ کے احسان کا بدلہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اتار ہی نہیں سکتے۔ اس احسان کے بدلے کے لئے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا خوبصورت تعلیم دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ والدین کیلئے یہ بھی دعا کرو۔ رَبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل:25) کہ اے میرے رب! ان پر رحم فرما۔ جس طرح یہ لوگ میرے بچپن میں مجھ پر رحم کرتے رہے ہیں۔ اور انہوں نے رحم کرتے ہوئے میری پرورش کی تھی۔

پس یہ اعلیٰ اخلاق ہیں جو اسلام ایک مسلمان کو اپنے والدین سے حسنِ سلوک کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ وہ اعلیٰ معیار ہے جو ایک مسلمان کا اپنے والدین کے لئے ہونا چاہئے۔ یہ دعا صرف زندگی کی دعا نہیں ہے بلکہ والدین کی وفات کے بعد بھی اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعا ہوسکتی ہے۔ یعنی ایک تو زندگی میں دعا ہے کہ جو ہماری طرف سے کمی رہ گئی ہے اُس کمی کو اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ پورا فرمائے اور اپنے خاص رحم میں رکھے۔ دوسرے اس رحم کا سلسلہ اگلے جہان تک بھی جاری رہے اور اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’خدا نے یہ چاہا ہے کہ کسی دوسرے کی بندگی نہ کرو۔ اور والدین سے احسان کرو۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے پہلے یہی فرمایا ناں کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور پھر اگلا حکم یہ کہ والدین سے احسان کرو۔ فرمایا کہ ’’حقیقت میں کیسی ربوبیت ہے کہ انسان بچہ ہوتا ہے اور کسی قسم کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس حالت میں ماں کیا کیا خدمات کرتی ہے اور والد اس حالت میں ماں کی مہمّات کا کس طرح متکفّل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ناتواں مخلوق کی خبر گیری کے لئے دو محل پیدا کر دیئے ہیں اور اپنی محبت کے انوار سے ایک پَرتو محبت کا اُن میں ڈال دیا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ ماں باپ کی محبت عارضی ہے اور خدا تعالیٰ کی محبت حقیقی ہے۔‘‘ یہاں بہرحال ایک فرق ہے۔ ’’اور جب تک قلوب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا القاء نہ ہو تو کوئی فردِ بشر خواہ وہ دوست ہو یا کوئی برابر کے درجہ کا ہو، یا کوئی حاکم ہو، کسی سے محبت نہیں کرسکتا۔ اور یہ خدا کی کمال ربوبیّت کا راز ہے کہ ماں باپ بچوں سے ایسی محبت کرتے ہیں کہ اُن کے تکفّل میں ہر قسم کے دُکھ شرح صدر سے اُٹھاتے ہیں یہاں تک کہ اُن کی زندگی کے لئے مرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 315۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے فرمایا:۔

’’فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا (بنی اسرائیل:24) یعنی اپنے والدین کو بیزاری کا کلمہ مت کہو اور ایسی باتیں اُن سے نہ کر جن میں اُن کی بزرگواری کا لحاظ نہ ہو۔ اس آیت کے مخاطب تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن دراصل مرجع کلام اُمّت کی طرف ہے۔‘‘ (یعنی گو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا ہے لیکن اصل میں اُمّت مخاطب ہے۔) ’’کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور والدہ آپ کی خوردسالی میں ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور اس حکم میں ایک راز بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس آیت سے ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تُو اپنے والدین کی عزت کر اور ہر ایک بول چال میں اُن کے بزرگانہ مرتبہ کا لحاظ رکھ تو پھر دوسروں کو اپنے والدین کی کس قدر تعظیم کرنی چاہیئے۔ اور اسی کی طرف یہ دوسری آیت اشارہ کرتی ہے۔ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل:24) یعنی تیرے ربّ نے چاہا ہے کہ تُو فقط اُسی کی بندگی کر اور والدین سے احسان کر۔ اس آیت میں بت پرستوں کو جو بت کی پوجا کرتے ہیں، سمجھایا گیا ہے کہ بُت کچھ چیز نہیں ہیں اور بتوں کا تم پر کچھ احسان نہیں ہے۔ اُنہوں نے تمہیں پیدا نہیں کیا اور تمہاری خوردسالی میں وہ تمہارے متکفّل نہیں تھے۔ اور اگر خدا جائز رکھتا کہ اُس کے ساتھ کسی اَور کی بھی پرستش کی جائے تو یہ حکم دیتا کہ تم والدین کی بھی پرستش کرو کیونکہ وہ بھی مجازی ربّ ہیں۔ اور ہر ایک شخص طبعاً یہاں تک کہ درند چرند بھی اپنی اولاد کو اُن کی خوردسالی میں‘‘ یعنی چھوٹے ہوتے ’’ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ پس خدا کی ربوبیت کے بعد اُن کی بھی ایک ربوبیت ہے اور وہ جوش ربوبیت کا بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔‘‘

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 214-213)

یعنی وہ جو پالنے کا جوش ہے، بچوں کی طرف نگہداشت کا جوش ہے، بچوں سے محبت اور پیار ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھ دیا گیا ہے۔ پس یہ وہ مقام ہے جو والدین کا ہے جسے ہمیشہ ہمیں اپنے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سامنے رکھنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''مٹی میں ملے اُس کی ناک، مٹی میں ملے اُس کی ناک۔'' یہ الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دہرائے۔ یعنی ایسا شخص بدقسمت اور قابل مذمّت ہے۔ صحابہ نے پوچھا کہ وہ کونسا شخص ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جس نے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر اُن کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔''

(صحیح مسلم کتاب البرو الصلة و الآداب باب رغم انف من ادرک...... حدیث نمبر 2551)

پھر ان آیات میں جو اگلا حکم ہے اُس میں فرمایا کہ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (بنی اسرائیل:32) ہ رزق کی تنگی کی وجہ سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ اس کے بھی کئی معنی ہیں۔ یہاں قرآنِ کریم کے احکام کی ایک اور خوبصورتی بھی واضح ہوتی ہے کہ پہلے اولاد کو کہا کہ تم نے والدین کی خدمت کرنی ہے، اُن سے احسان کا سلوک کرنا ہے، اُن کی کسی بات پر بھی اُف نہیں کرنا۔ انسان کو اعتراض تو اُسی صورت میں ہوتا ہے جب کوئی بات بری لگے۔ تو فرمایا کہ کوئی بات والدین کی بری بھی لگے تب بھی تم نے جواب نہیں دینا بلکہ اس کے مقابلے پر بھی تمہاری طرف سے رحم اور اطاعت کا اظہار ہونا چاہئے۔ اب والدین کو حکم ہے کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرو۔ کوئی امر اس تربیت میں مانع نہ ہو۔ غربت بھی اس میں حائل نہ ہو۔ پس یہ والدین پر فرض کیا گیا ہے کہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا ایسا خیال رکھو کہ وہ روحانی اور خلاقی لحاظ سے مردہ نہ ہو جائیں۔ اُن کی صحت کی طرف توجہ نہ دے کر اُنہیں قتل نہ کرو۔ بعض ناجائز بچتیں کر کے اُن کی صحت برباد نہ کرو۔ پس ماں باپ کو جب ربوبیت کا مقام دیا گیا ہے تو بچوں کی ضروریات کا خیال رکھنا اُن پر فرض کیا گیا ہے۔ بچوں کو معاشرے کا بہترین حصہ بنانا ماں باپ پر فرض کیا گیا ہے۔ کیونکہ اگر یہ نہ کیا جائے تو یہ اولاد کے قتل کے مترادف ہے۔ کوئی عقل رکھنے والا انسان ظاہری طور پر تو اپنی اولاد کو قتل نہیں کرتا۔ سوائے چند سر پھروں کے یا وہ جو خدا تعالیٰ کو بھول گئے ہیں، جن کی صرف اپنی نفسانی خواہشات ہوتی ہیں، جن کی مثالیں یہاں ملتی رہتی ہیں، جن کا ذکر وقتاً فوقتاً اخبارات میں آتا رہتا ہے کہ اپنے دوست کے ساتھ مل کر اپنے بچوں کو قتل کر دیا یا پھر ایسے واقعات غریب ممالک میں بھی ہوتے ہیں کہ ماں یا باپ نے بعض حالات سے تنگ آ کر بچوں سمیت اپنے آپ کو جلا لیا تو وہ ایک انتہائی مایوسی کی کیفیت ہے اور جنونی حالت ہے لیکن عام طور پر اس طرح نہیں ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا اس آیت کے مختلف معنے ہیں، قتل کے مختلف معنے ہیں۔ ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اپنی اولاد کی اگر صحیح تربیت نہیں کر رہے، اُن کی تعلیم پر توجہ نہیں ہے تو یہ بھی اُن کا قتل کرنا ہے۔ بعض لوگ اپنے کاروبار کی مصروفیت کی وجہ سے اپنے بچوں پر توجہ نہیں دیتے، اُنہیں بھول جاتے ہیں جس کی وجہ سے بچے بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ اور یہ شکایات اب جماعت میں بھی پائی جاتی ہیں۔ مائیں شکایت کرتی ہیں کہ باپ باہر رہنے کی وجہ سے، کاموں میں مشغول رہنے کی وجہ سے، گھر پر نہ ہونے کی وجہ سے بچوں پر توجہ نہیں دیتے اور بچے بگڑتے جا رہے ہیں۔ خاص طور پر جب بچے teenage میں آتے ہیں، جوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں تو اُنہیں باپ کی توجہ اور دوستی کی ضرورت ہے۔ مَیں پہلے بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں، ورنہ باہر کے ماحول میں وہ غلط قسم کی باتیں سیکھ کر آتے ہیں اور یہ بچوں کا اخلاقی قتل ہے۔ باپ بیشک سو تاویلیں پیش کرے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بچوں کے لئے ہی کر رہے ہیں لیکن اُس کمائی کا کیا فائدہ، اُس دولت کا کیا فائدہ جو بچوں کی تربیت خراب کر رہی ہے۔ اور پھر اگر یہ دولت چھوڑ بھی جائیں تو پھر کیا پتہ یہ بچے اُسے سنبھال بھی سکیں گے یا نہیں۔ دولت بھی ختم ہو جائے گی اور بچے بھی۔ پھر اس کی ایک صورت یہ بھی ہے اور یہ مغربی ممالک میں بھی پھیل رہی ہے، ہماری جماعت میں بھی کہ مائیں بھی کاموں پر چلی جاتی ہیں یا گھروں پر پوری توجہ نہیں دیتیں۔ کسی نہ کسی بہانے سے ادھر اُدھر پھر رہی ہوتی ہیں۔ عموماً کام ہی ہو رہے ہوتے ہیں کہ نوکریاں کر رہی ہوتی ہیں۔ بچے سکولوں سے گھر آتے ہیں تو اُنہیں سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ ماؤں کا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ گھر کے اخراجات کے لئے کمائی کرتی ہیں لیکن بہت ساری تعداد میں ایسی بھی ہیں جو اپنے اخراجات کے لئے یہ کمائی کر رہی ہوتی ہیں۔ اور جب تھکی ہوئی کام سے آتی ہیں تو بچوں پر توجہ نہیں دیتیں۔ یوں بچے بعض دفعہ عدمِ توجہ کی وجہ سے، احساسِ کمتری کی وجہ سے ختم ہو رہے ہوتے ہیں۔ بیشک ایسی بیویاں اور مائیں بھی ہیں جن کے بارے میں اطلاعات ملتی رہتی ہیں جن کے خاوند نکمّے ہیں اور خاوندوں کے نکمّے پن کی وجہ سے مجبور ہوتی ہیں کہ کام کریں۔ پس ایسے خاوندوں کو اور ایسے باپوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے کہ وہ اپنے نکمے پن کی وجہ سے اپنی اولاد کے قتل کا موجب نہ بنیں۔ پھر خاوند اگر اپنی بیویوں کا مناسب خیال نہیں رکھ رہے تو یہ بھی ایک قتل ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک بڑی اچھی مثال دی ہے۔ فرمایا کہ حمل کے دوران اگر عورت کی خوراک کا خیال نہیں رکھا جا رہا اور اولاد بھی کمزور ہو رہی ہے تو یہ بھی اولاد کا قتل ہے۔ پھر اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ غربت کے خوف سے فیملی پلاننگ کرنا، یا بچوں کی پیدائش کو روکنا۔ بچوں کی پیدائش کو صرف ماں کی صحت کی وجہ سے روکنا جائز ہے۔ یا بعض دفعہ ڈاکٹر بچے کی حالت کی وجہ سے یہ مشورہ دیتے ہیں اور مجبور کرتے ہیں اور بچہ ضائع کرنے کو کہتے ہیں کیونکہ ماں کی صحت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ اس لئے بچے کو ضائع کرانا اُس صورت میں جائز ہے لیکن غربت کی وجہ سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ (بنی اسرائیل:32) ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور اُن کو بھی۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا (بنی اسرائیل:32) کہ یہ قتل بہت بڑا جرم ہے۔

پس سچے مسلمان جو ہیں، پکے مسلمان جو ہیں وہ کبھی ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔ کبیرہ گناہ کی بات نہیں بلکہ وہ چھوٹے گناہوں سے بھی بچتے ہیں۔ پس ہمیں اس طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ اُن کو وقت دیں۔ اُن کی پڑھائی کی طرف توجہ دیں۔ اُن کو جماعت کے ساتھ جوڑنے کی طرف توجہ دیں۔ اپنے گھروں میں ایسے ماحول پیدا کریں کہ بچوں کی نیک تربیت ہو رہی ہو۔ بچے معاشرے کا ایک اچھا حصہ بن کر ملک و قوم کی ترقی میں حصہ لینے والے بن سکیں۔ اُن کی بہترین پرورش اور تعلیم کی ذمہ داری بہر حال والدین پر ہے۔ پس والدین کو اپنی ترجیحات کے بجائے بچوں کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ باپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ بچوں کی تربیت کا کام صرف عورتوں کا ہے اور نہ مائیں صرف باپوں پر یہ ذمہ داری ڈال سکتی ہیں۔ یہ دونوں کا کام ہے اور بچے اُن لوگوں کے ہی صحیح پرورش پاتے ہیں جن کی پرورش میں ماں اور باپ دونوں کا حصہ ہو، دونوں اہم کردار ادا کر رہے ہوں۔ یہاں ان ملکوں میں دیکھ لیں، طلاقوں کی وجہ سے سنگل پیرنٹس (Single Parents) بچے کافی تعداد میں ہوتے ہیں اور وہ برباد ہو رہے ہوتے ہیں۔ جن سکولوں میں یہ پڑھ رہے ہوتے ہیں اُن سکولوں کی انتظامیہ بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ اُن سکولوں کے اردگرد کے ماحول میں پولیس بھی تنگ آئی ہوتی ہے۔ جرائم پیشہ لوگوں میں اس قسم کے بچے ہی شامل ہوتے ہیں جو شروع سے ہی خراب ہو رہے ہوتے ہیں، جن کو ماں باپ کی صحیح توجہ نہیں مل رہی ہوتی۔ یہاں مَیں یہ قابلِ فکر بات بھی اس ضمن میں کہنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں بھی طلاقوں کا رجحان بہت زیادہ بڑھ رہا ہے۔ اس لئے بچے بھی برباد ہو رہے ہیں۔ بعض دفعہ شروع میں طلاقیں ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ بچوں کی پیدائش کے کئی سال بعد، تو ماں اور باپ دونوں کو اپنی اَناؤں اور ترجیحات کے بجائے بچوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ تین (احکامات) بیان ہوئے ہیں، باقی انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بیان کروں گا۔

☆☆☆

Cheap airtickets worldwide!

Shaheen

Authorised Travel Agency

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اِعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذرِیعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لئے FERRY کی بُکنگ کروائیں مذید معلومات کے لئیے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شُکریہ

Arshad Ahmad Shahbaz

-Chief Executive-

Fon: 06151 - 36 88 525

Fax: 06151 - 36 88 526

info@shaheenreisen.de/www.shaheenreisen.de/Adresse: Martinstr. 87, 64285 Darmstadt

-Bankverbindung-Shaheen Reisen -Konto 584 625 606 -BLZ 500 100 60 - Postbank Frankfurt-Germany-

RASHID & RASHID

Solicitors , Advocates

Immigration Specialists

Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan

Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE

21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN

(1 minute from Tooting Broadway tube station)

Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: خطاب حضور انور صفحہ 2

پروگرام نہیں چھوڑا۔ حتیٰ کہ ایسے پروگرام بھی دیکھتا ہوں جو دوبارہ نشر ہوتے ہیں مجھے اس میں بہت مزا آتا ہے اور جماعت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننا چاہتا ہوں۔ میں انٹرنیٹ سے بھی حتی الوسع استفادہ کر رہا ہوں۔ خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سورۃ فاتحہ کی تفسیر سے میں بہت متمتع ہوا ہوں۔ میں نے کل ہی نیٹ کے ذریعے بیعت کا خط ارسال کیا ہے۔ میں نے یہ بھی سیکھا ہے کہ صرف بیعت کافی نہیں بلکہ آپس میں رابطہ رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ ہماری جماعت کا ذکر سوڈان میں کہیں نہیں ہے، لیکن میں نے اتفاق سے ٹی وی کھولا تو آپ کا چینل ملا جو سب سے زیادہ سچا ہے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ سوڈانی چینل بہت صاف ستھرا ہے اور اس میں عورتیں بن سنور کر نہیں آتیں لیکن سچ یہ ہے کہ حقیقت اور معرفت پیش کرنے میں ایم ٹی اے سب سے بڑھ کر ہے۔ اس میں دنیاوی اغراض پر مبنی کوئی پروگرام نہیں، نہ ہی کوئی اشتہارات ہیں۔ باقی چینلز میں اگرچہ بسااوقات دینی پروگرام اور تلاوت قرآن وغیرہ آتی ہے لیکن یہ سب تجارتی اغراض پر مبنی ہیں۔

اٹلی سے ایک صاحب محمد الخضیر صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے دس سال کی عمر میں ہی کام کرنا شروع کر دیا تھا۔ میں بچپن سے ہی بچوں سے لڑنے کو ناپسند کرتا تھا اور دینی رغبت تھی۔ گیارہ سال کی عمر میں روزے رکھنے شروع کئے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں شادی ہوگئی۔ جب میں نے دیکھا کہ مذہب کے نام پر جرائم اور چوریاں وغیرہ ہوتی ہیں اور علماء کہتے کچھ اور کرتے کچھ ہیں تو میرا اعتماد اُن سے اُٹھ گیا۔ اور اپنے نفس سے ایک لڑائی شروع ہوئی کہ کیا اس معاشرے میں رہنے کے لئے چوری کروں یا سچ بولوں اور تقویٰ اختیار کروں۔ اٹلی آ کر اس قسم کی حرکات کچھ کم نظر آئیں۔ اٹلی میں میرے پاس کام نہیں تھا۔ والد صاحب کی بیماری کی اطلاع ملی اور بعض مسلمان دوستوں نے کچھ رقم اکٹھی کر دی اور میں والد صاحب کا حال پوچھنے وطن مراکش پہنچا اور دو دن کے بعد والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ اس پر میں نے یہی کہا کہ خدا تعالیٰ نے اپنی امانت واپس لے لی ہمیں رونے دھونے کی ضرورت نہیں۔ دعا کی کہ مجھے بہتر کفیل عطا فرمائے۔ اس پر خدا تعالیٰ نے میرا تعارف جماعت سے کرا کر میری دعا قبول فرما لی اور اس طرح مجھے تسلی ہوئی۔ بیعت کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ پاک پانی سے غسل کر رہا ہوں اور جب کلمہ پڑھتا ہوں تو اپنے کپڑوں میں سے سبز رنگ کے کپڑوں کا انتخاب کرتا ہوں کہ یہ اچھے ہیں، نہ کہ پہلے والے جو بظاہر سفید تھے لیکن بہت میلے تھے۔ ہانی صاحب کو بھی خواب میں دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے انتظار کیا اور جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ آپ فجر کی نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ کہنے لگے اُٹھ کر نماز پڑھا کریں خواہ اُسی جگہ نیند میں گر جائیں۔

ان کے بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ ایران سے ایک خط ہے، لکھتے ہیں کہ میری پیدائش اور پرورش شیعہ خاندان میں ہوئی جہاں شروع سے ہی دینی رجحان تھا۔ شاہِ ایران کے زمانہ میں ایک معروف عالم سے متاثر اور دعا کرتا کہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو احیائے دین کے لئے مبعوث کر دے۔ دوسری طرف مختلف ٹی وی پروگرام اور کتب کا مطالعہ کیا لیکن جس طرح سے اسلام کو پیش کیا جا رہا تھا، اُس سے تسلی نہیں ہوتی تھی اور خیال کرتا تھا کہ جس طریق سے اسلام پیش کیا جا رہا ہے، ضرور اس میں کوئی کمی اور کمزوری ہے۔ کیونکہ قرآن تو یہ فرماتا ہے، کثرت سے لوگ دین میں داخل ہوں گے لیکن آجکل لوگوں کی اکثریت تو اسلام کی حقیقت سے خالی ہے۔ اسی پر مجھے یقین ہو گیا کہ رائج الوقت مفاہیم کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی دوران تمنا ہوئی کہ کوئی چینل ہو جو اسلام کے حسن و جمال کو دوبارہ لوگوں کے ذہنوں میں اجاگر کرے اور دین کی تعلیمات کی دوبارہ ترویج کرے۔ ایک روز میرے دوست نے اپنے گھر بلایا اور ایم ٹی اے سے متعارف کروایا۔ اُسکے بعد میں نے اس پر الحوار المباشر اور بعض دیگر پروگرام دیکھے جن میں آپ کی تفسیر القرآن اور مختلف مسائل پر گہری، علمی اور حکیمانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ پہلی بار کسی چینل پر اسلام کے بارے میں علمی طریق سے گفتگو اور رابطہ کرنے والوں کے سوالوں کے قوی دلائل پر مبنی جوابات سنے۔ گو اس وقت میں احمدی نہیں تھا لیکن آپ کا مبلغ بن چکا تھا اور دوسروں کو ایم ٹی اے دیکھنے کی ترغیب دیتا تھا۔ بعض نے خوشی اور رغبت سے اُسے دیکھنا شروع کیا اور بعض نے مخالفت کی اور مولویوں کے پیچھے چلتے رہے۔ مختلف ویب سائٹس پر جماعت کے خلاف الزامات بھی پڑھے لیکن دل نے ان کو صحیح ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ جماعت ہی تو اسلام کا دفاع کرتی اور اُسے خرافات سے پاک کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جو لوگ جماعت کی تکفیر کرتے ہیں، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور قرآنِ کریم پر عمل پیرا نہیں بلکہ اُن کا عمل حکمت اور موعظہ حسنہ کے برخلاف تھا۔ چنانچہ اگر وہ جماعت کے عقائد کو پڑھتے اور گفت وشنید کا طریق اختیار کرتے تو تکفیر بازی کی نوبت نہ آتی۔ ان کا جماعت کے ساتھ طرزِ عمل خود ان کی شکست اور فکری ناکامی کا آئینہ دار تھا۔ نیز عجیب یہ بات تھی کہ یہ علماء شیعوں کو مناظرے کی دعوت دیتے ہیں لیکن جماعت احمدیہ کے مقابل پر صرف تکفیر بازی اور گالی گلوچ پر اکتفا کرتے ہیں کیونکہ وہ جماعت احمدیہ کے قوی دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب میں نے یہ سنا کہ احمدی لوگوں کو قید اور قتل کیا جاتا ہے تو مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت کے مخالفین کے پاس سوائے اسلام کو بدنام کرنے والے کاموں کے اور کچھ نہیں۔ جب بھی مَیں ایم ٹی اے دیکھتا، میرا ایمان مضبوط تر ہو جاتا۔ قرآنِ کریم میں کسی قسم کے نسخ نہ ہونے کے بارے میں آپ کا عقیدہ معلوم کر کے آپ کی اسلام کے ساتھ محبت کا یقین ہو گیا۔ جب یہ سنا کہ مسیح موعودؑ نے دوسری مذاہب پر اسلام کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے اور اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جواب میں کتاب "براہین احمدیہ" لکھی ہے تو مجھے اس کی تبلیغ کے بارے میں آپ کی لگن کا یقین ہو گیا۔ حضرت مسیح موعودؑ اور پھر خلفاء کی کتب پڑھ کر یقین ہو گیا کہ یہ لوگ معمولی آدمی نہیں بلکہ یہ اسلام کے سرگروہ ہیں اور ان کے افکار کی دنیا کو سخت ضرورت ہے۔ آپ پر ایمان لانے کے علاوہ کوئی چارہ نہ چھوڑا۔ اب جماعت کی حقیقت پر آگاہ ہونے کے بعد اس کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور پھر انہوں نے لکھا کہ رہنمائی چاہتا ہوں۔

اسی طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔ اس وقت ان کا بیان کرنا تو ممکن نہیں ہے۔ اب میں تحریک وقفِ نو کی طرف آتا ہوں۔

تحریک وقفِ نو

اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نو کی تعداد میں اس سال تین ہزار چار سو چھیانوے (3496) کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد سینتالیس ہزار آٹھ سو بانوے (47892) ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد انتیس ہزار آٹھ سو چونسٹھ (29864) اور لڑکیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے۔ اور ایک اعشاریہ پونے دو کا فرق ہے۔ پاکستان کے واقفینِ نو اللہ کے فضل سے سب سے زیادہ ہیں۔ اس وقت واقفینِ نو میں سے ترانوے (93) مربیان تیار ہو چکے ہیں۔ ستر (70) معلمین تیار ہو چکے ہیں۔ انتیس (29) ٹیچر تیار ہو چکے ہیں۔ ایک ڈرافٹسمین ہیں۔ سولہ (16) نرسنگ کے شعبہ میں ہیں۔ چھیاسٹھ (66) دوسرے کارکنان ہیں۔ دو انجینئر ہیں۔ ایک فارماسسٹ ہیں۔ دو ڈاکٹر ہیں۔ کُل دو سو اسّی (280) اس وقت میدانِ عمل میں ہیں۔

جامعہ احمدیہ میں اس وقت تیرہ سو بیالیس (1342) واقفینِ نو ہیں۔ ایک سو ایک (101) معلمین ہیں۔ دو پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ ایک سو چھبیس (126) ایم بی بی ایس کر رہے ہیں۔ تیس (30) ڈینٹسٹ سرجری کر رہے ہیں۔ سڑسٹھ (67) فارماسسٹ ہیں۔ تین ویٹرنری (veterinary) ڈاکٹر ہیں۔ چوبیس ہومیو ڈاکٹر ہیں۔ پانچ فزیوتھراپسٹ ہیں۔ ستّر (70) پیرامیڈکس ہیں۔ دو سو تینتیس (233) نے انجینئرنگ کی ڈگری لے لی ہے۔ ستاسی (87) نے ڈپلومہ لیا ہے۔ ایم اے، ایم ایس سی تین سو اٹھانوے (398) نے کیا ہے۔ یہ بیج (badge) بھی اب انشاء اللہ تعالیٰ عملی میدان میں آنے والا ہے۔ بی ایس سی آنرز دو سو ستائیس (227)، بی ایڈ ستر (70)، بی کام دو سو ستاون (257)، قانون ایل ایل بی بیس (20)، بی ایس سی سمپل ایک سو ترپن (153)۔ اور اس طرح مختلف پڑھنے والے چار ہزار ایک سو دس (4110) اس وقت ہیں۔

عقیل احمد صاحب Bo ریجن سیرالیون سے لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک لوکل مشنری الحاجی سیدو کی شادی کو تین سال کا عرصہ گزر چکا تھا کوئی اولاد نہیں تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ نے بچے کو وقفِ نو میں شامل کرنے کے متعلق خط لکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابھی بچے کی امید نہیں ہوئی۔ خیر انہوں نے مجھے خط لکھا اور پھر وقفِ نو میں شامل کرنے کا عہد بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بیٹا عطا فرمایا اور اُس کا نام مجھ سے انہوں نے لکھوایا تو میں نے مسرور اُس کا نام رکھ دیا۔ اُن کو جب بتایا کہ تمہارے بیٹے کا نام مسرور رکھا گیا ہے تو انہوں نے کہا میری ایک خواب پوری ہوگئی ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بیٹا عطا فرمایا ہے اور میری والدہ مجھے کہتی ہیں کہ اس بچے کا نام خلیفہ رکھو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خلیفہ وقت کی دعا قبول فرمائی اور میرے خواب کے مطابق اس بچے کا نام بھی خلیفۃ المسیح کے نام پر ہے۔

غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام

غانا میں انٹرنیشنل جامعہ کا قیام بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے عمل میں آ گیا ہے۔ بڑی خوبصورت بلڈنگ بنی ہے اور مزید تعمیر ہو رہی ہے۔ تمام افریقن ممالک کے بچے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں جا کے شاہد کی ڈگری حاصل کریں گے۔ پہلے وہاں تین سالہ کورس تھا۔ اب باقاعدہ شاہد کی ڈگری وہاں سے ملا کرے گی۔

پریس اینڈ پبلیکیشنز

اللہ کے فضل سے شعبہ پریس اینڈ پبلیکیشنز کے تحت بھی کافی کام ہوا ہے اور ریڈیو اور انٹرویوز اور اخبارات کے نام خبریں اور کٹنگز وغیرہ بھجوائی گئیں۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر کے تحت بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

(باقی آئندہ)

جھکنے والے ہی سرفراز ہوئے

جھکنے والے ہی سرفراز ہوئے
شہرتوں سے جو بے نیاز ہوئے

جُھک گئی جب کہیں جبینِ نیاز
جتنے ذرّے تھے سب حجاز ہوئے

اشک پلکوں پہ جھلملانے لگے
اور سینوں میں دل گداز ہوئے

آگئے ہیں وصالِ یار کے دن
جو مری زندگی کا ناز ہوئے

پھر وہی تخلیوں میں راز و نیاز
پھر وہی سلسلے دراز ہوئے

جستجوئے وصالِ یار کی شب
اہلِ دل تھے ، جو اہلِ راز ہوئے

ہجر کی رات جاگنے والے
اس کی نظروں میں پاکباز ہوئے

بندگی ہے یا عشق کا اعجاز
جو بھی آنسو گرے نماز ہوئے

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ موروگورو، تنزانیہ)

بقیہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ از صفحہ 4

تحقیقات کر لیا کرو کہ دشمن کا ارادہ جارحانہ جنگ کا تھا تب اس کے سامنے مقابلہ کے لئے آؤ۔ اور اگر وہ یہ کہے کہ میرا ارادہ تو جنگ کرنے کا نہیں تھا مَیں تو صرف خوف کی وجہ سے تیاری کر رہا تھا تو تمہیں یہ نہیں کہنا چاہئے کہ نہیں تمہاری جنگی تیاری بتاتی ہے کہ تم ہم پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ ہم کس طرح سمجھیں کہ ہم تم سے مامون اور محفوظ ہیں۔ بلکہ اس کی بات کو قبول کر لو اور یہ سمجھو کہ اگر پہلے اس کا ایسا ارادہ بھی تھا تو ممکن ہے بعد میں اُس میں تبدیلی پیدا ہوگئی ہو۔ کیونکہ تم خود اس بات کے زندہ گواہ ہو کہ دلوں میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ تم بھی پہلے اسلام کے دشمن تھے مگر اب تم اسلام کے سپاہی ہو۔

اِس قسم کے واضح احکام کی موجودگی میں اسلام پر یہ الزام لگانا کہ وہ غیر مسلموں سے روادارانہ سلوک کا حامی نہیں اور یہ کہ وہ تلوار کے زور سے دوسروں کو اپنے مذہب میں داخل کرنا جائز سمجھتا ہے دشمنانِ اسلام کی انتہائی جسارت اور اُن کی ناانصافی کا بدترین مظاہرہ ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 526 تا 540۔ تفسیر سورۃ الفرقان زیر آیت 56)

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 11/اپریل 2013ء بروز جمعرات، ساڑھے دس بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب منصور (Eye specialist۔ سابق امیر ضلع وہاڑی۔ حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم آجکل UK پر visit آئے ہوئے تھے کہ 17اپریل2013ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے 77سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت چوہدری غلام رسول صاحب بسراء (چک 99 شمالی ضلع سرگودہا) صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے نواسے تھے۔ پندرہ سال بوریوالہ شہر میں بطور صدر جماعت اور کچھ عرصہ بطور امیر ضلع وہاڑی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو بوریوالہ شہر میں احمدیہ مسجد کی تعمیر اور احمدیہ قبرستان کے لئے ایک ایکڑ رقبہ منظور کروانے کی توفیق ملی۔ یہاں آپ کا Eye hospital ہے جس سے ہزارہا مریضوں کو سستے علاج کا موقع ملا۔ 50 ہزار سے زائد کامیاب آپریشن کرنے پر international آئی سیمینار میں امریکن بائیو گرافیکل انسٹیٹیوٹ سے 1988 میں گولڈ میڈل بھی حاصل کیا۔ اپنے آبائی گاؤں میں ایک فری ڈسپنسری بھی بنائی ہوئی تھی جہاں سے غرباء کو مفت علاج کی سہولت میسر تھی۔ بہت نیک، غریب پرور، دعا گو اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی:

(1) مکرم پروفیسر چوہدری صادق علی صاحب (آسٹریلیا) 10 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1969ء سے 2002ء تک ٹی آئی کالج ربوہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ نے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کچھ عرصہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے مہتمم بھی رہے۔ 13 سال تک بطور ناظم گوشت جلسہ سالانہ ربوہ خدمت بجالانے کی بھی توفیق پائی۔ 2007ء میں آسٹریلیا چلے گئے جہاں آپ صدر قضاء بورڈ کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت سادہ، اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے، خلافت کے فدائی اور اطاعت گزار، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب مرحوم۔ جھنگ) 19 مارچ 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف لدھیانہ کی پوتی تھیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے سفر لدھیانہ کے موقع پر بیعت کی تھی۔ آپ کے میاں 1995ء میں وفات پا گئے تھے۔ آپ نے عرصہ بیوگی نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور بچوں کی بہت اچھے رنگ میں پرورش اور تربیت کی۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور چندوں میں باقاعدہ، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے عرفان احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آج کل ٹوگو میں صدر جماعت اور مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(3) مکرم محمد نصرت اللہ غوری صاحب (ابن مکرم محمد اسماعیل غوری صاحب۔ حیدرآباد انڈیا) 16 مارچ 2013ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ نے حیدرآباد زون میں نائب زونل امیر اور سیکرٹری جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا خلافت سے محبت اور اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔ عہدیداران اور مرکزی مہمانوں کا احترام کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ بشارت بیگم امینی صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد امینی صاحب۔ بریڈفورڈ) 16 مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والی، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، خدمت خلق میں پیش پیش نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نے اپنی ساری اولاد کی نیک تربیت کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم عبد المجید ناصر صاحب (ابن مکرم مولوی عبداللطیف صاحب۔ کراچی) 14 مارچ 2013ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم و تربیت کے لئے قادیان میں حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا تھا۔ اسی تربیت کی بدولت آپ کی ساری زندگی خلافت سے محبت اور جماعت سے وابستگی میں گزری۔ پاکستان میں جب جلسہ پر پابندی لگی تو آپ نے قادیان جانا شروع کر دیا اور 2011ء تک باقاعدگی سے وہاں جاتے رہے۔ آپ کو کراچی کے حلقہ النور میں ایک لمبا عرصہ بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق ملی۔ اپنے حلقہ میں تعلیم القرآن اور تربیت کے حوالے سے دلچسپ پروگرام بھی کرواتے رہے۔ اولاد کی بھی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم طالب حسین صاحب ہومیو ڈاکٹر (ابن مکرم نور ولی صاحب۔ بشیر آباد ضلع حیدرآباد) 24 مارچ 2013ء کو 56 سال کی عمر میں ایک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اپنے کلینک کے سامنے واقع ہوٹل میں لگی آگ کو دیکھ رہے تھے کہ سڑک پر آنے والی ایک تیز رفتار ویگن نے سڑک کے کنارے کھڑے کئی افراد کو زخمی کر دیا۔ آپ بھی اس گاڑی کی زد میں آکر شدید زخمی ہو گئے۔ آپ کو ہسپتال لے جایا گیا مگر جانبر نہ ہو سکے اور وفات پا گئے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا اور ہر طبقہ فکر میں بہت مقبول تھے۔ غرباء، بیوگان اور یتامیٰ کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت بلند حوصلہ والے اور اطاعت گزار تھے۔ مالی قربانی میں بہت باقاعدگی اور تسلسل تھا۔ خلافت سے پختہ تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے جنازہ میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے اور تدفین تک موجود رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹے اور 2 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(7) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ایڈووکیٹ (کینیڈا)۔ 26 مارچ 2013ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے کینیڈا کی دو جماعتوں لندن (اونٹاریو) اور سڈبری میں صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو مسجد بیت الاسلام کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی معیت نصیب ہوئی۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند، نظام خلافت اور نظام جماعت کے وفادار، تبلیغی مساعی میں پیش پیش، ہمدرد، متوکل علی اللہ، نیک اور متقی انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم نعمت اللہ بھٹی صاحب (ابن مکرم چوہدری فیروز دین صاحب ربوہ) 18 دسمبر 2012ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم حضرت رانا رحیم بخش بھٹی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے تھے۔ آپ نے فضل عمر ہسپتال میں 33 سال میل نرس کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کے ساتھ سرجیکل وارڈ میں بطور وارڈ انچارج کام کیا۔ آپ اپنی ڈیوٹی انتہائی محنت اور ایمانداری سے کیا کرتے تھے۔ مرحوم متوکل علی اللہ، صابر و شاکر، خوش اخلاق، شفیق اور ہر ایک کی خدمت کرنے والے صاحب رؤیا، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب۔ ڈسکہ) 26 فروری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم و صلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، نظام خلافت سے عشق کی حد تک پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی، غریب پرور، صابر و شاکر، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب (مربی سلسلہ) آج کل نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(10) مکرم غلام حسن صاحب (Nidda۔ جرمنی) 29 جنوری 2013ء کو 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے جرمنی میں بیعت کی تھی۔ جماعت سے بہت پیار و وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ نے مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل منتظم عمومی انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرمہ ناصرہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم سلطان احمد صاحب مرحوم۔ محمود آباد سندھ)۔ 15 مارچ 2013ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ تقریباً ایک سال سے فالج اور کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم مولوی یامین خان صاحب (نارووال) 7 فروری 2013ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے 1962ء میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دعا گو اور صاحب کشف و رؤیا بزرگ تھے۔ آپ کو اپنی جماعت میں بحیثیت صدر جماعت، سیکرٹری اصلاح و ارشاد، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے اپنے گھر کے ساتھ ایک مسجد بنوانے کی بھی توفیق پائی۔

(13) مکرم ماسٹر خورشید احمد صاحب (راولپنڈی) 6 جنوری 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنی جماعت حلقہ خیابان سرسید میں لمبا عرصہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ ایوان توحید کے شعبہ وصایا میں اعزازی کارکن کے طور پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ نڈر داعی الی اللہ تھے۔ جماعت کے اطاعت گزار، مالی قربانی میں پیش پیش اور خلافت سے اخلاص و وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔ غرباء کی بلاتفریق خاموشی سے مدد کیا کرتے تھے۔

(14) عزیزہ امۃ المصور بھٹی (بنت مکرم مودود احمد بھٹی صاحب آف فلاڈیلفیا۔ امریکہ) 3/فروری 2013ء کو 20 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ 8 سال کی عمر سے بیمار چلی آ رہی تھیں اور کھانے، پینے اور چلنے پھرنے سے معذور تھیں۔ لمبی تکلیف دہ بیماری کا بڑے صبر و حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ عزیزہ نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی یادگار چھوڑا ہے۔ عزیزہ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (امام مسجد فضل لندن) کی نواسی تھیں۔

(15) عزیزم قریشی احمد ندیم (ربوہ) 23 دسمبر 2012ء کو بعمر 17 سال بوجہ بلڈ کینسر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیز وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھا۔ وقف نو کے مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور ہمیشہ پوزیشن حاصل کیا کرتا تھا۔ بیماری کا علم ہونے کے باوجود بڑی ہمت کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا اور کبھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔ نماز باجماعت کا پابند اور بڑے شوق سے جماعتی ڈیوٹیاں کرنے والا مخلص نوجوان تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

☆☆☆

بقیہ رپورٹ دورہ کینیڈا از صفحہ 14

تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

''مسجد بیت الرحمٰن'' وینکوور کے افتتاح کے بعد وزٹ کرنے والے زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مبلغ وینکوور نے بتایا کہ ایک کینیڈین جوڑا (میاں بیوی) مسجد کے بیرونی گیٹ پر آئے اور کہنے لگے کہ ہم نے گلوبل T.V پر اس مسجد کے افتتاح کی خبر سنی اور دیکھی ہے پھر مسلمانوں کی اس جماعت کے روحانی پیشوا کو بھی ٹی وی پر دیکھا ہے اور اس کی باتیں سنی ہیں تو بہت اچھی لگیں۔ ہم نے پروگرام بنایا کہ آج ہم اس مسجد کو دیکھ کر آئیں اور اسلام کے بارہ میں مزید معلومات لیں۔ چنانچہ ان کو مسجد کا وزٹ کروایا گیا۔ دونوں نے جلسہ سالانہ کے اختتامی اجلاس میں بھی شرکت کی اور حضور انور کا خطاب مکمل طور پر سنا اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔

مسجد کے بیرونی مین گیٹ کے سامنے سے سڑک گزرتی ہے۔ بہت سے لوگ اپنی گاڑیاں روک کر گیٹ پر ڈیوٹی دینے والے خدام سے اس مسجد کے بارہ میں دریافت کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ اتنی خوبصورت مسجد ہم نے پہلی بار دیکھی ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہم میں اور احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ ہم دوبارہ کسی دن آئیں گے اور بات کریں گے۔ ہمیں اس مسجد کا ماحول بہت پیارا لگا ہے۔

''مسجد بیت الرحمٰن'' کے سامنے سے سڑک گزرتی ہے جہاں سے دن رات ہزاروں گاڑیاں گزرتی ہیں۔ پھر مسجد کے دائیں طرف دریائے فریزر پر ایک بہت اونچا پُل بنایا گیا ہے جہاں سے مسجد کا نظارہ بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ خصوصاً رات کے وقت اس کا روشن مینار اور گنبد لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور اس پُل سے گزرنے والے مسافروں کی نظر مسجد پر پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اس مسجد کو دیکھنے کے لئے کثرت سے لوگ آئیں گے اور یہ مسجد اسلام کے تعارف کا ذریعہ بنے گی اور اسلام کی حقیقی تعلیم پہنچانے کے لئے اس کے در کھلے رہیں گے اور ہر آنے والا اس سے فیضیاب ہوگا اور سعید روحیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کی سعادت بھی پائیں گی۔

(باقی آئندہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2013ء

مسجد بیت الرحمٰن وینکوور میں واقفات نو بچیوں اور واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ واقفینِ نَو بچیوں اور بچوں کی حضور انور کے ساتھ نہایت دلچسپ مجلس سوال و جواب۔ مختلف امور سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُرشفقت نصائح اور زرّیں ہدایات۔

❁...... انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

❁...... تقریب آمین۔ ❁...... Whistler کے علاقہ کی سیر۔

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20 مئی بروز سوموار 2013ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

پروگرام کے مطابق گیارہ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے روانہ ہوکر گیارہ بج کر 40 منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی و انفرادی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج صبح کے اس سیشن میں 65 خاندانوں کے 286 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز وینکوور کی جماعتوں کے علاوہ ٹورانٹو، سسکاٹون، آٹوا اور یلونائف کے علاقوں سے بڑے لمبے سفر طے کر کے آئیں تھیں۔

سسکاٹون سے آنے والی پندرہ سو کلومیٹر، یلونائف سے آنے والی دو ہزار چار صد کلومیٹر، ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور آٹوا سے آنے والی فیملیز ساڑھے چار ہزار کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے وینکوور پہنچی تھیں۔ ان سبھی لوگوں نے کسی دنیوی میلہ میں شرکت کے لئے، یا سیر و سیاحت کے لئے یا اپنے عزیز و اقارب سے ملنے کے لئے اتنا طویل سفر طے نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے صرف اور صرف اپنے پیارے آقا کے قرب میں چند لمحات گزارنے کے لئے اور اپنے آقا کے چہرہ مبارک کے دیدار کے لئے یہ طویل ترین، لمبے، اور مشکل سفر طے کئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے بعد یہ سبھی لوگ بہت خوش تھے۔ خوشی کے آنسو ان کی آنکھوں میں تھے، چہروں پر طمانیت تھی اور دل تسکین سے پُر تھے۔

آج کی ملاقات میں دو غیر از جماعت خواتین، جن کا تعلق ایران سے ہے، نے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس کے علاوہ ایک خاتون جس نے ایک روز قبل ہی بیعت کی تھی، نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ اس خاتون کو جماعت کے بارہ میں انٹرنیٹ کے ذریعہ معلومات حاصل ہوئیں اور جس کے شوق میں انہوں نے مزید تحقیق کرنا شروع کی اور بالآخر سکھ مذہب سے قبول اسلام کا شرف حاصل کیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام تین بج کر 40 منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الرحمٰن تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے اور تین بج کر 50 منٹ پر رہائشگاہ پر تشریف آوری ہوئی۔

واقفاتِ نَو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے چھ بجے ''مسجد بیت الرحمٰن'' تشریف لائے اور ''واقفات نو'' بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ خدیجہ بُٹّر نے کی۔ بعد ازاں اس کا اردو ترجمہ منیفہ قریشی اور انگریزی ترجمہ عزیزہ بارعہ احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ کافیہ مانگٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

اس حدیث کا اردو ترجمہ عزیزہ سابحہ صدف نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ فائزہ ماہم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ لبیبہ طاہر اور کاشفہ حفیظ نے درج ذیل عنوان پر اپنی Presentation دی۔ ''ایک واقفہ نو، وقف کی روح کو قائم رکھتے ہوئے کس طرح دوسروں کے لئے نمونہ ثابت ہوسکتی ہے۔''

اپنی Presentation میں ان دونوں بچیوں نے درج ذیل ہدایات پڑھ کر سنائیں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوکے کی واقفات نو بچیوں کو 2011ء کے اجتماع کے موقع پر دی تھیں۔

☆...... واقفات نو بچیاں اپنی زندگیاں اس طرح بسر کریں کہ خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرسکیں۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں۔

☆...... قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنا اور اس کے مطالب کو سمجھنا ضروری ہے۔

☆...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اور خلیفہ وقت کے خطبہ جمعہ کو باقاعدگی سے سننا ضروری ہے۔

☆...... اپنے پردہ اور اخلاق کا بہت خیال رکھیں۔

☆...... حضور انور نے 2012ء میں واقفات نو جرمنی کی ایک کلاس میں فرمایا تھا آپ کو حقیقی تعلیم کا نمونہ بننا ہوگا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ ہم واقفات نو ہیں۔ ہمیں دنیا کی اصلاح کرنی ہے اور دنیا کی اصلاح کرنے کے لئے پہلے بہت بڑی تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی۔ پھر ہی اصلاح کر سکتے ہو۔

☆...... پس یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے بیعت اور محبت کا دعویٰ ہے اس کے ہر حکم کی تعمیل کی جائے اور اس کے ہر اشارے اور حکم پر عمل کرنے کے لئے ہر احمدی کو ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر حکم کو ماننے کے لئے بلکہ ہر اشارے کو سمجھنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

آج ہم سب مل کر اپنے پیارے امام سے یہ کہتے ہیں کہ ہم ہی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے وہ لوگ ہیں جو اپنے وقت کے خلیفہ سے کہتے ہیں کہ پہلا وعدہ ہمارے ماں باپ نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے کیا تھا اور دوسرا وعدہ آج ہم کرتے ہیں کہ آپ جہاں چاہیں ہمیں قربانی کے لئے بھیج دیں اور آپ ہمیں ہمیشہ اپنا عہد نبھانے والوں، صبر کرنے والوں اور اپنے ماں باپ کے وعدے سے پیچھے نہ ہٹنے والوں میں سے پائیں گے۔ انشاء اللہ۔

واقفات نو بچیوں کے ساتھ مجلس سوال جواب

اس Presentation کے بعد پروگرام کے مطابق واقفات نو بچیوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عطا فرمائے۔

❁...... ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر ہماری شادی ایسے لڑکے سے ہوتی ہے جو وقف نہیں ہے تو شادی کے بعد ہم کس طرح اپنا وقف قائم رکھ سکتی ہیں؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب بھی رشتہ ہو تو جس طرح مرد کو حُکم ہے کہ ایسی لڑکی تلاش کرو جو دیندار ہو۔ اِسی طرح لڑکیوں کو بھی دینداری دیکھنی چاہیے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے فرمایا ہے کہ نہ دنیا دیکھو، نہ دولت دیکھو، نہ خاندان دیکھو، نہ خوبصورتی دیکھو۔ بلکہ دینداری دیکھو۔ اور اگر خاوند وقفِ نو ہو اور دیندار بھی ہو تو آپ کو دین کی خدمت کرنے سے نہیں روکے گا۔ جس ماحول میں ہو وہاں خدمت کرسکتی ہو۔ لجنہ کے ذریعے سے خدمت کی جاسکتی ہے۔ پھر تبلیغ کی خدمت ہے۔ اگر تم Linguist ہو تو جماعتی لٹریچر کے ترجمہ کی خدمت کرسکتی ہو۔ اگر ڈاکٹر ہو تو اپنے خاوند کو کہہ سکتی ہو کہ کچھ عرصہ کیلئے وقف کردیں۔ جس طرح بعض لڑکیاں وقف ہیں اُن کے خاوند بھی اُن کے ساتھ چلے گئے اور دونوں کام کر رہے ہیں۔ اگر جماعت 24 گھنٹے کیلئے کہے تو پوری طرح وقف کر کے Main Stream جماعت کے وقف کا سسٹم ہے اُس میں آجاؤ پھر جماعت کوئی نہ کوئی حل نکال لے گی۔ اور اگر یہ نہیں ہے تو جس جگہ تم لوگ بیٹھے ہو، اُسی جگہ بیٹھ کر خدمت کرتے رہو۔ تبلیغ سے تو کسی نے نہیں روکا اور نہ ہی دعائیں کرنے سے۔ ہاتھ سے کام کرنے سے، لٹریچر کا ترجمہ کرنے سے تو کسی نے نہیں روکا ہے۔ اور نہ لجنہ کے کام سے کسی نے روکا ہے۔ عبادت کرنے سے نمازیں پڑھنے سے کسی نے نہیں روکا۔ یہ سب کام تو آپ کرسکتی ہیں۔

❁...... ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور جب آپ چھوٹے تھے تو کس اسکول میں پڑھتے تھے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ سکول اب بند ہو چکا ہے۔ اب تم وہاں نہیں جاسکتی۔ اُس زمانہ میں ربوہ میں ایک نیا 'فضلِ عمرؔ' سکول کھلا تھا۔ ربوہ میں تھوڑے سے گھر ہوتے تھے۔ وہ جماعتی اسکول تھا۔ میں اس میں پڑھتا تھا اور میرے خیال میں مَیں اس اسکول کا پہلا اسٹوڈنٹ تھا۔ پھر بعد میں وہ اسکول بند ہوگیا تھا کیونکہ گورنمنٹ نے Nationalize کرلیا تھا اور وہ دوسرے سکول میں Merge ہوگیا۔

❁...... ایک اور بچی نے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفات کے وقت آخری الفاظ کیا تھے؟

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضور علیہ السلام آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کو ہی یاد کرتے تھے۔ یا اللہ یا اللہ ہی کہتے تھے۔ پہلے طبیعت خراب تھی اور اُس وقت فجر کا وقت تھا لیکن جب ذرا سا ہوش آتا تو فرماتے کہ 'کیا فجر کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟' تو جو ساتھ تھے وہ کہتے تھے جی ہوگیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وضو تو نہیں کر سکتے تھے مگر تیمّم کر کے نماز کے لئے نیت باندھتے تھے اور تھوڑی سی نماز پڑھتے تھے اور غنودگی، بے ہوشی سی ہو جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ہوش آتی تو پھر نماز کا پوچھتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے۔ جس طرح ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اللہ کو یاد کرتے ہوئے گئے تھے اُسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنے اللہ کو یاد کرتے

ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور آپ جو انگوٹھی پہنتے ہیں ”مولا بَس“ جو الہام ہے۔ یہ الہام کس رنگ میں پورا ہوا تھا؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ الہام تو پورا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مولا بَس کر دے۔ اس کا مطلب اسی طرح ہے جیسے ”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“ کا ہے۔ یعنی اللہ کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ ہر کام کی انتہا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر چیز کا آخر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لکھا ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی تشریح بھی فرمائی ہے کہ یہ الہام اُسی رنگ میں پورا ہوتا ہے جس طرح ”اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ“ ہے۔ کسی نے شعر کہا تھا کہ

’مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس‘
’کیا خدا کافی نہیں ہے‘ کی شہادت دیکھ لی۔

میری خلافت کے بعد میرے پاس ہی دو انگوٹھیاں تھیں، ایک جو سبز ہے یہ مولا بس اور جو براؤن ہے یہ الیس اللہ والی ہے۔ پس اس پر انہوں نے یہ شعر بنا دیا کہ ”مجھ کو بَس ہے میرا مولا، میرا مولا مجھ کو بَس ـــــ کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی۔“ جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ ہی مجھ کو کافی ہے۔ اور آگے پھر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا ترجمہ کر دیا کہ ’کیا خدا کافی نہیں ہے کی شہادت دیکھ لی‘ یعنی اللہ تعالیٰ کا اظہار دیکھ لیا ہے بلکہ روز دیکھتے ہیں اور روز پورا ہو رہا ہے۔ ’مولا بس‘ بھی اور ’اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ‘ بھی۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ واقفاتِ نو میڈیکل اور ٹیچنگ کے علاوہ اور کس طرح جماعت کی خدمت کر سکتی ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں نے کب کہا ہے کہ صرف میڈیکل اور ٹیچنگ کرو۔ ابھی جو تم نے میرا Reference بیان کیا ہے۔ جو میں نے یو کے کی لجنہ یا اُس سے پہلے ایک اجتماع میں بتایا تھا کہ تم لوگ Linguist بن سکتی ہو، ٹیچنگ کر سکتی ہو، میڈیسن کر سکتی ہو، ریسرچ میں جا سکتی ہو اور بہت ساری چیزیں ہیں۔ عورتوں کو کن چیزوں میں دلچسپی ہوتی ہے؟ اس پر بچی نے جواب دیا کہ اس کو میڈیکل سائنس میں دلچسپی ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سائنس میں تو بہت سارے شعبے ہیں۔ اگر ریسرچ میں بھی جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ کوئی حرج نہیں ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں آزمائشوں میں ڈالتا ہے تو ہمیں کیسے پتہ چلتا ہے کہ ہم اُس آزمائش میں کامیاب ہوئے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کے جواب میں فرمایا: اگر تم اس آزمائش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ دیتی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ کامیاب نہیں ہوئی۔ ہر آزمائش کے بعد جیسا کہ قرآن کریم اور حدیث میں ہے کہ تمھارا ایمان بڑھنا چاہیے۔ ورنہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم مشکلات میں پڑ گئے ہیں لیکن جو ایمان والے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان مشکلات سے ہمارا ایمان مزید بڑھ گیا ہے۔ اگر ایمان بڑھتا ہے تو سمجھ لو کہ آزمائش ہے اور تم اُس سے گزر رہی ہو اور کامیاب ہو رہی ہو۔ اور پھر یہ نہیں ہوتا کہ اللہ مستقل آزمائش میں رکھے۔ بلکہ Ultimately پھر اللہ تعالیٰ فضل بھی فرماتا ہے۔ اُس آزمائش میں اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتی ہو وہ رو کر نکل رہی ہوتی ہے اور لگاتار کرتی چلی جاتی ہو۔ تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اللہ سے تعلق بڑھ رہا ہے۔ اللہ کے پیار کا اظہار کئی رنگ میں ہو جاتا ہے۔ ضروری تو نہیں ہے اُسی آزمائش کو ختم کر کے ہو۔ بعض دفعہ تسلی دے کر بھی اللہ تعالیٰ اُس آزمائش کو روکتا ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ حضور انور کا کینیڈا کا Tour کیسا جا رہا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم بدھ کو آئے تھے اور آج سوموار ہے۔ یعنی 5 دن ہو گئے ہیں۔ اور تم لوگوں نے مجھے پانچ دن تو سانس نہیں لینے دیا۔ کیلگری جا کر دیکھیں گے کہ کیسا جا رہا ہے۔

❁......ایک واقفہ نے سوال کیا کہ میڈیکل میں جن جانوروں کو صرف ریسرچ کیلئے پالا جاتا ہے اور پھر اُن کو مختلف تکالیف اور بیماریوں میں مبتلا کر کے میڈیسن کے لئے ریسرچ کرتے ہیں اور پھر اُن کو مار دیتے ہیں۔ تو یہ کس حد تک جائز ہے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمہارے خیال میں خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے پیاری کون سی مخلوق ہے؟ انسان ہی ہے نا؟ اور اگر تمہارے پاس دو چوائسز (choices) ہوں اور ان دو چوائسز میں فائدہ نہ ہو بلکہ نقصان ہو رہا ہو۔ ایک میں کم نقصان ہو اور ایک میں زیادہ نقصان ہو تو تم کس چوائس کو لوگی؟ تم کم نقصان والے کو لوگی اور زیادہ نقصان والے کو چھوڑ دو گی چاہے اُسے ختم کرنا پڑے۔ تو اِسی لئے جو انسان کو اشرف المخلوقات کہتے ہیں یعنی Best of the Creations۔ اسلئے اُس کی خاطر چھوٹی چیزیں قربان کر دیتے ہیں۔ جو تم روزانہ گوشت کھاتی ہو، مرغیاں بھی اور بکریاں بھی اور Lambs بھی، اور جو بیف وغیرہ کھاتی ہو۔ Cattle Heads ہزاروں بلکہ ملینز کی تعداد میں قتل ہو رہے ہیں تو پھر اُن کو بھی کھانا چھوڑ دو۔ لہٰذا ریسرچ کیلئے اور For the benefits of the Human beings اگر تم جانور قربان کرنا چاہو تو کر سکتی ہو۔

❁......ایک واقفہ نے یہ سوال کیا کہ اولاد کی تربیت میں کس چیز پر سب سے زیادہ زور دینا چاہیے یعنی سب سے زیادہ ضروری کیا چیز ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دعا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ لوگ بچوں کو روکتے رہتے ہیں اور ٹوکتے رہتے ہیں کہ یہ کرو وہ کرو، اِدھر جاؤ، اُدھر جاؤ، یا چپیڑ لگا دی۔ ہمارے معاشرہ میں اِسی طرح ہے۔ جب دَس گیارہ سال تک بچہ صحیح طرح بولنے نہیں لگ جاتا اُس وقت تک چپیڑیں مارتے رہتے ہیں۔ پھر جب وہ Teen Age میں ماں کو کہتا ہے کہ میں پولیس میں رپورٹ کروں گا تب ماں باپ رُکتے ہیں۔ تو اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ زیادہ روک ٹوک نہ کیا کرو۔ زیادہ سمجھاؤ اور دعا کرو۔ کل میں نے ایک حوالہ رکھا ہوا تھا بلکہ میں نے اُس کو پڑھنا تھا لیکن لمبا ہو رہا تھا اسلئے چھوڑ دیا۔ اُس میں بھی یہی تھا کہ اولاد کی تربیت کرنی ہے تو پہلی چیز یہ ہے کہ بجائے مارنے دھاڑنے کے دعا کرو۔ دوسرے نمبر پر پھر اپنا نمونہ قائم کرو۔ اگر ماں اور باپ گھر میں تو نمازیں نہیں پڑھ رہے اور بچوں کو کہتے ہیں کہ نمازیں پڑھو، قرآن پڑھو اور خود کبھی صبح اُٹھ کر تلاوت نہیں کی۔ خود دین کی کتابیں نہیں پڑھتے رات کو بیٹھ کر ٹی وی پروگرامز دیکھتے ہیں۔ پتہ نہیں یہاں ہے کہ نہیں مگر یورپ میں تو ٹی وی پروگرامز سے پہلے وارننگ آتی ہے کہ یہ پروگرام بچوں کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں اور یہ پروگرامز بچوں کو نہیں دکھانے۔ اُن میں بُرائی ہوتی ہے تو وہ وارننگ دیتے ہیں۔ ایک احمدی کو تو ویسے ہی ان پروگرامز کو نہیں دیکھنا چاہیے لیکن بچہ اگر رات کو اُٹھ کر ماں باپ کو وہ پروگرامز دیکھتے ہوئے دیکھ لے جس سے اُس کو منع کرتے ہیں تو اُس پر کیا اثر ہوگا۔ یعنی پہلے خود نمونہ قائم کرو۔ اور تیسری چیز یہ ہے کہ گھر میں ماں باپ کو کبھی نظامِ جماعت کے خلاف باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ بچے وہ باتیں سُن لیتے ہیں اور پھر نظام کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اگر چھوٹی موٹی شکایتیں ہیں تو صدر لجنہ کو بتا دو اور اگر بہت زیادہ شکایتیں ہیں تو مجھے بتا دو۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ افغانستان میں امن قائم کرنے کے متعلق کیا کرنا چاہیے؟ کیا Strategy اپنانی چاہیے؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

Strategy تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سو سال پہلے بتا دی تھی جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تھا کہ سرزمینِ کابل اللہ تعالیٰ کی نظر سے گر گئی ہے۔ یہ سب کچھ اُسی واقعہ کے نتائج ہیں جواب تک چلتے چلے جا رہے ہیں۔ باقی طالبان آتے ہیں یا نہیں آتے یہ بعد کی بات ہے۔ ابھی جو گورنمنٹ ہے اور بڑی لبرل گورنمنٹ کہلاتی ہے اس کے متعلق پچھلے دو تین دنوں کی اگر خبریں سنو تو پتہ چلے کہ انہوں نے عورتوں کے حقوق کے متعلق کوئی لاء (Law) پاس کرنا تھا۔ اس میں بحث ہوئی اور وہ Reject ہو گیا۔ تو پھر ان میں اور طالبان میں فرق کیا ہوا؟ جہاں اسلام کے مطابق بھی عورت کو آزادی نہیں دینی، وہاں آزادی تو نہ ہوئی۔ وہاں ابھی بھی مُلّاں کا زور ہے۔ افغانستان کا ایک حصہ ابھی بھی طالبان کے پاس ہے اور وہاں اُن کا زور ہے۔ Russia ذرا کھل کر آیا تھا اور کھل کر جنگ ہوئی اور وہ مار کھا کر واپس چلا گیا۔ ان اکٹھی طاقتوں نے مل کر آہستہ آہستہ آنے کی کوشش کی، ان (افغانستان) کی گورنمنٹ کو ملانے کی کوشش کی اسلئے اتنی زیادہ مار نہیں کھا رہے۔ لیکن بلینز ڈالرز لٹا کر اور آگ لگا کر واپس آجائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مثال ہے کہ کوئی آدمی ہوٹل گیا۔ اُس کی جیب میں بارہ آنے تھے۔ (پاکستان میں اُس وقت ایک آنہ میں چار پیسے ہوا کرتے تھے۔) تو وہ آدمی ہوٹل میں گیا اور وہاں جا کر کھانے کا آرڈر دینے لگا۔ جیسے ہمارے ہوٹل ہوتے ہیں اُسی طرح بیرا نے آ کر پوچھا کہ کیا کھاؤ گے؟ بھنڈی، گوشت، دال فلاں فلاں؟ اسی دوران وہ پانی پینے لگا اور اُس سے شیشے کا گلاس گِر کر ٹوٹ گیا تو وہ پریشان ہو گیا اور بیرا نے کہا کہ گلاس کے پیسے تو دینے پڑیں گے۔ اُس آدمی نے پوچھا کہ گلاس کی کتنی قیمت ہے تو بیرا نے کہا کہ بارہ آنے۔ تو وہ آدمی بیچارہ بھوکا ہی اُٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ وہاں اڈوں وغیرہ پر جو ہوٹل ہوتے ہیں تو ان میں ہوٹل کا مالک مین دروازہ پر ہی بیٹھا ہوتا ہے اور خود ہی روٹی سالن وغیرہ ڈال کر دیتا ہے اور بل کے پیسے بھی وہی لیتا ہے۔ بیرا دور سے آواز دے دیتا ہے کہ جس نے کھانا کھایا ہے اس آدمی سے اتنے پیسے لے لو۔ جب وہ آدمی پیسے دینے پہنچا تو بیرا نے آواز دی کہ اس نے کھایا پیا کچھ نہیں لیکن بارہ آنے کا گلاس توڑا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو ایسے ہی یہ یورپین ہوں یا امریکن ہوں ان کو افغانستان سے ملنا کچھ نہیں۔ یہ اپنی جانیں ضائع کر کے ہزاروں آدمیوں کو مروا کر ٹریلینز ڈالرز خرچ کر کے واپس آجائیں گے اور افغانستان ویسے ہی طالبان کے پاس رہے گا۔ کیونکہ اُن پر لعنت پڑی ہوئی ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ ڈاکٹرز ہمیں کہتے ہیں کہ ہمارے جسم کیلئے ورزش بہت ضروری ہے اور ہم لوگ کہتے ہیں کہ نماز بھی ایک Exercise ہے۔ اس کو ہم سائنسی طور پر کس طرح ثابت کر سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ورزش نہ کرنے کا بہانہ ہے کہ ہم نے نماز پڑھ لی تو ہماری ورزش ہو گئی۔ مَیں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور ورزش بھی کرتا ہوں۔ نماز تو ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو مختلف وقتوں میں مل جاتی ہے لیکن یہ کہنا کہ ہم نے یہ ورزش کر لی اور دوسری نہیں کرنی، ٹھیک نہیں ہے۔ اگر تم اسی طرح کرتی رہی تو شادی کے بعد تم Over Weight ہو جاؤ گی۔ ورزش ضروری ہے اور نماز ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جو انسان کو چست رکھتی ہے۔ عورتوں کا Structure ہی ایسا ہوتا ہے اور قدرتی طور پر ان کا وزن بڑھتا ہے اسلئے عورتوں کو زیادہ ورزش کرنی چاہیے۔ اتنی کہ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھ سکیں۔ ویسے یو کے میں ہمارا ایک نوجوان اس بات پر ریسرچ کر رہا ہے کہ نماز کے مختلف حصے انسان کو چست رکھتے ہیں۔ لیکن عورتوں میں عادت ہو جاتی ہے کہ جب وزن بڑھ جاتا ہے تو کچھ عرصہ بعد بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں۔ یہاں بھی مَیں نے دیکھا ہے کہ شادی ہو جائے اور ذرا سی چوٹ لگ جائے یا اُمید سے ہو جائیں تو فوراً بیٹھ کر نمازیں پڑھنے لگ جاتی ہیں حالانکہ ضرورت کوئی نہیں ہوتی۔ اولمپک میں ایک چائینز لڑکی گئی تھی اور وہ Pregnancy کے باوجود گولڈ میڈل جیت کر آ گئی تھی۔ ہمارے یہاں ہوتا ہے کہ نماز ہی بیٹھ کر پڑھنے لگ جاؤ۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ میاں اور بیوی جب اکیلے ہوں تو کیا ایک صف میں با جماعت نماز پڑھ سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ عورت اور مرد ایک صف میں کھڑے نہ ہوں چاہے وہ میاں بیوی ہوں۔ بلکہ آگے پیچھے ہوں۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو پڑھ بھی لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بعض اوقات جب سر درد کی تکلیف ہوتی تھی اور چکر آ رہے ہوتے تھے اور باہر با جماعت نماز پڑھنے نہیں جا سکتے تھے تو گھر میں نماز ادا کرتے اور ساتھ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو کھڑا کر لیا کرتے تھے۔ حضور علیہ السلام نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ ------ کیونکہ مَیں باہر نہیں جا سکتا۔ اور ان کو اسلئے کھڑا کر لیا کرتا ہوں تاکہ میں گر نہ جاؤں اور سہارا لے سکوں ------ کیونکہ اسلام اتنا سخت نہیں ہے کہ اس میں Flexibility ہی نہ ہو۔ عمومی اُصول یہ ہے کہ بے شک میاں بیوی ہی ہیں تو صفیں بنائیں۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے لیکن پھر بھی کچھ فیملیاں گھر میں کیک کاٹ کر تھوڑا سا کچھ کر لیتی ہیں۔

حضور انورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مجھ سے لندن میں بھی کسی واقفہ نے یہ سوال کیا تھا کہ ہمیں سالگرہ منانے سے منع کیا گیا ہے تو مَیں نے کہا کہ بالکل نہیں منع کیا گیا۔ مگر ہمارا سالگرہ منانے کا طریقہ اور ہے۔ ہماری سالگرہ یہ ہے کہ صبح اُٹھو، دو نفل ادا کرو، خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو کہ تمہارے پچھلے تمام سال اچھے گزر گئے اور آئندہ جو زندگی ہے وہ بھی اچھی گزرے اور کچھ صدقہ کرو۔ کسی غریب کو Charity میں دو تاکہ جو اتنے سارے لوگ بھوکے مر رہے ہیں اُن کو آپ کے کیک کے بدلے دو وقت کی روٹی مل جائے۔ یہ اصل سالگرہ ہے۔ احمدیوں کو اسی طرح منانی چاہیے۔ دعا پر بنیاد رکھنی چاہیے۔ اس لئے نفل پڑھو اور دعا کرو اور واقفۂ نو تو خاص طور پر اس طرح دعا کرے کہ پچھلی زندگی اچھی گزر گئی اللہ تعالیٰ آئندہ زندگی اچھی گزارے اور اپنے وقف کے عہد پر قائم رہنے کی توفیق

دے۔اور ہر پریشانی اور مشکل سے بچائے اور صحت دے تاکہ میں کام کرسکوں۔

۞......**ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ عیسائیت میں مورمنز (Mormens) ایک فرقہ ہے جن کی احمدیت سے بھی کچھ مشابہت ہے۔اُن کی بھی مخالفت ہوئی تھی۔تو ہمارا ان کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مورمنز کے دو تین بڑے بڑے پادری اور لیڈرز مجھے لاس اینجلز میں ملنے آئے تھے۔ یہ لوگ یہاں امریکہ میں زیادہ ہیں۔جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے اور بائبل کی پیشگوئیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پوری ہو گئیں تو اس کے بعد عیسائیت میں جو بھی انہوں نے حوالے نکالے ہوئے ہیں وہ خود ان کی اپنی بنائی ہوئی باتیں اور چیزیں ہیں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس مسیح موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ ہم ان سے لڑائی نہیں کرتے مگر بحث ضرور کرتے ہیں کہ بائبل کی جن پیشگوئیوں کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے اور اُس کے بعد جس مسیحِ موعود نے آنا تھا وہ بھی آ گیا۔ یہ فرقہ نسبتاً شریف ہے اور ہم سے اچھے تعلقات بھی رکھتے ہیں۔ ویسے تو سارے ہی عیسائی فرقے اچھے تعلقات رکھتے ہیں۔اصل میں ان میں اب کوئی وزن نہیں رہا۔نوّے فیصد عیسائی برائے نام ہی ہیں۔ وہ چرچ جاتے ہیں اور شادی وغیرہ کرا لیتے ہیں اور اس کے علاوہ ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۞......**ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا آپ ہمارے پاس آ کر خوش ہیں؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ابھی تک تو خوش ہی ہوں۔

۞......**ایک بچی نے سوال کیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو پاکستان کا جو صدر تھا وہ باہر نکالنا چاہتا تھا تو حضور انگلینڈ ہی کیوں گئے۔کینیڈا، امریکہ وغیرہ کیوں نہیں گئے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ باہر نہیں نکالنا چاہتے تھے بلکہ وہ تو روکنا چاہتے تھے۔ احمدیوں کے خلاف جو لاء (Law) تھا اُس میں اُس نے کچھ ترامیم کیں تھیں یعنی احمدی کلمہ نہیں پڑھ سکتے، نمازیں نہیں پڑھ سکتے، مسلمانوں کی طرح کوئی حرکت نہیں کر سکتے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب خلیفۃ المسیح نمازیں پڑھائیں اور جمعہ پڑھائیں تو پولیس اُن کو گرفتار کر کے لے جائے۔ اُس وقت پھر احبابِ جماعت کے مشورے سے اور کئی لوگوں نے خوابیں بھی دیکھیں کہ حضور ملک چھوڑ دیں۔اور جب ائیر پورٹ پر پہنچے تو وہاں بھی صدر کے آرڈر تھے کہ ان کو روکو اور ان کو جانے نہیں دینا لیکن جو آرڈر آفیسر کو ملے تھے اُس میں نام غلط لکھا ہوا تھا۔ بجائے مرزا طاہر احمد کے مرزا ناصر احمد لکھا ہوا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی۔اور جو حضور کے پاسپورٹ پر ویزا لگا ہوا تھا وہ یوکے کا تھا اس لئے یہیں آنا تھا۔ پھر دوسرا یہ کہ یہاں عارضی طور پر آئے تھے مستقل نہیں رہنا تھا لیکن پھر یوکے میں ہی رہ گئے۔ کیونکہ یہ ایک طرح سے پوری دنیا کا ایک Hub اور مرکز ہے۔ وہاں سے تمام دنیا میں تقریباً برابر فاصلہ سے جاسکتے ہیں اس لئے یوکے آ کر رہ گئے اور وہیں کے ہو گئے اور اسی لئے میں بھی وہیں بیٹھا ہوا ہوں۔ تمہارے کینیڈا والے زور لگاتے رہتے ہیں کہ کینیڈا آجائیں چھ مہینے یہاں آ کر رہیں۔لیکن یہاں آ کر وقت کا ہی پتہ نہیں چلتا۔مَیں نے پاکستان بات کرنی ہوتی ہے تو بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ وہاں سے ہر جگہ کا تقریباً ٹائم کا فرق پانچ سے چھ گھنٹے ہے اُس سے آدمی اپنے آپ کو ایڈجسٹ کر لیتا ہے۔

اس کے بعد ایک بچی نے پنجابی نظم پڑھی۔

اسیں اَں قلندری دیوانے مہدی پاک دے
اللہ دے پیارے نبی محمدؐ دی خاک دے

اس کے بعد حضور نے پوچھا کہ جس نے یہ نظم پڑھی ہے اُسے پنجابی سمجھ بھی آتی ہے؟ پھر فرمایا کہ پہلے جو سوال کیا تھا کہ خوش ہیں کہ نہیں تو اس کا جواب ہے کہ اس نظم پر عمل کر لو تو ہم خوش ہی خوش ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور نے تمام واقفات میں چاکلیٹ، پین اور اسکارف تقسیم فرمائے۔اور کلاس کے آخر میں فرمایا کہ یہ اسکارف اس لئے دیئے ہیں کہ انہیں بغیر شرمائے پہنو۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سات بج کر تیس منٹ پر ختم ہوئی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملیز اور انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں پندرہ خاندانوں کے 86 افراد اور دس احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ان سبھی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں وینکوور کے علاوہ سسکاٹون، ونی پیگ، ریجائنا، ٹورانٹو، مانٹریال اور کیم لوپس سے آنے والی فیملیز اور احباب شامل تھے۔

سسکاٹون سے آنے والی فیملیز پندرہ صد کلومیٹر، ریجائنا سے آنے والی سولہ صد کلومیٹر، ونی پیگ سے آنے والی دو ہزار تین صد کلومیٹر، ٹورانٹو سے آنے والی چار ہزار کلومیٹر اور مانٹریال سے آنے والی چار ہزار پانچ صد کلومیٹر کا طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوا۔

....

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق ’’واقفین نو بچوں‘‘ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم فاران جہانگیر مانگٹ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم صائب عمر چوہدری اور انگریزی ترجمہ نبیل احمد ہندل نے پیش کیا۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث مبارکہ عزیزم عطاء المعیز رمیز شرما نے پیش کی۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے۔

بعد ازاں عزیزم عطاء المصوّر باری نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

’’میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظّ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور پھر زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔اس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں، بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 370۔ مطبوعہ لندن 2003ء)

بعد ازاں عزیزم ساغر محمود باجوہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام!

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے! یہ نسخہ بھی آزما

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزم محمد قاسم ناصر نے انگریزی زبان میں ’’تحریک وقف نو کا تعارف اور اس کا مقصد‘‘ کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد عزیزم عطاء النور چوہدری نے اردو زبان میں ’’ہم اور ہماری منزل‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔

عزیزم جری اللہ، بلال احمد، حاشر احمد اور ظافر احمد نے وینکوور (Vancouver) کے شہر کے بارہ میں ایک Presentation دی۔

اس Presentation میں وینکوور شہر کی تاریخ، تعارف، یہاں کے مشہور مقامات اور اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام اور مسجد بیت الرحمٰن کی تعمیر کے حوالے سے بتایا گیا۔اور ساتھ ساتھ تصاویر بھی دکھائی جاتی رہیں۔

واقفین نو بچوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

اس Presentation کے بعد پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں نے سوالات کئے جن کے جوابات از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائے۔

۞......**ایک واقفِ نو بچے نے حضور انور سے اپنے اور فیملی کی امیگریشن کے لئے دعا کی درخواست کی۔اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** اللہ فضل کرے۔

۞......**پھر ایک بچّے نے سوال کیا کہ نجاشی کے فوت ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھایا تھا۔کیا ہم عیسائیوں کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟**

اس سوال پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ مسلمان تھا۔اس نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کو عزت و احترام دیا تھا۔نجاشی کی وفات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔کوئی ٹیلیگراف، Text اور ٹیلیفون سسٹم تو نہیں تھا ناں جو نجاشی کی وفات کی اطلاع مل گئی ہو۔اللہ تعالیٰ نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا کہ نجاشی فوت ہو گیا ہے۔اور اس وقت پتہ نہیں اس کی تدفین بھی ہوئی تھی کہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں وہ پسندیدہ تھا اور یقیناً دل میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوا تھا اور وہ مومنین میں سے تھا۔اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عیسائی تمہیں کب کہتے ہیں کہ تم جنازہ پڑھو؟ ہاں اگر کوئی مسلمان جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہیں مانا ہوا اگر وہ فوت ہو جاتا ہے اور اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں ہے تو پھر احمدیوں کو اس کا جنازہ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لانے والا اور کلمہ طیبہ پڑھنے والا کوئی شخص بغیر جنازہ کے دفن نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر احمدی کو پتہ لگے تو یہ ہمارا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ ایسے آدمی کا جنازہ پڑھ کر اس کی تدفین کر دیں۔عیسائیوں کو تو جنازے کی ضرورت ہی کوئی نہیں وہ تو اپنی سروس کرتے ہیں۔

۞......**ایک بچّے نے سوال کیا کہ Genetic Engineering کہاں تک استعمال کرنے کی اجازت ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جس حد تک یہ بنی نوع انسان کیلئے فائدہ مند ہے، اس حد تک استعمال ہونا چاہئے۔ صحت کیلئے بھی استعمال ہوسکتا ہے۔مگر کلوننگ کیلئے نہیں۔ ہاں اعضاء اور دوسری بیماریوں کے علاج کیلئے کلوننگ کا استعمال ہوسکتا ہے۔

۞...... **اسی بچّے نے سوال کیا کہ کیا کلوننگ کا کوئی فائدہ ہے؟اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:** کلوننگ تو بالکل منع ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ اگر تم اس کی تخلیق میں دخل اندازی کرو گے تو تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اگرچہ کلوننگ کرنا ممکن ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے جہاں تک انسان کے فائدہ کا سوال ہے اس حد تک کلوننگ کا استعمال ٹھیک ہے۔ ورنہ کلوننگ میں تو وہ پورے جینیٹک سسٹم کو خراب کر رہے ہوتے ہیں۔

۞......**ایک بچّے نے سوال کیا کہ ہم غیر از جماعت نوجوانوں سے اسلام یا دین کے بارہ میں کیسے بات کریں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لوگ آج کل مذہب کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے پہلی چیز یہ ہے کہ انہیں خدا کی ذات پر یقین دلایا جائے۔ اگر خدا کی ذات پر یقین آجائے تو پھر مذہب کے بارہ میں بات ہوسکتی ہے۔ جو لوگ خدا پر ہی یقین نہیں رکھتے انہیں مذہب کی کیا پرواہ۔ تو اس طرح ہر ایک کے ساتھ علیحدہ معاملہ کرنا پڑے گا۔ دہریہ کو پہلے خدا کی ذات پر یقین دلانا پڑے گا۔ جو خدا کی ذات پر یقین رکھتے ہیں انہیں مذہب کے بارہ میں اور اس کی ضرورت کے بارہ میں بتانا پڑے گا۔ اور پھر بتانا ہوگا کہ اسلام ہی کیوں سچا مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان سب باتوں کیلئے آپ واقفینِ نَو کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب Introduction to the Study of the Holy Qur'an (دیباچہ تفسیر القرآن) پڑھنی چاہئے۔ اس کے پہلے سو صفحات میں مذہب کیا ہے، مذہب کی کیوں ضرورت ہے اور سچا مذہب کون سا ہے، کے موضوعات کو پوری وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ صرف سوال نہ پوچھتے رہا کرو، خود بھی پڑھا کریں، مطالعہ کیا کریں۔

۞......**بچّے نے سوال کیا کہ جنّ کیا ہوتے ہیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جنّ کے بہت سے مطالب ہیں، کوئی بھی ایسی چیز جو بہت شاذ کے طور پر نظر آتی ہو، یا جسے ہم دیکھ نہیں سکتے، یا بڑے لوگ جو عام لوگوں سے نہیں ملتے ان سب کو جنّ کہا گیا ہے۔ بیکٹیریا کو بھی جنّ کہا گیا ہے کیونکہ اس کو دیکھ نہیں سکتے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی وغیرہ کے لئے ہڈیاں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ ان میں بیکٹیریا رہتا ہے۔ اور اس کی جگہ خشک پتھر استعمال کرنے کا کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم میں جنّ کیلئے بہت سی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ جنّ وہ لوگ بھی تھے جن کا قرآن شریف میں اس طرح ذکر آیا ہے کہ بعض قبیلوں سے بعض لوگ آئے تھے جو اپنے لوگوں کے سردار اور لیڈرز تھے۔ یہ لوگ پہاڑی علاقوں یا دور دراز کے علاقوں سے آئے تھے اور ممکن ہے کہ کشمیر وغیرہ کے علاقہ کے تھے جو بنی اسرائیل کے لوگ

تھے۔انہوں نے قرآنِ کریم کی آیات سنیں اور چلے گئے۔ اور اپنی قوم کو جا کر کہا کہ جس نبی نے آنا تھا وہ آ گیا ہے۔اور یہ اس کی تعلیم ہے۔پس ایسے لوگوں کو بھی جنّ کہا گیا ہے۔

……ایک بچّے نے سوال کیا کہ ہم اپنے ہم عمر لڑکوں کو تبلیغ کیسے کرسکتے ہیں جبکہ وہ مذہب میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اصل کام Follow up ہے جو آپ نہیں کرتے۔آپ لوگ صرف بروشرز دے کر آ جاتے ہیں اور جو نگرانی کا اصل کام ہے وہ نہیں کرتے۔اگر آپ نگرانی کریں تو میرا خیال ہے کہ آپ جو سوال کرنے لگے تھے اس کا جواب بھی مل جائے گا۔اسی لئے میں نے کہا تھا کہ ایک بروشر کے بعد اگلا بروشر آنا چاہیے۔پہلے Introduction of Ahmadiyyat یا Message of Peace ہو۔ پھر دوسرا بروشر یہ ہونا چاہئے کہ یہ امن کا پیغام کون لے کر آیا؟اس زمانہ میں جس امام نے آنا تھا وہ آ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پیغام ہے اور اس طرف آؤ گے تو دنیا میں امن قائم ہوگا، دنیا میں خدا سے جوڑ پیدا ہوگا اور تم خدا کو دیکھو گے۔

حضورانو ر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چونکہ ایک بڑی تعداد تک یہ پیغام نہیں پہنچا اور جن تک پہنچا ہے ان کا ٹھیک طرح سے follow-up نہیں ہوا۔اسی لئے دہریوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اور لوگ مذہب سے بے پرواہ ہوتے جا رہے ہیں۔اب اگلا قدم اُٹھانا پڑے گا۔ایک جگہ اگر آپ نے نگرانی نہ کی تو پھر تو اس کا یہی مطلب ہے کہ آپ چھوڑ کر آ گئے۔آپ بھی بھول جائیں گے اور وہ بھی بھول جائیں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مَیں 2005ء میں یہاں آیا تھا اور اب 2013ء میں یہاں آیا ہوں۔بہت سارے احمدی مجھے ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کو یاد ہے کہ ہم 2005ء میں آپ سے ملے ہیں۔آٹھ سال میں مجھے تو وہ یاد رہتے ہیں جو بار بار ملتے رہتے ہیں۔اسی طرح آپ کو وہ یاد رہیں گے اور آپ کا پیغام وہ یاد رکھیں گے جن کو آپ بار بار ملیں گے۔ایک بار ملنے سے تو اس طرح یاد نہیں رکھا جا سکتا؟

……ایک بچّے نے سوال کیا کہ سگریٹ اسلام میں جائز کیوں ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کون سے اسلام میں جائز ہے؟ اسلام میں تو کہیں اس کا ذکر نہیں ہے۔ اسلام تو قرآن کریم ہے اور وہ سنّت ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہیں جو ہم تک پہنچی ہیں۔اُس زمانہ میں تو سگریٹ تھا ہی نہیں تو اس کا اسلام سے کیا تعلق؟ ہاں اسلام نے ہر اس چیز کو برا کہا ہے جس سے نشہ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ سگریٹ پینا منع ہے۔یعنی منع اس لحاظ سے ہے کہ بری بات ہے اور جس کو اس کی عادت پڑ جائے اس کو چھوڑ دینی چاہیے۔ایک دفعہ ایک مجلس میں آپ نے فرمایا تو آپ کے صحابہ بیٹھے ہوئے تھے جو حُقّہ پیتے تھے اور وہ گھروں میں گئے اور ساروں نے اپنے حقّے توڑ دیئے۔ بلکہ ایک اور جگہ یہ بھی فرمایا کہ اگر یہ تمبا کو، سگریٹ اور حقّہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو شاید یہ بھی منع ہوتا۔

……ایک بچے نے سوال کیا کہ کیا واقفینِ نو بچے ہنر سیکھ سکتے ہیں جیسے آٹو میکینک وغیرہ؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ایسے پیشوں میں جانے کا شوق ہو تو پہلے اجازت لینی ہوگی۔ہمیں ہر طرح کے ہنر جاننے والے چاہئیں۔ہمیں آٹو میکینک، الیکٹریشن، الیکٹریکل انجینئرز، مکینکل انجینئرز سب چاہئیں۔اگر تمہیں کسی ایسی چیز میں انٹرسٹ ہے تو تم وہ پڑھ لو لیکن پہلے پوچھ لو کہ مَیں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی لئے میں نے کہا تھا کہ 15 سال بعد اپنا عہد دوبارہ تازہ کریں۔پھر 18 سال کے بعد جب یونیورسٹی میں جاتے ہو تو پہلے اجازت لو کہ میں یہ پڑھنا چاہتا ہوں۔اگر اجازت مل جائے تو تم وہ پڑھ لو اور اس کے بعد جب اس تعلیم سے فارغ ہو جاؤ اور اپنی تعلیم مکمل کر لو تو اس کے بعد پھر تمہیں بتا دیں گے کہ خود اپنا کام کرنا ہے یا جماعت تم سے کام لے گی۔ لیکن اگر کوئی آٹو میکینک یا الیکٹریشن یا پلمبنگ یا پھر اس قسم کے ہنر میں جانا چاہے تو اس قسم کے لوگ بھی ہمیں چاہئیں۔مگر آپ اپنے عزائم بلند کیوں نہیں رکھتے؟

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر اسی بچے نے بتایا کہ وہ بارہواں گریڈ ختم کرنے والا ہے اور آگے بزنس کرنے کا خواہش مند ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بزنس سے بہتر ہے آٹو میکینک کر لیں۔آپ کے بزنس کو جماعت احمدیہ کیا کرے گی؟

……اس کے بعد ایک بچے نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کی کہ اس نے سورۃ الجمعہ زبانی یاد کر لی ہے اور وہ حضورانور کو سنانا چاہتا ہوں۔

اس پر حضورانو ر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ماشاء اللہ۔ابھی تو وقت نہیں ہے۔چلو پہلی پانچ آیتیں سنا دو۔اس پر بچے نے سورۃ الجمعہ کی پہلی پانچ آیات سنائیں۔

……اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ایک افریقن واقفِ نو طالبعلم نے بتایا کہ اس کا تعلق نائیجیریا سے ہے اور وہ یہاں کیلگری میں الیکٹریکل انجینئر نگ کر رہے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب پڑھائی مکمل کر لیں تو پھر ملیں۔

……اس کے بعد ایک بچّے نے سوال کیا کہ اہل کتاب عورت سے شادی کی اجازت ہے۔لیکن مسلمان عورت کیوں اہلِ کتاب سے شادی نہیں کرسکتی؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بات یہ ہے کہ عدم مساوات اس لئے نہیں ہے کہ اگر تم اہلِ کتاب لڑکی سے شادی کرو تو وہ لڑکی تمہارے اثر میں رہے گی۔لیکن اگر کوئی مسلمان عورت کسی عیسائی سے شادی کرتی ہے تو وہ اس کے مذہب کے زیر اثر ہوگی۔اس لئے اسلام عورت کو غیر مذہب والے شخص سے شادی کی اجازت نہیں دیتا۔اس طرح عورت اسلام سے دور ہو جائے گی اور آئندہ نسلیں ضائع ہو جائیں گی۔

……ایک بچے نے سوال کیا کہ ابلیس نے فرشتہ ہونے کے باوجود اللہ کا انکار کیوں کیا؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وہ فرشتہ تھا ہی نہیں۔تمہیں کس نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے؟ اس پر بچے نے عرض کی کہ وہ شیطان بننے سے پہلے تو فرشتہ تھا۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ابلیس شیطان بننے سے پہلے بھی شیطان ہی تھا۔اللہ تعالیٰ نے اس وقت بھی اس کو فرشتہ کہیں نہیں کہا۔وہ تو ایک بُروں اور اچھوں کی مجلس تھی۔ جو فرشتے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بات مان لی اور جو شیطانی صفت تھا اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی بات نہیں مانتا۔ وہ تو پہلے ہی اس کی فطرت میں انکار تھا۔اسی لئے اس نے کہا تھا کہ میں آگ سے بنا ہوں اور یہ انسان مٹی سے بنا ہے۔تو ناری فطرت آگ کی فطرت ہے۔اس میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت کی صلاحیت ہی نہیں رکھی۔ وہ پہلے ہی آگ تھا۔ وہ فرشتہ تھا ہی نہیں۔فرشتے تو ٹھنڈی چھاؤں ہوتے ہیں۔ اور جو آگ تھا وہ کس طرح فرشتہ ہو سکتا ہے؟

واقفینِ نو بچوں کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس نو بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔کلاس کے آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت تمام بچوں کو قلم، ٹوپیاں اور چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

تقریب آمین

بعدازاں تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل انیس خوش نصیب بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم سنا:

1۔عزیزہ زویا چوہدری بنت ڈاکٹر ندیم چوہدری صاحب۔ 2۔ عزیزم حاشر احمد رافع ابن عبدالرافع صاحب۔ 3۔عزیزہ رحمہ قربان بنت قربان احمد صاحب۔ 4۔عزیزم مبرور احمد ابن منظور احمد صاحب۔ 5۔عزیزم ذیشان باجوہ ابن رضوان باجوہ صاحب۔ 6۔عزیزم تفرید احمد ابن منظور احمد صاحب۔ 7۔عزیزہ دُرِّ ہدیٰ بنت منصور احمد صاحب۔ 8۔عزیزم بنیامین احمد ابن منصور احمد صاحب۔ 9۔عزیزہ فریحہ نایاب احمد بنت اعجاز احمد صاحب۔ 10۔عزیزہ عتیقہ سمیع بنت عطاء القدوس سمیع صاحب۔ 11۔عزیزہ ماہم احمد بنت مظفر احمد صاحب۔ 12۔عزیزہ شزہ شہزاد بنت واصف شہزاد صاحب۔ 13۔عزیزہ رامین مہر صدیقی بنت حافظ عطاء العلیم صدیقی صاحب۔ 14۔عزیزم تنزیل احمد ابن شفیق قریشی صاحب۔ 15۔عزیزم جمیل رشید چوہدری ابن عرفان احمد چوہدری صاحب۔ 16۔عزیزم ارہام احمد ابن الیاس احمد صاحب۔ 17۔عزیزم ارسال احمد ابن محمود احمد صاحب۔ 18۔عزیزہ دانیہ رشید ابن محمد افتخار رشید صاحب۔ 19۔عزیزم صباحت احمد باجوہ ابن وجاہت باجوہ صاحب۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Thomson MB-1، 2- Vaughan,South
3- Saskatoon,North، 4- Saskatoon
South، 5- Lloydminster، 6- Vancouver
BC، 7- Surrey East,BC۔

آمین کی تقریب کے بعد نو بج کر پچاس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ مسجد بیت الرحمٰن سے روانہ ہو کر دس بج کر پینتیس منٹ پر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

☆……☆……☆

21 مئی بروز منگل 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

Whistler کے علاقہ کی سیر

پروگرام کے مطابق آج کا دن صوبہ برٹش کولمبیا کے ایک خوبصورت علاقہ Whistler کی سیر کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

گیارہ بج کر پچیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کے بعد یہاں سے روانگی ہوئی۔ یہ سارا علاقہ نہایت ہی خوبصورت اور دل لبھانے والے مناظر پر مشتمل ہے۔ بحرالکاہل (PacificOcean) کا یہ حصّہ بہت ہی خوبصورت اور سرسبز جزائر پر مشتمل ہے اور پھر ان جزائر نے سرسبز وشاداب، گھنے جنگلوں پر مشتمل پہاڑوں کو اٹھایا ہوا ہے۔بعض جزائر میں آبادیاں بھی نظر آتی ہیں۔ ہر موڑ کے بعد نئی وادیاں اور نئے مناظر سامنے آ جاتے ہیں اور ہر آنے والا نظّارہ پہلے سے زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد Provincial Park میں کچھ دیر کے لئے قافلہ رُکا۔ یہاں بلند پہاڑوں سے "Shannon Falls" کا نظّارہ بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔یہ آبشار گیارہ سوفٹ کی بلندی سے گرتی ہے۔ اس آبشار کا نام William Shannon کے نام پر رکھا گیا ہے۔اٹھارہویں اور انیسویں صدی کے آغاز میں یہ سارا علاقہ ولیم شینن کی ملکیت تھا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف جگہوں سے اس آبشار کی تصاویر بھی بنائیں۔

بعض احمدی فیملیز اپنے طور پر اس آبشار کو دیکھنے کے لئے آئی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے اچانک حضورانور کو دیکھا تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔سبھی نے اپنے پیارے آقا کی خدمت میں سلام عرض کیا۔حضورانور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو بھی فرمائی۔

یہاں قریباً نصف گھنٹہ کے قیام کے بعد ایک بج کر 35 منٹ پر آگے روانگی ہوئی اور مزید چالیس منٹ کے سفر کے بعد "Brandywine Falls" کے مقام پر پہنچے۔بلند پہاڑوں سے بہتا ہوا یہ پانی، پہاڑوں کے دامن میں ایک انتہائی گہری کھائی میں گرتا ہے اور پھر چند سو میٹر کے بعد ایک قدرتی جھیل میں جا ملتا ہے۔ یہ سارا علاقہ اور یہ نظّارہ قابل دید ہے۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس علاقہ میں بھی قریباً نصف گھنٹہ قیام فرمایا اور مختلف مقامات پر تشریف لے جا کر ان حسین قدرتی مناظر کو دیکھا جو اس کائنات کے خالق کی یاد دلاتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی حمد میں ڈوب جاتا ہے۔

یہاں سے قریباً پونے تین بجے روانہ ہو کر مزید نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد Whistler کے علاقہ میں پہنچے۔ یہ علاقہ کافی بلندی پر واقع ہے اور اس کے چاروں اطراف بلند پہاڑ ہیں۔ایک طرف سے یہ پہاڑی سلسلہ Whistler Mountain اور دوسری طرف سے "Blackcomb Mountain" کہلاتا ہے۔ یہ پہاڑ موسم سرما میں برف سے لدے ہوتے ہیں۔گزشتہ Winter Olympics کا انعقاد اسی علاقہ میں ہوا تھا۔

یہاں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوٹل Fairmont Chateau Whistler میں کیا گیا تھا۔نمازوں کی ادائیگی کے لئے ایک ہال نما بڑا کمرہ حاصل کیا گیا تھا۔ چار بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے یہاں سے واپس جانے کے لئے روانگی ہوئی۔ چند کلومیٹر کے بعد راستہ میں "Lost Lake" پر کچھ دیر کے لئے رکے پھر یہاں سے روانہ ہو کر سوا آٹھ بجے وینکوور رہائشگاہ آمد ہوئی اور حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بج کر دس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ’’مسجد بیت الرحمٰن‘‘ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

مسجد بیت الحمید فلڈا کی تقریب سنگ بنیاد۔سٹی کونسلر اور Evangelical چرچ کے پادری کے ایڈریسز۔مسجد کی تعمیر پر اظہار مسرّت۔

انشاءاللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو انسانیت کی محبت اور پیار کا ایک نیا راستہ کھلے گا۔اس مسجد کے بننے کے بعد پہلے سے بڑھ کر احمدی گھل مل کر رہیں گے۔ہم صرف تکلیف کے خوف کو دُور کرنے والے نہیں بلکہ تکلیفوں کو دُور کرنے والے ہیں۔یہاں کے ہر شہری کو یقین رکھنا چاہئے کہ انشاءاللہ تعالیٰ یہ مسجد امن اور پیار اور محبت کے نئے راستے کھولے گی۔(مسجد بیت الحمید فُلڈا کی تقریب سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو۔ ریڈیو، اخبارات اور الیکٹرانک میڈیا میں مسجد بیت الحمید کے حوالہ سے وسیع پیمانے پر کوریج۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔ تقریب آمین۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

26 جون بروز بدھ 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے ''بیت السبوح'' کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں 37 فیملیز کے 131 افراد اور 42 احباب نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 173 افراد نے شرف ملاقات پایا۔

ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج جماعتوں اور شہروں سے آئی تھیں۔

Fulda, Giesen, Wiesbaden, Offenbach, Mainz, Riedstadt, Freinheim, Dietzenbach, Darmstadt, Maintal, Usingen, Frankental, Hattersheim, München, Berlin.

برلن سے آنے والی فیملیز ساڑھے پانچصد کلومیٹر کا لمبا فاصلہ طے کر کے ملاقات کے لئے پہنچیں تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر اڑھائی بجے تک جاری رہا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور دعا کروائی۔ جو خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عزیزم امن احمد، عزیزم توصیف احمد، عزیزم ساحل احمد، عزیزم طیب احمد گھمن، عزیزم سلمان احمد، عزیزم ہاشم احمد ارشاد، عزیزم سجیل احمد اسلم، عزیزم صباحت احمد اقبال، عزیزم معاذ قیصر بٹ، عزیزم سرمد احمد بٹ، عزیزم فیض احمد، عزیزم سید حاشر احمد، عزیزم سید محمد زوہیب۔

عزیزہ ملائکہ احمد، عزیزہ عائزہ ناصر احمد، عزیزہ سمرن پروین، عزیزہ فاتحہ سدھو، عزیزہ رابعہ احمد باجوہ، عزیزہ ماہرہ مظفر، عزیزہ مدیحہ بشیر، عزیزہ ملاحت شکور، عزیزہ مہک احمد، عزیزہ مشعل سارہ احمد، عزیزہ کفلین یوسف۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الحمید Fulda کی تقریب سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق فرینکفرٹ سے 115 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع Fulda شہر میں ''مسجد بیت الحمید'' کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔بعد ازاں Fulda شہر کے لئے روانگی ہوئی۔قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Fulda تشریف آوری ہوئی۔مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کے منتظر تھے۔جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔اور خواتین نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے شرف زیارت پایا۔آج کا دن جماعت فلڈا کے لئے بھی خوشیوں اور مسرّتوں کا دن تھا۔حضور انور کے مبارک قدم ان کی بستی میں پہلی بار پڑے تھے اور پھر آج ان کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا تھا۔ ہر ایک خوش تھا اور سجدات شکر بجا لا رہا تھا۔اور'' اھلاً وسھلاً و مرحبا یا امیر المومنین'' کی صدائیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔

صدر جماعت Fulda مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب، ریجنل مبلغ سلسلہ مکرم ظفر اللہ سلام صاحب، معلّم سلسلہ منوّر حسین طور صاحب اور ریجنل امیر ہیسن نارتھ مکرم محمد سعید احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت Fulda کی طرف سے خوش آمدید کہا۔

اس موقع پر شہر فلڈا کے فرسٹ کونسلر Mr.Stefan Grauel اور Evangelical چرچ کے پادری Matti Fischer نے بھی شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سنگ بنیاد کی تقریب کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم منور حسین طور صاحب معلّم سلسلہ نے کی اور اس کا جرمن ترجمہ مکرم رانا منوّر احمد خان صاحب نے پڑھا۔اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ منوّر حسین طور صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا تعارفی ایڈریس

بعد ازاں مکرم امیر جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ شہر Fulda جرمنی کے وسط میں واقع ہے اور یہاں کیتھولک بشپ کا دفتر بھی ہے اور یہ کیتھولک چرچ کا خاص علاقہ ہے۔سترھویں صدی میں پہلی مرتبہ یہاں پروٹیسٹنٹ چرچ بھی بنایا گیا۔ یہ شہر شروع سے ہی عیسائیت کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا قیام 1980ء کی دہائی میں ہوا۔ اور آغاز میں دس سے پندرہ خاندان یہاں آباد ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ جماعت کی تعداد بڑھتی رہی۔

1993ء میں یہاں جماعت کو دو حصّوں میں تقسیم کر کے جماعت فلڈا ایسٹ اور ویسٹ بنائی گئی۔ جماعت کے افراد یہاں پیار و محبت کی تعلیم پھیلا رہے ہیں اور اسلام کے خلاف تاثرات کو ختم کر رہے ہیں۔اور ایک لوکل ٹی وی چینل پر جماعت کے پروگرام بھی نشر ہوتے ہیں۔ یہاں کی جماعت کے ستّر فیصد لوگ اب جرمن نیشنل ہو چکے ہیں۔

امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے لئے 4500 مربع میٹر کے رقبہ پر مشتمل قطعہ زمین تین لاکھ پچاس ہزار یورو میں خریدا گیا۔اس مسجد کے دو مینار ہوں گے جن کی اونچائی 15 میٹر ہو گی اور مرد و خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ ہال ہوں گے۔اس کے علاوہ آفسز اور بعض دوسری ضروریات کے لئے جگہیں ہوں گی۔ ایک گنبد بھی بنایا جائے گا۔ عمارت کے محکمہ کے ساتھ مل کر باقاعدہ اس کی تعمیر کی پلاننگ کی جا رہی ہے۔

سٹی کونسلر کا ایڈریس

بعد ازاں Mr Stefan Grauel, First Counselor of the City نے مسجد بیت الحمید کے سنگِ بنیاد کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

جماعت احمدیہ کئی دہائیوں سے اس جگہ پر مقیم ہے اور اس طرح جماعت احمدیہ فُلڈا شہر کے ماضی کا بھی حصہ ہے۔ میں آپ لوگوں کی معاشرے کے لئے مثبت سرگرمیوں سے بخوبی واقف ہوں۔ آپ مختلف سماجی سرگرمیوں میں بھی پیش پیش ہیں۔

مسجد کے حوالہ سے پیش آنے والی مشکلات بھی جمہوریت کا حسن ہیں۔ ہر ایک کو رائے دینے کا حق ہے اور مذہبی آزادی بھی اسی جمہوری قانون کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

آپ کا مسجد بنانا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اس شہر کے معاملات میں بھی شامل ہونا چاہتے ہیں۔ کہاوت ہے کہ باتوں کی بجائے اعمال کے ذریعے انسان کا اندازہ لگایا کرو۔ آپ کی صرف اچھی باتیں ہی نہیں بلکہ ہم نے دیکھا ہے کہ آپ کے اعمال بھی بہت اچھے اور نمایاں ہیں۔ اور یہ فیصلہ کن بات ہے کہ جماعت اس ملک کے قوانین کو نہ صرف مانتی ہے بلکہ ان کی پابندی بھی کرتی ہے۔اس لئے ہمیں ہر لحاظ سے رواداری کا اظہار کرنا چاہئے۔ پھر ہم بھی امید کر سکیں گے کہ باقی ممالک میں عیسائیوں سے بھی اچھا سلوک کیا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس مسجد کا سنگِ بنیاد شہر فلڈا کے شہریوں میں باہمی اخوت اور بھائی چارا بڑھانے کا باعث ہوگا۔

Evangelical چرچ کے پادری کا ایڈریس

اس کے بعد Evangelical Church کے پادری Matti Fischer صاحب نے مسجد بیت الحمید کی سنگِ بنیاد کی تقریب کے موقع پر اپنے ایڈریس میں کہا:

میں اپنی کمیونٹی کی طرف سے تمام احمدیہ مسلم جماعت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آج کا یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے بھی اور ہمسایوں کے لئے بھی ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آج کا دن ایک امن پسند دن ہے، کیونکہ مسجد کی

مخالفت میں بہت ہی کم شور دیکھنے میں آیا ہے اور ہمارے چرچ نے تو مسجد کی تعمیر پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم آپس میں امن سے رہ سکتے ہیں اور ہم سب کو آزادی میسر ہے۔

پادری صاحب نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو اپنے ناموں سے بھی پہچانیں، اگر باہر ملاقات ہو تو اُدھر بھی ایک دوسرے کو نام سے پکاریں۔ بلکہ ایک دوسرے کے بچوں کے نام کا بھی ہمیں تعارف حاصل ہو۔ میری خواہش یہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں۔ ہم تو ہر صبح اس علاقہ کے تمام لوگوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ ہم ایک دوسرے کو دعوتیں دیں اور اکٹھا کھائیں پیئیں۔ میری ایک بہت بڑی خواہش یہ بھی ہے کہ ہم لوگوں میں اتحاد پیدا ہو اور ہم سب بہت اچھے دوست بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کا بننا بابرکت کرے۔

پادری Matti Fischer کے ایڈریس کے بعد سات بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد بیت الحمید (Fulda) کے سنگ بنیاد کی تقریب سے خطاب

تشہد و تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے تو میں آپ سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں ہیں لیکن اس شہر کے شہری ہیں اور جماعت کے افراد سے ان کا تعلق ہے اور اس تعلق کو نبھانے کے لئے، اس کے اظہار کے لئے اور احمدیوں کے بڑھے ہوئے محبت کے ہاتھ کا محبت سے جواب دینے کے لئے یہاں تشریف لائے اور ہمارے اس فنکشن میں شریک ہوئے، مسجد کے فنکشن میں آئے جو کہ خالصتاً ایک مذہبی فنکشن ہے۔ یہ اس بات کا اظہار ہے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلا دل رکھنے والے ہیں اور کھلے دل سے اپنے ماحول میں دوستی کی فضا قائم کرنے والے ہیں قطع نظر اس کے کہ کسی کا مذہب کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ہمارے لئے بڑا شکر کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس علاقہ میں مسجد کی تعمیر کی توفیق دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ عرصہ میں یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی۔ اس کا نام مسجد بیت الحمید رکھا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اُس صفت کی حامل ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جاتی ہے۔ کیونکہ خدا ہی وہ ذات ہے جس کی تعریف کی جائے اور وہی ذات ہے جو خالص تعریف کے قابل ہے۔ ہم انسان ہونے کے ناطے ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہیں اور کرنی بھی چاہئے۔ کسی کی اچھائی دیکھ کر اس کی اچھائی بیان کرنی چاہئے، یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ اور ہمیں بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ تم لوگوں کو ایک دوسرے کا شکرگزار ہونا چاہئے اور شکریہ بھی ایک طرح کی تعریف ہی ہے۔ فرمایا کہ اگر تم انسانوں کے شکرگزار نہیں ہوتے تو تم خدا تعالیٰ کے بھی شکرگزار نہیں ہو سکتے۔ پس اس لحاظ سے جیسا کہ میں نے پہلے آپ لوگوں کا شکریہ ادا کیا اور اس شکریہ کی انتہا اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے جس نے ہمیں اس مسجد کی تعمیر کی بھی توفیق دی اور اس علاقہ کے لوگوں کے دلوں میں بھی یہ ڈالا کہ وہ اس مسجد کی مخالفت کرنے کی بجائے ہماری مدد کریں اور اس لحاظ سے ہم سب یہاں کے میئر، یہاں کی کونسل اور یہاں کے لوگوں کے شکرگزار ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ اس مسجد کا نام بیت الحمید رکھا گیا ہے، جس کا مطلب 'بہت تعریف کیا گیا' ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تعریف کے قابل ہے۔ ہمیں پانچ وقت ہر نماز میں اور اس کی ہر رکعت میں 'اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ' پڑھنے کا حکم ہے۔ یعنی اس رب کی تعریف کرو جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ جو مسلمانوں کا بھی ربّ ہے، جو عیسائیوں کا بھی ربّ ہے۔ جو یہودیوں کو بھی پالنے والا ہے، جو ہندوؤں کا بھی ربّ ہے اور جو ہر انسان کا ربّ ہے۔ اور اس ربّ کی جب تعریف کریں تو ہمیں انسانیت کی قدروں کی بھی پہچان ہوتی ہے۔ پانچ دفعہ نماز کی ہر رکعت میں جب ہم اس تعریف کو دہراتے ہیں تو یہ چیز ہمیں ہر انسان کے عزت و احترام کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی تو انسانیت کی محبت اور پیار کا ایک نیا راستہ کھلے گا کیونکہ یہ مسجد پانچ وقت آنے والوں کو اس بات کی یاد بھی دلائے گی کہ اس مسجد کے بنانے میں یہاں کے شہریوں نے بھی اس طرح حصہ لیا کہ انہوں نے ہماری مخالفت نہیں کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے ہر مذہب کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہی ایک سچے اور حقیقی مسلمان کا ایمان ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس مذہب کی مخالفت کی جائے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال نہ رکھا جائے، ایک دوسرے کے احساسات کی بےقدری کی جائے، بلکہ قرآنِ کریم میں تو اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے کہ ہر مذہب والے سے کہو کہ آؤ دیکھو! ایک بات ایسی ہے جو ہمارے اندر قدرِ مشترک ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی ذات، جس کی ہم سب مخلوق ہیں اور جس کی ہم سب عبادت کرتے ہیں۔ پس ایک کلمہ ایسا ہے، ایک بات ایسی ہے کہ جس پر ہم سب کو اکٹھا ہو جانا چاہئے اور وہ خدا کی ذات ہے۔ اگر ہر مذہب کا ماننے والا اس بات پر یقین رکھے کہ ایک خدا ہے جس نے ہمیں پیدا کیا ہے اور وہ اپنی مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد اس کی پرورش کے جتنے سامان ہیں، اس کی زندگی گزارنے کے جتنے سامان ہیں وہ بھی مہیا کرتا ہے، تو کوئی وجہ نہیں کہ آپس میں رنجشیں پیدا ہوں۔ پس اس حکم کے تحت ایک حقیقی مسلمان اور ایک حقیقی احمدی مسلمان ہر مذہب کی عزت و احترام کرتا ہے۔ جب اس طرح عزت و احترام ہو، ایک دوسرے کے احساسات اور جذبات کا خیال ہو تو پھر integration کا سوال نہیں رہتا۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم دوسرے ملک سے آئے ہوئے احمدی ہیں اور غیر ملکوں میں رہنے والے احمدی ہیں، آپس میں جذب نہیں ہو سکتے۔ آپ دیکھیں گے اور میرے سے پہلے معزز مقررین نے اس بات کا ذکر بھی کیا کہ جماعت احمدیہ اس علاقہ میں جذب ہو کر رہ رہی ہے، افرادِ جماعت اس میں جذب ہو کر رہ رہے ہیں اور یہی ایک حقیقی احمدی مسلمان کا خاصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس یہاں اگر کسی کے تحفظات تھے کہ مسجد بن گئی تو کیا ہوگا۔ جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ گو کہ مخالفت ہوئی لیکن بہت تھوڑے لوگوں کی طرف سے۔ لیکن میں واضح کر دوں کہ اگر کوئی تحفظ تھا، اگر کوئی فکر تھی کہ کوئی متنازعہ ایشو نہ کھڑے ہو جائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد وہ تمام تحفظات دور ہو جائیں گے اور پہلے سے بڑھ کر احمدی گھل مل کر رہیں گے اور آپ کی فکروں، پریشانیوں کو دور کریں گے۔ ہمارا تو مقصد یہی ہے کہ تکلیفوں کو دور کیا جائے۔ صرف تکلیف کے خوف کو دور نہیں کرنا، جیسا کہ معزز مقرر نے کہا کہ یہ خوف تھا کہ تکلیف پیدا نہ ہو۔ ہم صرف تکلیف کے خوف کو دور کرنے والے نہیں بلکہ تکلیفوں کو دور کرنے والے ہیں۔ ہر موقع پر، ہر انسان کے لئے ہم مدد کرنے والے ہیں اور اس مدد میں بلاتمیز مذہب، آگے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی یہاں کے ہر شہری کو یقین رکھنا چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ مسجد امن اور پیار اور محبت کے نئے راستے کھولے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ عموماً کہا جاتا ہے کہ لوگوں کے اعمال سے پتہ چل جاتا ہے، ہر اچھے عمل سے پتہ چل جاتا ہے کہ وہ صحیح ہے۔ لیکن ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے بڑھ کر ایک حکم دیا ہے اور ہر احمدی کو اس ارشاد کو مدِنظر رکھنا چاہئے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ بعض دفعہ ایک انسان دکھاوے کے لئے ایک کام کر لیتا ہے لیکن نیت میں کھوٹ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ حکم ملا کہ تمہارے ہر عمل کے پیچھے نیک نیت ہونی چاہئے۔ کوئی کام صرف دکھاوے کے لئے نہ ہو بلکہ اچھی نیت لئے ہوئے ہو، اور نیت یہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اُس خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے جو سب کا خدا ہے، جس نے مخلوق پیدا کی اور وہ اس مخلوق سے بہت پیار کرنے والا ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں، اور اس لحاظ سے اب بھی، مسجد کی تعمیر کے دوران بھی اور تعمیر کے بعد بھی ہر احمدی جو یہاں رہ رہا ہے اس بات کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرے کہ ہمارا ہر عمل نیک نیت ہے۔ اور اس کے پیچھے کوئی دکھاوا نہیں، کوئی مقصد حاصل کرنا نہیں۔ اس کے پیچھے کوئی اتنی سی بھی بات نہیں کہ بس مسجد تعمیر ہو جائے پھر اپنی مرضی کریں گے۔ بلکہ تعمیر کے بعد محبت اور پیار اور بھائی چارے کے مزید راستے کھلیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اس بات کو لوگ یہاں دیکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس یہ چیزیں ہیں جو ہماری تعلیم کا حصہ ہیں اور جس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اب تک جہاں بھی مَیں گیا ہوں، مختلف احمدی مساجد کا افتتاح کئی سالوں سے ہو رہا ہے۔ ہر جگہ یہ اظہار مقامی لوگوں کی طرف سے ہوتا ہے کہ احمدی محبت اور دوستی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقیناً اس لئے کرتے ہیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو اس وصف کا پہلے سے بڑھ کر اظہار کرنا چاہئے اور مساجد کی تعمیر کے بعد آپس میں بھی پیار اور محبت کا اظہار ہونا چاہئے اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ بھی محبت اور پیار کا اظہار ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ یہ مسجد جب تعمیر ہو تو اس میں نمازیں پڑھنے کے لئے آنے والوں کے وہ نمونے قائم ہوں جو اس علاقے کے تمام شکوک و شبہات دور کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر دوستی اور پیار اور محبت اور بھائی چارہ کی فضا یہاں قائم ہو۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سوا سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

۞...... بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اُس جگہ تشریف لے آئے جہاں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کے ساتھ پہلی اینٹ نصب فرمائی۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا العالی نے دوسری اینٹ نصب فرمائی۔

اس کے بعد درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو علی الترتیب ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، فرسٹ کونسلر فلڈا Mr.Stefan Gravel، عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم منور حسین طور صاحب ریجنل معلّم، مکرم ظفر اللہ سلام صاحب ریجنل مبلغ سلسلہ، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ، مکرم حسنات احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم امۃ الحیٔ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم محمد سعید احمد صاحب ریجنل امیر، مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب صدر جماعت فُلڈا، چوہدری بدر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید فلڈا، مکرم مختار اعجاز صاحب سیکرٹری وقف جدید فلڈا، مکرم جاوید احمد گل صاحب قائد مجلس فلڈا ویسٹ، مکرم ندیم احمد صاحب قائد مجلس فلڈا ایسٹ، مکرمہ عاصفہ محمود صاحبہ صدر لجنہ فلڈا ایسٹ، مکرمہ بشریٰ ڈوگر صاحبہ صدر لجنہ فلڈا ویسٹ، مکرمہ بشریٰ مبارک صاحبہ فلڈا ایسٹ، مکرم داؤد احمد فلڈا ایسٹ، مکرم مسعود احمد فلڈا ایسٹ۔

علاوہ ازیں عزیزہ شمائلہ افتخار (واقفہ نو) اور عزیزم سجیل احمد (واقف نو) کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت ملی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مہمانوں اور اس تقریب میں شرکت کرنے والے تمام احبابِ جماعت کیلئے ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ کا حضور انور سے انٹرویو

پھر اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے جہاں جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF کی نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔

جرمنی کے نیشنل ٹی وی ZDF جو سارے جرمنی میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ اس کی نمائندہ جرنلسٹ مسجد بیت الحمید فلڈا (Fulda) کے سنگِ بنیاد کی تقریب کی کوریج کے لئے آئی ہوئی تھی۔ اس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا انٹرویو لیا۔

ZDF چینل پر نیشنل خبروں میں مسجد کے سنگِ بنیاد کے بارے میں خبر نشر ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے تصویر بھی دکھائی گئی۔

اس انٹرویو کی تفصیل درج ہے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا: آپ یہاں پر رہنے والے احمدیوں کے لئے اس مسجد کی اہمیت کے متعلق کیا کہیں گے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہ احمدیوں کے لئے بہت اہم بات ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ہمارے لئے مسجد اہم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ وہ جگہ ہے جہاں ہم خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں ہم سب اکٹھے ہوتے ہیں۔ اگر عبادت کے لئے ایسی جگہ نہ ہو تو سب بکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ گم شدہ بھیڑیں۔ سو ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ گم شدہ بھیڑیں اکٹھی ہو جائیں۔ یعنی لوگ یہاں اکٹھے ہوں

اور دن میں پانچ مرتبہ اللہ کے سامنے جھکیں۔ اس کے علاوہ یہ ویسے بھی ایک اکٹھے ہونے کی جگہ ہے۔ جہاں ہم اکٹھے ہو کر چھوٹے چھوٹے پروگرام بھی کرتے ہیں۔ میٹنگز کرتے ہیں اور دیگر مصروفیات ہوتی ہیں۔ یہ مسجد علاقہ کے لوگوں کے لئے کشش کا باعث بھی ہوتی ہے۔ جہاں دوسرے لوگ بھی آتے ہیں اور اگر ان کے ذہنوں میں کوئی شبہات ہوں تو وہ سوالات کر کے انہیں دور کر سکتے ہیں۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں یہاں رہنے والے احمدی اپنے معاشرہ میں کس قدر مدغم ہو چکے ہیں؟**

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

مَیں سمجھتا ہوں کہ احمدی یہاں پر بہت اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں اور صرف یہاں ہی نہیں، بلکہ دنیا میں ہم جہاں کہیں بھی احمدی چاہے پاکستان سے، یا افریقہ سے ہجرت کر کے گئے ہیں، وہ اپنے اردگرد کے معاشرے میں اچھی طرح مدغم ہو چکے ہیں۔ میرے نزدیک مدغم ہونے کی تعریف یہ ہے کہ آپ معاشرہ کا ایک حصہ بن جائیں، معاشرے کے مددگار بن کر، قانون کے پابند ہو کر، ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے، ملکی قوانین اور ملک سے وفا کرنے والے ہوں۔ یہ ہوتی ہے integration۔ چنانچہ ہم جہاں کہیں بھی ہوتے ہیں، ہم معاشرے میں بہت اچھی طرح integrated ہوتے ہیں۔ اگر integrated کا یہ مطلب ہے کہ جو تمدن کی بعض چیزیں ہیں، تو ممکن ہے کہ تمدن اور روایات میں کچھ فرق ہو اور ہر شخص آزاد ہے کہ انہیں اختیار کرے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت کو حال ہی میں سرکاری طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے، اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے جواب دیا کہ:

ابھی تو آغاز ہے، دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔ میں بہر حال حکومت کا، لوگوں کا اور پارلیمنٹ کا جنہوں نے جماعت کو یہ سٹیٹس (Status) دیا ہے بہت مشکور ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس سٹیٹس (Status) سے ہم معاشرہ میں احمدیوں کی integration کو مزید دکھا سکیں گے۔

۞...... **جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ جرمنی میں اپنی مساجد کے دروازے ایسے لوگوں کے لئے کھولنے کے بارے میں کیا کہیں گے کہ جنہیں مساجد سے متعلق خوف ہے؟**

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

دیکھیں یہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ مساجد تو امن، ہم آہنگی اور بھائی چارہ کا نشان ہوتی ہیں۔ ہم جہاں کہیں بھی مساجد کا افتتاح کرتے ہیں تو علاقہ کے لوگوں کو یہی پیغام دیتے ہیں اور سب شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ مسجد کی تعمیر کے بعد اس علاقہ کے لوگوں کے ذہنوں میں اگر کوئی شبہات ہیں تو وہ دور ہو جائیں گے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس کے بعد Fulda جماعت کی لوکل مجلس عاملہ نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ اور سبھی نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔ اس دوران سبھی بچے ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے اور مرد احباب بھی کھڑے تھے، حضور انور نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں اور احباب نے مصافحہ کا شرف پایا۔

اب یہاں سے روانگی کا وقت قریب تھا۔ احباب مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے اور بچے نغمات پیش کر رہے تھے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہاں سے بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد نو بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ریڈیو، اخبارات اور انٹرنیٹ پر مسجد بیت الحمید کے سنگ بنیاد کی تقریب کی کوریج

۞...... اخبار Osthessen News نے فلڈا میں مسجد بیت الحمید کے سنگِ بنیاد کے موقع پر تفصیل سے خبر دی ہے: تمام تقاریر کا خلاصہ دیا نیز حضور انور کے خطاب کا بھی حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہاں باہمی محبت اور بھائی چارے کی جگہ بن رہی ہے۔ ہم مل کر بھائی چارے کی فضا میں رہنا چاہتے ہیں۔ مسجد ایک کھلا گھر ہے اور اس کے ذریعہ سے نئے راستے کھلیں گے۔

۞...... اخبار نے لکھا کہ احمدی ساری دنیا میں integrated ہیں۔ فلڈا میں مسجد کی تعمیر رواداری اور وسیع القلبی کے لئے ایک نیا سنگِ میل ہے۔

۞...... اس کے ساتھ انہوں نے انٹرنیٹ پر 90 تصاویر بھی دی ہیں۔

۞...... ایک اور اخبار Frankfurter Rundschau نے بھی ''مسجد بیت الحمید'' کے افتتاح کے حوالہ خبر شائع کی۔

۞...... Morgen Web, Mittelhessen وغیرہ کم از کم تیرہ آن لائن اخباروں نے بھی خبریں دیں۔

۞...... اس کے علاوہ مسجد کے سنگِ بنیاد کے حوالہ سے ریڈیو پر بھی خبر نشر ہوئی۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 33ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حکومتی وزیر برائے امور داخلہ و دیگر اہم شخصیات کی جلسہ سالانہ میں شرکت۔ مختلف موضوعات پر علمی و تربیتی تقاریر۔ 789 افراد کی جلسہ میں شمولیت۔

رپورٹ۔ ظفر اقبال قریشی۔ ہالینڈ

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 33ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد مورخہ 3، 4 اور 5 مئی 2013ء کو Nunspeet میں ہوا۔ امسال مشن ہاؤس کے قریب ایک وسیع ہال کرایہ پہ لیا گیا تھا جہاں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ سالانہ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ کو اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔

جلسہ کا پہلا اجلاس 3 مئی 2013ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر 4 بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی اہمیت، ہمسایوں کے حقوق، تبلیغ وغیرہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ نے ''سیرۃ النبیؐ پر کئے جانے والے اعتراضات اور ان کے جوابات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی مورخہ 4 مئی 2013ء بروز ہفتہ دوپہر 12 بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت نائب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عطاء القیوم صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ''سیرۃ النبیؐ'' اور مکرم سفیر احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ نے ''سیرت و سوانح حضرت اقدس مسیح موعودؑ'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مورخہ 4 مئی 2013ء بروز ہفتہ صبح 10:30 بجے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اپنا ایک الگ اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کی۔ محترمہ صدر لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے لجنہ سے خطاب میں والدین کی اطاعت کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ ''اسلام اور حقوق العباد'' اور ''صحابیاتِ رسولِ کریم ﷺ'' کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد تیسرا اجلاس دوپہر 3 بجے شروع ہوا۔ یہ اجلاس ڈچ مہمانوں کے لیے مختص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآنِ کریم کے بعد اس اجلاس میں تین تقاریر کی گئیں جو کہ ڈچ زبان میں تھیں۔ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے ''اسلام اور امن'' اور مکرم شاہد محمود فراؤس صاحب نے ''امن محض عدم جنگ نہیں'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بعدازاں وزیر داخلہ ہالینڈ Mr. Ronald Plasterk نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں جماعت کے موٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' اور جماعت کی ان کاوشوں کو سراہا جو کہ حقیقی اسلام اور قیام امن کے سلسلے میں جماعت کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ وزیر داخلہ نے خاص طور پر نوجوانوں کو یہ پیغام دیا کہ اگر آپ ایمانداری اور انتھک محنت سے تعلیم حاصل کریں تو اس ملک میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو سکتے ہیں۔ اس اجلاس کی تیسری تقریر مکرم عبدالحق صاحب کی تھی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا ''سیرت حضرت اقدس مسیح موعودؑ''۔ اس اجلاس کے آخر میں Rotterdam شہر کے ایک چرچ کے نمائندے نے بھی حاضرین سے مختصر خطاب کیا۔

اس اجلاس میں ہالینڈ کے ایک شہر Westervoord کی میئر Mrs. Annelies van der Kolk نے بھی شرکت کی۔ اس اجلاس میں تقریباً 50 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ آخر میں محفل سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں ڈچ مہمانوں نے اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کو خدا کے فضل سے لوکل میڈیا میں کافی کوریج ملی اور جماعت احمدیہ کے پیار و محبت اور امن و سلامتی کے پیغام کو خوب سراہا گیا۔ چنانچہ ہزاروں افراد تک جماعت احمدیہ کا تعارف بڑے عمدہ طریق پر پہنچا۔

جلسہ کے ایام میں باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم و حدیث کا اہتمام رہا۔

چوتھے اجلاس کی کارروائی 5 مئی 2013ء بروز اتوار صبح 10:30 بجے شروع ہوئی۔ جس کی صدارت مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب افسر جلسہ سالانہ نے کی۔

اس اجلاس میں مکرم سیّد عبدالمالک صاحب نے ''اسلام میں عورت کا مقام'' اور مکرم حامد کریم محمود صاحب مربی سلسلہ نے ''حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی دنیا میں امن قائم کرنے کی مساعی'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

نماز ظہر و عصر اور طعام کے بعد دوپہر 14:45 بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں حاضرین جلسہ کو تقوی کے معیار کو اونچا کرنے کی ہدایت کی۔ مزید انہوں نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر کی گئی نصائح کا بھی ذکر کیا۔ مکرم امیر صاحب نے مساجد کی تعمیر کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس سلسلے میں انہوں نے ہالینڈ کے شہر Almere میں تعمیر کی جانے والی جماعت احمدیہ کی مسجد کا خصوصیت سے ذکر کیا اور جماعت کو بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کرنے کی تحریک کی۔ اس سلسلے میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کتاب ''تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد'' کا ذکر کیا اور حاضرین جلسہ کو نصیحت کی کہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔ آخر میں مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ نے اختتامی دعا کروائی۔ یوں یہ تین روزہ جلسہ سالانہ بفضلِ تعالیٰ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کی کل حاضری 789 رہی۔ اللہ تعالی جلسہ کے شاملین کو اپنے فضلوں سے نوازے اور سب کے ایمان و وفا میں برکت دے۔ آمین

==================

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

جید عالم، عمدہ اخلاق کے پیکر اور نامور ادیب
محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 9/اپریل 2010ء میں معروف ادیب اور قلمکار جناب محمد طفیل صاحب کی یادداشتوں سے وہ حصہ شامل اشاعت ہے جو محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کے بارہ میں ہے۔ ذیل میں اس مضمون میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے۔ قبل ازیں محترم شیخ صاحب کے بارہ میں الفضل انٹرنیشنل 4 ستمبر 2009ء کے اسی کالم میں بھی ایک مضمون شائع ہوچکا ہے۔

جناب محمد طفیل صاحب لکھتے ہیں کہ عام لوگوں کی زندگی میں اور ادیبوں کی زندگی میں فرق ہوتا ہے۔ عام لوگ اپنی طبعی عمر کے بعد مر ہی جاتے ہیں مگر ادیب کی زندگی کا آغاز ان کی موت کے بعد سے شروع ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے شیخ محمد اسماعیل پانی پتی کتنے برس تک زندہ رہیں گے۔ اس کے بارہ میں میں کوئی پیشگوئی نہیں کرنا چاہتا۔ میں تو صرف ان کے بارہ میں باتیں کرنی چاہتا ہوں۔

شیخ صاحب کا قد چھوٹا تھا۔ جسم بھی قدرے اکہرا تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی، چہرے پر سفید داڑھی، سر پر ترکی ٹوپی، باتیں تیزی سے کرتے تھے۔

شیخ صاحب عمر کے اس حصے میں تھے کہ جب آنکھیں جواب دے جاتی ہیں۔ مگر شیخ صاحب کی بینائی میں بڑی جان تھی۔ وہ بڑے خوشخط تھے اور بڑا باریک باریک لکھتے تھے۔ سطریں بالکل سیدھی، جیسے کوئی فوجی کھڑا ہو۔ ایک دن مجھے کہنے لگے۔ ’’میں آپ کو چاول کا ایک دانہ دینا چاہتا ہوں‘‘ میرا جواب یہ تھا: ’’کیا آپ مجھ سے دیگ کا حال معلوم کرنا چاہتے ہیں‘‘۔ پھر وہ ایک چھوٹی سی ڈبیا اٹھالائے۔ کہنے لگے ’’دیکھو‘‘۔ ’’کیا دیکھوں؟‘‘۔ کہا ’’اس ڈبیا کے اندر کیا ہے؟‘‘ میں نے ڈبیا کھولی تو روئی کے اندر لپٹا ہوا چاول کا ایک دانہ پڑا تھا۔ مَیں نے کہا ’’یہ دانہ بڑا خوش قسمت ہے اسے بڑے اہتمام سے رکھا گیا ہے۔ قصہ کیا ہے؟‘‘ کہنے لگے ’’چاول کے اس دانہ پر پوری قُلْ ھُوَ اللّٰہ لکھی ہوئی ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے مجھے ایک چھوٹا سا شیشہ دیا اور کہا کہ ’’لو پڑھ لو‘‘۔ میں نے شیشے کی مدد سے چاول کو دیکھا تو اس پر بڑی مہارت سے پوری قُلْ ھُوَاللّٰہ لکھی ہوئی تھی۔ میں نے کہا کہ مَیں نے سن رکھا تھا کہ لوگ چاول کے دانے پر قُلْ ھُوَ اللّٰہ اور چنے کے دانے پر الحمد شریف لکھ لیتے ہیں مگر دیکھا کبھی نہ تھا۔ پھر پوچھنے پر کہنے لگے ’’میں نے لکھا ہے اور آپ کی نذر ہے‘‘۔

ہماری دوستی عجیب تھی۔ وہ بزرگ، میں نوجوان (یہ قصہ 1951ء کا ہے) وہ ساٹھ کے پیٹے میں، میں نوجوانی کی دہلیز پر۔ وہ جید عالم، میں ادب کا ایک معمولی طالب علم۔ وہ اخلاق کا مجسمہ، میں تندخو اور سرکش۔ وہ کٹر مذہبی، میں ترقی پسند ادب کا دلدادہ۔ غرض کوئی بھی قدر مشترک نہ تھی۔ اس کے باوجود ہم ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک تھے۔

شیخ صاحب میں حس مزاح بہت تھی۔ بڑھاپے میں تو اولاد بھی والدین سے بھاگتی ہے مگر یہ ایسے بزرگ تھے جن سے دور بھاگنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ ہمدرد و مشفق، پرائے دکھ اپنانے والے، اپنے دوست کے ہی نہیں بدخواہوں کے بھی کام آنے والے، کوئی بھی فرمائش کردے ان کے بس میں ہوگا تو کر گزریں گے۔ چاہے ان کا بھرکس ہی کیوں نہ نکل جائے!۔ بھرکس کا لفظ میں نے خاص طور پر استعمال کیا ہے قصہ سناتا ہوں۔ فیصلہ خود کرلیں کہ لفظ کا استعمال صحیح ہوا کہ نہیں۔ کیونکہ کسی بھی تحریر میں، الفاظ کے چناؤ کا مسئلہ بڑا اہم ہوتا ہے۔ بلکہ تحریر میں اہم مسئلہ الفاظ کے انتخاب ہی کا ہوتا ہے بہرحال یہ قصہ ان دنوں کا ہے جب میں خطوط نمبر مرتب کررہا تھا۔

کبھی آپ نے نواب محسن الملک کا خط پڑھا ہے؟ سرسید احمد خان کا خط؟ مولوی عنایت اللہ کا خط؟ مولانا عبدالماجد دریابادی کا خط؟ اگر آپ نے ان کے خطوط، ان کے اپنے ہینڈ رائٹنگ میں پڑھے ہوں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایسے حضرات کے خطوط پڑھنا کتنے جان جوکھوں کا کام ہے۔ جب مَیں نے جملہ خطوط کو سامنے رکھا انہیں پڑھنے لگا تو میں نے سر کو پیٹ لیا۔ معلوم ہوا کہ مفہوم کو تو ٹٹولا جاسکتا ہے مگر لفظ بہ لفظ صحیح نہیں پڑھا جاسکتا۔ ایسے خطوط جنہیں پڑھنے کی ضرورت تھی ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں تھے سچ پوچھیں تو ہزاروں!۔ مَیں نے اس دشواری کا ذکر، شیخ صاحب سے کردیا۔ انہوں نے جھٹ کہا: ان میں سے سرسید کے خطوط میں پڑھ دوں گا۔

سرسید کا خط بظاہر صاف نظر آتا ہے مگر الفاظ ٹیڑھے میڑھے اور ایک دوسرے میں پیوست ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک بڑے پلندے میں سے سرسید احمد خان کے 821 خطوط اٹھائے اور شیخ صاحب کے حوالے کردیئے۔ دو چار دن کے بعد جاکر خیریت پوچھی تو معلوم ہوا کہ ایک دن میں چار پانچ خطوط سے زیادہ پڑھے ہی نہیں جاسکتے۔ کیونکہ بعض اوقات ایک لفظ پڑھنے میں ایک ایک دو دو گھنٹے صرف ہورہے ہیں۔ دس پندرہ دن بعد پھر احوال پوچھے کہنے لگے آپ خطوط کو جلد پڑھنے کے لئے کہتے ہیں میں صبح خطوط کو لے کر بیٹھتا ہوں رات کے گیارہ بجے تک پڑھتا ہوں۔ باہر کا آنا جانا موقوف کررکھا ہے۔ پیشاب بھی آتا ہے تو اسے کہتا ہوں ذرا ٹھہر! اس کے باوجود ابھی تک ساٹھ سے زیادہ خطوط نہیں پڑھ سکا میں تو وعدہ کرکے پھنس گیا ہوں۔ چنانچہ وہ ایسا پھنسے، ایسا پھنسے کہ پورے تین ماہ تک خطوط پڑھتے رہے اور مجھے دعائیں دیتے رہے۔ کوئی اَور ہوتا تو اس خدمت کو کبھی بھی بجا نہ لاتا۔ کہتے تھے کچھ ادب کی خدمت کا شوق لے ڈوبا کچھ آپ کی محبت نے انجر پنجر ڈھیلا کرڈالا، بہرحال میرا تو بھرکس نکل گیا۔

ہاں تو شیخ صاحب نے مجھ سے خطوط لئے تھے تو کہا تھا کہ خطوط کا پڑھنا کونسا مشکل کام ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے کہا کہ خطوط کے پڑھنے میں میرا تو بھرکس نکل گیا تو میں نے ان کا فقرہ ان پر چپکایا کہ خطوط پڑھنا کونسا مشکل کام ہے۔ اس پر اتنا ہنسے اتنا ہنسے کہ کہنے لگے کہ آج ساری کلفت دور ہوگئی۔

شیخ صاحب شکر کا استعمال زیادہ کیا کرتے تھے۔ ہم ان سے پوچھتے چائے میں کتنی چینی؟ کہہ دیتے تین چار چمچے۔ ایسا ایک بار نہیں، کئی بار ہوا۔ ایک دن ہم شیخ صاحب کے گھر بیٹھے تھے، ان میں کچھ ایسے دوست بھی تھے جن کا آرٹ ہی خوشامد تھا۔ چائے آئی۔ مَیں نے سوچا، چائے بنانے کی سعادت میں حاصل کروں۔ چنانچہ میں نے حسب عادت پوچھا کتنی چینی؟ کہنے لگے ایک چمچہ!۔ مَیں نے کہا ’’شیخ صاحب یہ کیا چکر ہے کہ آپ دوسروں کے گھر میں چائے پیتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ڈال دو، چار پانچ چمچے مگر اپنے گھر میں ایک چمچہ!۔ کہنے لگے (اور حاضرین کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھ کر) کہ اب میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ چمچے جتنے بھی کم ہوں اچھا ہے۔

یہ بزرگ تھے مگر پیارے بزرگ جبکہ ہر بزرگ پیار کے قابل نہیں ہوتا۔ اگر کوئی بزرگ پیار کے قابل ہوتا بھی ہے تو وہ اس سے پیار نہیں کرتے۔ کیونکہ ایک فاصلہ، ایک نسل بیچ میں آکے کھڑی ہوجاتی ہے مگر یہ جب تک جئے خوش طبعی سے جئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان، نہ فاصلہ حائل ہوا اور نہ ایک نسل۔

ایک بار میں نے شیخ صاحب سے شعراء کا مختصر سا تذکرہ لکھوایا تھا جو کہ غزل نمبر کے دوسرے ایڈیشن میں شامل ہے۔ جب شیخ صاحب مسودہ لائے اور میں نے مسودے کو ادھر ادھر سے جھانکا تو انہوں نے میری رائے پوچھی۔ میں نے کہا ’’پچانوے فیصد جامع‘‘ میں نے پچانوے فیصد جامع کا لفظ اس لئے استعمال کیا تھا کہ تحقیقی کاموں میں صد فی صد والا معاملہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کوئی نہ کوئی پہلو دبتا ہوا رہ جاتا ہے۔ کوئی نہ کوئی تسامح ہو جاتا ہے کوئی نہ کوئی انکشاف ہوتا ہی رہتا ہے۔ مگر میرے ’’پچانوے فیصد جامع‘‘ والی بات پر انہوں نے کہا۔ ’’ایک لطیفہ سن لو‘‘۔ مَیں نے کہا ’’ارشاد‘‘۔ کہنے لگے: جب میں آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا تو امتحان میں ایک عنوان کے تحت مضمون لکھنے کے لئے کہا گیا۔ میرا اس موضوع پر اچھا خاصا مطالعہ تھا۔ میں نے خوب دلجمعی سے مضمون لکھا۔ میرے استاد نے اس مضمون پر مجھے شاباش دی۔ ساتھ ہی حوصلہ افزائی کے طور پر یہ کہا ’’اتنا اچھا مضمون تو شاید میں بھی نہ لکھ سکتا‘‘۔ اس پر میں نے (یعنی شیخ صاحب نے) استاد مکرم کی خدمت میں گزارش کی ’’اس کے باوجود سو میں سے پچانوے نمبر دیئے!‘‘۔ میرے استاد کا جواب یہ تھا: ’’پانچ نمبر استادی کے کاٹے ہیں‘‘۔

میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ شیخ صاحب نے طبیعت بڑی مفرح پائی تھی۔ ایک واقعہ اور سن لیجئے کہ پانی پت میں ایک دکاندار تھے۔ بڑے متین اور وضع دار، علمی ذوق بھی خاصا تھا۔ ادیب اور شاعر آتے جاتے ان کے ہاں بیٹھ جایا کرتے تھے۔ نام ان کا شیخ محمد نوح تھا۔ ایک دن وہ خاصے پریشان تھے۔ شیخ صاحب نے پوچھا۔ ’’خیریت تو ہے؟‘‘۔ محمد نوح ترت بولے: بیٹے کے کرتوتوں نے پریشان کررکھا ہے۔ پھر تفصیل بتانا شروع کردی۔ اس نے یہ کہا اس نے وہ کہا وہ ایسا نکل گیا وہ ویسا نکل گیا۔ شیخ صاحب چپ چاپ سنتے رہے بولے کچھ نہیں۔ بالآخر محمد نوح نے کہا شیخ صاحب! میں اپنی بپتا آپ کو سنا رہا ہوں اور آپ بول ہی نہیں رہے۔ شیخ صاحب نے چپکے سے کہہ دیا۔ ’’میں کیا بولوں وہ تو پسر نوح نکلا‘‘۔

اگر کوئی شخص ان کے ہاں کوئی امانت رکھواتا تھا تو یہ بے حد پریشان ہوتے تھے۔ ان کا سوچنے کا انداز یہ تھا کہ عمر مستعار کا اعتبار کیا! مر گیا تو کیا ہوگا۔ احتیاطاً اپنے بیٹے کے نام بطور وصیت یادداشتیں بھی لکھتے جاتے کہ فلاں فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے اور فلاں فلاں جگہ رکھی ہے۔ اگر کوئی ہزار روپیہ دے گیا ہے اور وہ شخص جب اسے واپس لینے آئے گا تو اسے سو سو کے بھی وہی نوٹ واپس ملیں گے۔ دس دس کے بھی وہی اور پانچ پانچ کے بھی وہی، مطلب یہ کہ اس امانت کی ایک پوٹلی بنالیتے تھے۔ پھر اسے کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیتے تھے۔ مطالبے پر وہی رقم، جوں کی توں نکال کر دے دیتے تھے۔ کہا کرتے تھے کہ امانت کا مطلب ہی یہ ہے کہ اصل چیز ہی واپس کی جائے۔ ہزار روپیہ واپس کرنا اتنا اہم نہیں۔ جتنا کہ یہ ہزار کے نوٹ بھی وہی ہوں جو کہ بہ وقت امانت سپرد کئے گئے تھے۔

ایک موقع پر شیخ صاحب نے ایک تولیہ نما چیز دکھائی۔ پوچھا گیا۔ یہ کیا؟ کہنے لگے غور سے دیکھئے۔ دیکھا تو چھوٹے چھوٹے دھاگوں سے، تولیہ نما چیز بنی ہوئی تھی جو لمبائی اور چوڑائی میں ڈیڑھ گز اور ایک گز کے قریب ہوگی۔ کہنے لگے ’’یہ میری والدہ کا کارنامہ ہے‘‘۔ بازار سے جو سودا سلف لایا جاتا تھا ان پڑیوں پر جو دھاگہ، دکاندار باندھ کر دیتے تھے اسے میری والدہ اکٹھا کرتی رہیں نہ جانے کتنے برس جب اتنے سارے دھاگے جمع ہوگئے تو پھر والدہ نے انہیں مٹکے سے نکالا اور یہ تولیہ بنادیا‘‘۔ حیرت سے میرا منہ کھلا رہ گیا۔ پہلے ایک ایک دھاگہ اکٹھا کیا پھر ایک ایک دھاگہ جوڑا۔

ادب کی ریاضت کے باب میں شیخ صاحب نے جو کچھ بھی کیا۔ اس پر مجھے تو حیرت نہیں ہوتی۔ یہی نا کہ سوسوا سو کے قریب کتابیں لکھیں یہی نا کہ سینکڑوں مقالات ادق موضوعات پر لکھ ڈالے۔ حیرت اس لئے نہیں ہوتی کہ انہیں والدہ ایک رستہ دکھا گئی تھیں۔ انہوں نے بھی جتنا کام کیا وہ بھی ادب کی پڑیوں پر سے دھاگے ہی اکٹھا کرنے کا کام کیا۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 15/اپریل 2010ء میں مکرم اطہر حفیظ فراز صاحب کی ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

زمیں ، آسماں اور ہوا دوستو!
سبھی کچھ خدا کی عطا دوستو!
زمانے کے درد و الم کچھ نہیں
جو شامل ہو اس کی رضا دوستو!
مصائب بھی آئیں تو ڈرنا نہیں
خدا ہے بڑا باوفا دوستو!
اسی نے ہی مرزا کی تائید کی
جو لیکھو تھا کٹ کے مرا دوستو!
دلوں کے مساکن میں ڈھونڈو اسے
وہ نظروں سے ہے ماورا دوستو!

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 23, 2013 – August 29, 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 23, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50 Yassarnal Quran
01:20 Waqfe Nau Atfal Ijtema 2011: An address delivered by Huzoor on the occasion of Waqf-e-Nau Ijtema for Atfal. Recorded on 26th February 2011.
02:30 Japanese Service
03:00 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 4, 1996.
04:15 Kasre Saleeb
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 255
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 Yassarnal Qur'an: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Qur'an.
06:50 Peace Conference 2011: An address delivered by Huzoor at the Peace Symposium 2011.
07:30 Siraiki Muzakarah
08:20 Rah-E-Huda
10:00 Indonesian Service
11:00 Deeni O Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:35 Dars-e-Hadith
12:00 Live Friday Sermon
13:15 Seerat-un-Nabi
13:55 Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an
14:05 Yassarnal Qur'an
14:30 Bengali Reply to Allegations: A discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
15:40 Khilafat e Ahmadiyya Sal Ba Sal
16:20 Friday Sermon [R]
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:15 World News
18:40 Peace Conference 2011 [R]
19:20 Real Talk
20:20 Deeni O Fiqahi Masail
21:00 Friday Sermon [R]
22:15 Rah-E-Huda

Saturday August 24, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an
00:35 Yassarnal Qur'an
00:55 Peace Conference 2011
01:35 Khilafat e Ahmadiyya Sal Ba Sal
02:10 Friday Sermon: Recorded on August 23, 2013
03:25 Rah-E-Huda
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 256
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Al-Tarteel
07:00 Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 28, 2008.
08:00 International Jama'at News
08:35 Story Time
09:00 Question and Answer session: Recorded on December 13, 1998.
09:55 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Recorded on August 23, 2013.
12:15 Tilawat: Recitation of the Holy Quran
12:30 Al-Tarteel
13:00 Live Intikhab-e-Sukhan
14:00 Bangla Shomprochar
15:00 Spotlight
16:00 Live Rah-E-Huda
17:35 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:20 World News
18:40 Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30 Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
20:30 International Jama'at News
21:00 Rah-E-Huda
22:35 Story Time
22:50 Friday Sermon [R]

Sunday August 25, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:25 Jalsa Salana Canada Address
02:35 Story Time
02:50 Friday Sermon: Recorded on August 23, 2013.
03:55 Spotlight
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 257
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20 Yassarnal Quran
06:40 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist: Recorded on March 12, 2011.
07:50 Faith Matters
08:45 Question And Answer Session: Recorded on July 25, 1997
10:10 Indonesian Service
11:10 Friday Sermon: Spanish translation of the Friday sermon delivered on 14 September 2012.
12:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:40 Yassarnal Quran
13:00 Friday Sermon: Recorded on August 23, 2013
14:10 Bengali Reply To Allegation
15:05 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
16:10 Hazrat Masih Nasri Ka Asal Pegham
16:40 Kids Time
17:10 Yassarnal Quran
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:05 World News
18:20 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist [R]
19:30 Live Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
20:40 Discover Alaska: Part 10 of a documentary which takes us on a journey to Alaska, the largest American state.
21:20 Friday Sermon [R]
22:25 Question And Answer Session [R]

Monday August 26, 2013

00:00 World News
00:20 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40 Yassarnal Quran
01:00 Huzoor Ke Saath Tulaba Ki Nashist
02:10 Discover Alaska
02:45 Friday Sermon: Recorded on August 23, 2013.
03:50 Real Talk
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 258
06:00 Tilawat & Dars
06:30 Al-Tarteel
07:05 Waqfe Nau Ijtema 2011: An address delivered by Huzoor on the occasion of National waqfe nau ijtema Nasirat and Lajna Imaillah UK. Recorded on May 1, 2011.
08:05 International Jama'at News
08:35 Husn-e-Biyan
09:05 Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 30, 1998.
10:05 Friday Sermon: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on June 7, 2013.
10:55 Tamil Service
11:30 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
12:00 Tilawat & Dars
12:35 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recorded on November 2, 2007
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Tamil Service
15:35 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood
16:00 Rah-e-Huda
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:15 World News
18:35 Waqfe Nau Ijtema 2011
19:35 Real Talk
20:40 Rah-e-Huda
22:15 Friday Sermon [R]
22:55 Tamil Service
23:30 Seerat Hadhrat Masih-e-Ma'ood

Tuesday August 27, 2013

00:00 World News
00:15 Tilawat & Dars
00:45 Al-Tarteel
01:20 Waqfe Nau Ijtema 2011
02:20 Kids Time
02:55 Friday Sermon: Recorded on November 2, 2007.
03:35 Tamil Service
04:30 Husn-e-Biyan
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 259
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:45 Yassarnal Quran
07:00 Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 28, 2008.
07:50 Medical Matters
08:25 Birdville Track
08:50 Question And Answer Session: Recorded on March 15, 1998.
10:00 Indonesian Service
11:00 Friday Sermon: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on August 23, 2013.
12:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50 Yassarnal Quran
13:00 Real Talk
14:00 Bangla Shomprochar
15:10 Spanish Service
15:45 Noor-e-Mustafwi
16:00 Ghazwat-e-Nabi
16:45 Ilmul Abdaan
17:15 Yassarnal Quran
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:20 World News
18:40 Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30 Friday Sermon: Arabic translation of the Friday sermon delivered on August 23, 2013.
20:30 Medical Matters
21:05 Noor-e-Mustafwi
21:20 Birdville Track
21:45 Ilmul Abdaan
22:15 Ghazwat-e-Nabi
23:00 Question And Answer Session [R]

Wednesday August 28, 2013

00:10 World News
00:30 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:10 Yassarnal Quran
01:35 Jalsa Salana Canada Address
02:25 Birdville Track
02:50 Noor-e-Mustafwi
03:05 Ilmul Abdaan
03:30 Ghazwat-e-Nabi
04:20 Medical Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 260
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25 Al-Tarteel
06:55 Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 29, 2008
08:00 Real Talk
09:05 Question And Answer Session: Part 1, recorded on August 15, 1999.
10:05 Indonesian Service
11:05 Swahili Muzakarah
12:10 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:35 Al-Tarteel
13:05 Friday Sermon: Recoded on November 16, 2007.
14:00 Bangla Shomprochar
15:05 Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40 Kids Time
16:30 Faith Matters
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:15 World News
18:30 Jalsa Salana Canada Address [R]
19:30 Real Talk
20:35 Deeni-o-Fiqahi Masail
21:10 Maidane Amal Ki Kahani: A series of programmes looking at the lives and experiences of Waqfeen-e-Zindagi.
22:00 Friday Sermon [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan

Thursday August 29, 2013

00:05 World News
00:25 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50 Al-Tarteel
01:20 Jalsa Salana Canada Address
02:20 Deeni-o-Fiqahi Masail
02:55 Hamdiyya Majlis
03:50 Faith Matters
04:55 Liqa Maal Arab: Session no. 261
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25 Yassarnal Quran
06:45 Huzoor's Meeting With New Converts: Recorded on May 14, 2011.
07:45 Beacon Of Truth
08:45 Tarjamatul Quran Class: Recorded on November 26, 1996.
10:00 Indonesian Service
11:10 Pushto Muzakarah
12:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35 Yassarnal Quran
12:55 Beacon Of Truth
14:00 Friday Sermon: Bengali translation of the Friday sermon recorded on August 23, 2013.
15:05 Kasre Saleeb: A discussion series about Christianity and its beliefs.
15:45 Persian Service
16:20 Tarjamatul Quran Class [R]
17:30 Live Jalsa Salana Build Up 2013
18:15 World News
18:30 Huzoor's Meeting With New Converts [R]
19:25 Faith Matters
20:30 The Real Concept Of Jihad
21:05 Tarjamatul Quran Class [R]
22:15 Kasre Saleeb
22:55 Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 20 Friday 16 August , 2013 Issue No. 33

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2013ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر98)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار
گر کرے معجز نمائی ایک دم میں نرم ہو
وہ دل سنگیں جو ہووے مثلِ سنگ کوہسار
ہائے میری قوم نے تکذیب کرکے کیا لیا
زلزلوں سے ہوگئے صدہا مساکن مثلِ غار
شرط تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر
شرط یہ بھی تھی کہ کرتے صبر کچھ دن اور قرار
کیا وہ سارے مرحلے طے کر چکے تھے علم کے
کیا نہ تھی آنکھوں کے آگے کوئی رہ تاریک و تار

(درثمین، صفحہ:127)

قارئین الفضل کے لئے Persecution Report بابت ماہ مئی 2013ء سے چند واقعات کا خلاصہ درج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کے لئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

……لاہور، 7 مئی: شہر میں معصوم احمدیوں کے خلاف ہونے والے جرائم کا سرغنہ مولوی حسن معاویہ شرافت کو خیرآباد کہنے کے بعد اب مروجہ اخلاقیات سے بھی ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ ذیل کا واقعہ ملاحظہ ہو:

اسلامی جمہوریہ کی ایک عدالت میں گرفتار شدہ چار احمدیوں کے خلاف قائم بے بنیاد مقدمہ کی سماعت کے وقت چار احمدی نوجوان کمرہ عدالت کے باہر موجود تھے کہ مقدم الذکر شخص آیا اور غنڈہ گردی کرتے ہوئے ان سے موبائل فون چھین لئے اور الزام لگایا کہ تم میری تصویریں اتار رہے تھے۔ نہ جانے کس حکومت اور طاقت کا نشہ سوار تھا کہ اس مولوی نے ایک احمدی لڑکے کو منہ پر تھپڑ بھی دے مارا اور پولیس کو آوازیں دینے لگا کہ مجھے ان سے جان کا خطرہ ہے اس لئے فوری طور پر ان لڑکوں کو گرفتار کیا جائے۔ قارئین کرام! پولیس کی بے شرمی ملاحظہ ہو کہ مولوی کے حکم پر فوری طور پر ان چاروں لڑکوں کو وین میں ڈال کر تھانہ منتقل کر دیا۔ لیکن مومن تو ہمیشہ خیر کا پہلو ہی مدنظر رکھتا ہے، ہم بھولے نہیں ہیں کہ ایک مولوی کا خطبہ سن کر کس طرح ایک پولیس والے نے صوبہ کے گورنر کو دن دیہاڑے گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا یہاں تو بس مولوی کے حکم پر احمدی لڑکوں کو حوالات میں پھینکا ہے۔

قصہ مختصر بعد ازاں چند احمدی احباب دو وکیل لے کر تھانہ پہنچے تا لڑکوں کی خیریت معلوم کریں اور ان کو حبس بیجا سے نکالیں۔ احمدیوں کے اس وفد میں مکرم احمد محمود خان صاحب بھی شامل تھے۔ تب مولوی معاویہ نے تھانہ کو اپنی مسجد سمجھتے ہوئے مکرم محمود صاحب کو مخاطب کر کے اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھی اتارنے کا حکم دیا، مگر محمود صاحب نے اپنے انگوٹھی اتار کر ساتھ آنے والے احمدی وکیل کے سپرد کر دی تا مولوی کو فساد کا موقع نہ ملے۔ لیکن خود کو اسلام کا محافظ اور قرآن کا ہمدرد ظاہر کرنے والا مولوی چیخ اٹھا اور پولیس پر دباؤ ڈالنے لگا کہ اس احمدی کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے۔ ایس ایچ او نے آغاز میں مردانگی دکھائی لیکن جلد ہی مولوی کے سامنے زیر ہوگیا اور معاملہ اے ایس پی کی طرف روانہ کر دیا۔ متعلقہ اے ایس پی نے مولویوں کو مکرم محمود صاحب کے خلاف درخواست جمع کروانے کا کہا تو مولویوں نے فوری طور پر C-298 کا مقدمہ درج کرنے کی عرضی داخل کر دی۔

اسی موقع پر انصاف پرور اے ایس پی نے حکم دیا کہ چاروں احمدی لڑکوں کے خلاف رپورٹ درج کی جائے نیز مکرم محمود صاحب تحریر دیں کہ اگر مولوی حسن معاویہ کو کچھ نقصان ہوا تو وہ ذمہ دار ہوں گے۔

وہ قوم جو اپنے عالمی شہرت یافتہ محسن کی قدردانی نہ کرسکی، اپنے اکلوتے نوبل انعام یافتہ سپوت کا اپنی مادر علمی میں استقبالی جلسہ نہ کروا سکی اور تمام پروگرام آوارہ گردوں اور غنڈوں کی بدانتظامی کی نظر ہوگیا، وہ قوم رفتہ رفتہ علم و آگہی سے ناآشنا محض بن کر فتنہ پرور مولویوں کے حفاظتی مچلکوں کے انتظام میں ہی کھو چکی ہے۔

……لاہور: ماہ مئی میں بھی شہر لاہور احمدیوں کے خلاف جاری انکوائزیشن اور مظالم کی مہم کا مرکز بنا رہا۔ یقیناً یقیناً جانتے بوجھتے ہوئے آنکھ موندنے والے مقامی حکام اور ان کو ایسے احکامات دینے والے صوبائی ارباب اختیار جلد یا بدیر اس ظلم کا اجر پالیں گے اور شائد اگلے جہان جا کر ان کرتوتوں کا الگ سے حساب دینا پڑے کیونکہ وہاں سے آج تک کوئی بھی تفصیلات بتانے واپس نہیں آیا ہے البتہ اس جہان میں الٰہی جماعتوں پر عمداً ظلم کی آندھیاں چلانے والوں کے انجام کی تفاصیل تاریخ پاکستان کی تقریباً تمام غیر سرکاری کتب میں درج ہیں۔

چند واقعات کا خلاصہ لکھتا ہوں:

……ٹاؤن شپ، 3 مئی: یہاں مقامی مسجد نور میں ایک نیا مولوی خطیب بھرتی ہوا ہے اور آتے ہی اس کوتاہ اندیش نے اپنے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف شدید ہرزہ سرائی کی۔ شائد اسلامی جمہوریہ میں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سچے امام مہدی علیہ السلام کی مخالفت ہی ترقیات کا زینہ بن چکی ہے۔ یہ مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اپنی ناپاک زبان استعمال کرتا رہا اور ہجوم کو مشتعل کرنے کے لئے پینترے بدلتا رہا۔ ایک موقع پر جوش میں آ کر چیخنے لگا کہ اے ختم نبوت کے سپاہیو! آؤ، ہم ان مرزئیوں کو بھون ڈالیں۔

……سمن آباد، 4 مئی: مکرم مصور احمد صاحب بعض اہم جماعتی کوائف فارم مکمل کر کے گھر واپس جا رہے تھے کہ تقریباً 20 مولویوں نے اس احمدی نوجوان کو گھیر لیا، زبردستی تلاشی لی، بیگ سے اہم کاغذات نکال کر مطالعہ کیا، عاملہ کے ارکان کے نام نوٹ کئے۔ یہ مولوی آتشی اسلحہ سے لیس تھے اور انہوں نے نہتے لڑکے کو شدید ہراساں کیا اور دھمکی دی کہ تم لوگوں پر اب پہلے سے بڑھ کر ظلم ہونے والا ہے۔

جاتے ہوئے ان مولویوں نے تمام ضروری فارم نذر آتش کئے اور اس لڑکے کو شدید ترین الفاظ اور انداز میں ڈرا دھمکا کر سڑک پر چھوڑ دیا۔

……لاہور، 3 مئی: مکرم عابد یٰسین بھٹی صاحب گزشتہ 23 برسوں سے فوٹوگرافی کے کاروبار سے منسلک ہیں۔ فیضان مدینہ ختم نبوت کے کارکن آپ کی دکان پر آئے اور السلام علیکم کہا۔ مکرم بھٹی صاحب نے بھی جواب دیا۔ تب یہ مولوی گویا ہوئے کہ تم یہاں تبلیغ کرتے ہو اور اس جگہ کو مذہبی سرگرمیوں کا مرکز بنا رکھا ہے۔ اب اگر اپنی خیریت چاہتے ہو تو یہ دکان چھوڑ کر اس علاقہ سے دور چلے جاؤ۔

……اچھرہ، 6 مئی: شہر میں سرگرم عمل ''مذہبی پولیس'' کا مندرجہ ذیل واقعہ سامنے آیا ہے۔ مبشر احمد ناگی صاحب کے گھر دو مولوی آئے اور حکم دیا کہ کلمہ سناؤ جو مکرم ناگی صاحب نے سنا دیا۔ پھر ان سے ایمان اور ختم نبوت کے بارہ میں سوالات کئے گئے۔ اور اثبات میں جواب ملنے پر ایک مولوی نے دوسرے کو کہا کہ اس کو اب کچھ نہ کہنا کیونکہ یہ مسلمان ہے۔ آخیر پر یہ مولوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف شدید بدزبانی اور گالی گلوچ کرنے لگے تب ناگی صاحب نے معذرت کرتے ہوئے دروازہ بند کر لیا۔

…… گلدشت ٹاؤن ، اپریل: مقامی احمدیہ سینٹر کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک احمدی خاتون نے چند نوجوانوں کو سینٹر کی طرف اشارہ کرتے دیکھا تو ان کی گفتگو کی آواز آئی جس کے مطابق یہ لوگ اسلحہ کی فراہمی اور احمدیوں کو قتل کرنے کے موضوع پر بات کر رہے تھے۔

مقامی جماعت کو مزید احتیاط برتنے کا کہا گیا ہے۔

……واپڈا ٹاؤن: مکرم ندیم اکرم صاحب کا پراپرٹی کا کاروبار ہے۔ نامعلوم افراد نے آپ کے دفتر میں دھمکی آمیز خط پھینکا ہے۔ اس پر پیغام درج ہے کہ تم کافر ہو اور دجال کے ساتھی ہو، اپنی آخری سانس لے لو، تمہاری زندگی کے چند دن باقی رہ گئے ہیں، موت تمہارے تعاقب میں ہے، تم جہنمی ہو، دھوکہ دے کر مسلمانوں کو مرزائی بنانا چھوڑ دو، تمہارے دن گنے جا چکے ہیں، ہم پختہ عزم کر چکے ہیں اور ناموس رسالت کے لئے جان دینے کو تیار ہیں۔

مکرم ندیم صاحب کو اپنی آمد و رفت میں خصوصی احتیاط کرنے کا کہا گیا ہے۔

……جوہر ٹاؤن، 21 مئی: مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب کو فون کر کے ان کے ایک مریض کی اہلیہ نے رات ساڑھے دس بجے معائنہ کا وقت لیا مگر ٹھیک وقت پر ڈاکٹر صاحب کے گھر کے دروازے پر بڑی داڑھی والا مولوی موجود تھا جس نے آتے ہی دو آرائشی پلیٹس پر درج الفاظ ''ماشاء اللہ'' پر اعتراض کیا اور دھمکی دی کہ یہ قانون شکنی ہے، ہم فی الحال ایف آئی آر نہیں درج کروا رہے اور تمہیں اتوار تک کا وقت دیتے ہیں، یہ اسلامی کلمات خود ہی ہٹا دو، ورنہ ہم ایف آئی آر درج کروائیں گے اور تمام نتائج کے تم خود ذمہ دار ہوگے۔

تب ڈاکٹر صاحب نے مشتعل مولوی صاحب کو عرض کی کہ یہ گھر میں نے تعمیر کروایا ہی نہیں ہے بلکہ خریدا ہے اور یہ پلیٹس تو پہلے کی نصب ہیں، لیکن مولوی تلخ کلامی میں بڑھتا چلا گیا اور اپنی دھمکی دہرا کر چلا گیا۔

قارئین کرام! ایک خون کے پیاسے بھیڑیئے اور بکری کے کمزور بچے کے جنگل میں ایک گھاٹ سے پانی پینے کے دوران ہونے والے مکالمہ کی روائت کچھ بہت زیادہ تخیّلاتی نہیں ہے۔

……سرگودھا، اپریل: احمدیوں کی پرانی دوکان ظفر بکڈپو پر چند مولوی آئے اور دھمکی دی کہ تم لوگ اسلامی کتب کی فروخت کر ہی نہیں سکتے ہو، لہٰذا یہ کام بند کر دو ورنہ بہت برے نتائج نکلیں گے۔

……نیو سیٹلائٹ ٹاؤن، اپریل: مکرم نظارت احمد شاہد صاحب کی کپڑوں کی سلائی کی دکان ہے۔ مولوی اکرم طوفانی اور سابق ناظم چند مولویوں سمیت یہاں آیا اور مالک دکان کو ایک گھنٹے کے اندر اندر اس احمدی سے دکان خالی کروانے کا حکم دیا اور دھمکی دی کہ عدم تعمیل کی صورت میں جلا کر سب خاکستر کر دیں گے۔

تب یہ فسادی ٹولہ مکرم ملک عرفان صاحب (المیز ان آئل والے) کے گھر کی تلاش میں چل پڑا، واپس آ کر ان لوگوں نے پھر اس احمدی کی دکان کے سامنے کھڑے ہو کر گندی گالیاں نکالیں، فتنہ کی آگ کی تپش کو دیکھتے ہوئے رزق حلال کمانے والے اس احمدی نے دکان خالی کر دی۔

جب وطن عزیز کے شہروں میں احمدیوں کے معین اسماء اور کام و کاروبار کی فہرستیں تیار ہو کر چوروں اور ڈاکوؤں کی سہولت کے لئے تقسیم کی جا رہی ہوں اور پولیس و انتظامیہ کبوتر کی نقالی کرنے میں عافیت خیال کریں تو کون ضمانت دے سکتا ہے۔ ملک کے تمام احمدیوں کی دکانیں خالی کروا کر بھی کیا باقی فرقوں کے بارہ میں ایسی فہرستوں کی طباعت و تقسیم کا کام رک جائے گا؟؟؟

(باقی آئندہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

…… اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔